الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیرِ اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز

جلد 26 — جمعۃ المبارک 18؍جنوری 2019ء — 11 جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 18؍صلح 1398 ہجری شمسی — شمارہ 03

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی۔اس نے اللہ کی اطاعت کی۔جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔جس نے حاکمِ وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔جو حاکمِ وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

کلامِ امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

''اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔''

(الحکم جلد نمبر 5 مورخہ 10؍فروری 1901ء صفحہ 1)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 04 تا 10 جنوری 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁...**04؍جنوری بروز جمعۃ المبارک**: (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے باسٹھویں سال کا اعلان فرمایا اور سالِ گزشتہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جانے والی بے مثال مالی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

❁...**05؍جنوری بروز ہفتہ**: آج مسجد فضل لندن میں ہمبرگ، جرمنی کی ریجنل عاملہ اور صدران حلقہ جات لجنہ اماء اللہ کے ایک وفد نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

☆ نمازِ ظہر و عصر سے قبل حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں مکرم پروفیسر عبدالشکور اسلم صاحب (ٹوٹنگ، لندن) ابن حضرت خدا بخش مومن جی صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔نیز ایک مرحوم کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

...باقی صفحہ 09 پر...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ اور قائدین، مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی ملاقات

(از خدام سیکشن مرکزیہ۔پرائیویٹ سیکرٹری آفس لندن)

مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی نیشنل عاملہ، ریجنل قائدین اور قاعدین مجالس اور محترم مبلغ انچارج صاحب سوئٹزرلینڈ پر مشتمل 26؍افراد کے ایک وفد نے مورخہ 3؍فروری 2018ء کو دوپہر گیارہ بج کر پچاس منٹ پر محمود ہال مسجد فضل لندن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔الحمدللہ رب العالمین۔اس وفد نے 2؍فروری 2018ء کو نمازِ جمعہ نیز اپنے سہ روزہ لندن قیام کے دوران زیادہ تر نمازیں حضورِ انور کی اقتدا میں ادا کیں۔

یہ وفد سوئٹزرلینڈ سے خصوصی طور پر اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے لندن آیا تھا۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی مرکزی عاملہ کی ملاقات تین سال قبل ہوئی تھی۔

ملاقات کا آغاز دعا سے ہوا۔بعد ازاں سب خدام نے فرداً فرداً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنا تعارف کروایا۔دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران عاملہ کو مختلف نصائح فرمائیں جو قارئین کے استفادہ کے لئے پیش کی جا رہی ہیں:

شعبہ اعتماد:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معتمد صاحب سے پوچھا کہ کتنی مجالس کی باقاعدگی سے رپورٹس آتی ہیں؟اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا کہ تمام مجالس ہی باقاعدگی سے رپورٹ بھیجتی ہیں اور پھر ان کو اکٹھا کر کے حضورِ انور کی خدمت میں ایک ماہانہ رپورٹ تیار کر کے بھیجی جاتی ہے۔

شعبہ مال:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ گھروں میں بیٹھ کر بجٹ لکھنے کی بجائے لوگوں کے پاس جائیں اور اُن سے پوچھیں کہ بجٹ کیا لکھوانا ہے؟ اُن کی آمدنی نہ پوچھیں کیونکہ آمدنی پوچھنے سے اکثر لوگ ناراض ہوتے ہیں۔سب سے پہلے اُن کو بجٹ کے قواعد بتائیں، خدام کو یہ سمجھائیں کہ اپنی اصل آمد پر چندہ دیا کریں۔اگر اصل آمد سے کم پر چندے کی ادائیگی کرنی ہے تو اس کی خلیفۂ وقت سے اجازت لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ آپ کے پاس مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے کام کرنے والے ہیں، کتنے Students ہیں اور ان میں سے کتنے چندہ دے رہے ہیں۔

شعبہ تربیت:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس شعبہ کی رپورٹ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ نماز باجماعت کی طرف خاص توجہ دیں۔جو مسجدوں کے قریب رہتے ہیں وہ وہاں جا کر نماز ادا کریں ورنہ نماز سینٹر بنائیں اور اکٹھے ہو کر نماز پڑھی جائے۔حضور انور نے ایک قائد مجلس سے دریافت فرمایا کہ آپ اکیلے رہتے ہیں یا والد صاحب کے ساتھ؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اکیلا رہتا ہوں لیکن والد صاحب کے قریب ہی گھر ہے۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے والد صاحب کے گھر نماز سینٹر بنائیں اور باجماعت نماز ادا کریں۔**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا** کہ عاملہ اور قائدین کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ ان باتوں پر خود عمل کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس جنیوا (Geneva) کے قائد صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ روزانہ نماز باجماعت نماز سینٹر میں ادا کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عشرہ نماز کے انعقاد کی طرف بھی توجہ دلائی۔نیز فرمایا کہ قیامِ نماز کی کوشش سارا سال رہنی چاہئے اور ہر مجلس تک یہ بات پہنچائیں۔

علاوہ ازیں تربیت کے حوالے سے حضور انور نے درج ذیل زرّیں نصائح سے نوازا:

☆ بچوں اور والدین کا دوستانہ تعلق ہونا چاہئے۔8–10 سال کے اطفال کی طرف خاص توجہ دیں۔سکولوں میں جو اُنہیں سکھایا یا بتایا جاتا ہے، اُنہیں پیار سے سمجھائیں کہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے اس کی کیا اہمیت ہے اور اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے۔

☆ اس طرح کی تربیت ہو کہ ہر طفل اور خادم جو وقفِ نَو میں ہے جامعہ میں جائے۔

☆ ایک صاحب نے ایسی مجالس کے حوالہ سے سوال کیا جن میں ایک یا دو طفل ہیں یا مجلس کی تجنید کم ہے اور مرکز سے بھی دُور ہے۔**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ مرکز سے کم از کم ہر دو ماہ بعد دورہ ہونا چاہئے۔اور دوسرا

...باقی صفحہ 15 پر...

اس شمارہ میں:

☆...رپورٹ دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا حضورِ انور ایدہ اللہ (02) ☆...دس دلائل ہستی باری تعالیٰ (03) ☆...حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا مباہلہ کا چیلنج (04)

☆...خطبہ جمعہ حضورِ انور فرمودہ 28 دسمبر 2018ء (05) ☆...قرارداد تعزیت (15) ☆...الفضل ڈائجسٹ (18) ☆...جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب (20)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا اکتوبر، نومبر2018ء

☆...اسلامی تعلیم وہ ہے جو قرآن کریم نے بتائی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے کر کے دکھایا ہے اور بتایا ہے۔☆...ہمارا مقصد خدمت کرنا ہے، پیسہ کمانا نہیں۔

(حضورِانور کے پریس کانفرنس میں آنے والے صحافیوں کے سوالات پر بصیرت افروز جوابات)

☆...حضور بہت امن پسند شخص ہیں جو ساری دنیا کو امن محبت اور پیار کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔☆...خلیفہ ایک ایسے انسان ہیں جو دنیا میں قیام امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ہر کمیونٹی کو پیار کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے کہ حکومتوں اور دوسرے مذاہب کو بھی یہی پیغام پھیلانا چاہیے۔☆...آپ کے ہسپتال بنانے کا بھی شکریہ کیونکہ ایسا ہسپتال پہلے کبھی اس ملک میں نہیں بنا۔

☆...جماعت احمدیہ ضرورت مندوں کی مدد اور امن اور پیار کو پھیلانے کی سوچ رکھتی ہے۔ خلیفہ نے اپنے خطاب میں جو پیغام دیا وہ بہت اچھا ہے۔ **(ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)**

ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن کا اجراء، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس، ناصر ہسپتال کی تقریب افتتاح کے مدعوین کے تأثرات، گوئٹے مالا سے واپسی اور ہیوسٹن امریکہ میں ورودِ مسعود اور مقامی کمشنر کی حضورِانور سے ملاقات

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

23/اکتوبر2018ء بروز منگل

(حصہ دوم)

... ...

☆...آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں چھ صد کے لگ بھگ مرد حضرات اور قریباً دو صد خواتین شامل ہوئیں۔ بعض سرکردہ مہمانوں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ڈاکٹرز، وکلاء، مقامی بزنس مین، میڈیا کے اداروں کے مختلف نمائندے، حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوئے۔

اجراء ریویو آف ریلیجنز سپینش ایڈیشن

☆...بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جو ایک چھوٹے سائز کی مارکی لگا کر تیار کیا گیا تھا۔ یہاں پریس کانفرنس کا انعقاد بھی ہوا۔

☆...سب سے قبل حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت موقع پر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے سپینش شمارے کا باقاعدہ اجراء فرمایا۔

☆...23/اکتوبر 2018ء کا دن ہسپانوی دنیا کی تاریخ کے حوالہ سے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریویو آف ریلیجنز کی ''سپینش ویب سائٹ'' اور سپینش شمارے کا افتتاح کیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم الشان رسالہ اور اس کی ویب سائٹ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام لاکھوں اور کروڑوں سپینش لوگوں کے گھروں تک پہنچے گا۔

ریویو آف ریلیجنز وہ بابرکت رسالہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1902ء میں مغربی دنیا کو اسلام کی خوبصورت اور حقیقی تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے جاری فرمایا۔

10/جون 2018ء کو حضورِانور نے ریویو آف ریلیجنز کے شعبہ کو دوران ملاقات یہ ہدایت فرمائی کہ اب آپ کو عنقریب سپینش ایڈیشن کی ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ سپین کی آبادی 46 ملین ہے اور اسی طرح امریکہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک میں 400 ملین سے زائد آبادی سپینش زبان بولتی ہے۔

بعد میں حضورِ انور نے عطاء المنعم طارق صاحب (انچارج مرکزی سپینش ڈیسک سپین) کو اس رسالہ کا چیف ایڈیٹر اور مکرمہ ماریہ آئزابیل لوساسرنا صاحبہ کو (جن کا تعلق سپین سے ہے) اس رسالہ کا ڈپٹی ایڈیٹر اور مکرم فائز احمد صاحب گوئٹے مالا کو اس رسالہ کا کوارڈینیٹر مقرر فرمایا۔ نیز حضورِانور نے ہدایت فرمائی کہ سپینش شمارے کا اجراء گوئٹے مالا میں ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے ساتھ ہوگا۔

ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پریس مارکی میں تشریف لائے اور 'لانچ' کا بٹن دبا کر سپینش ریویو آف ریلیجنز کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء فرمایا۔

حضورِانور نے ہدایت فرمائی تھی کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا جو پہلا شمارہ سپینش زبان میں شائع ہو وہ خدمت انسانیت پر مبنی اسلامی تعلیمات پر ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس کے مطابق یہ پہلا رسالہ شائع ہوا ہے اور خدمت انسانیت کے حوالہ سے ناصر ہسپتال گوئٹے مالا کو بھی کوریج دی گئی ہے۔

پریس کانفرنس

☆...اس پروگرام کے بعد پریس کانفرنس شروع ہوئی۔ اس موقع پر درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔

☆Channel 7 سے تین جرنلسٹ اور نمائندے

☆Prensa Libre سے دو صحافی

☆Guatevision سے ایک نمائندہ

☆Nuestro Diario سے ایک نمائندہ

☆Diario De Centro America سے ایک نمائندہ

☆اور Revista Summa کا نمائندہ۔

23/اکتوبر 2018ء کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پریس کانفرنس

☆...ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہسپتال جیسا پروجیکٹ اَور علاقوں میں بھی بنائیں گے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا: آپ نے میرا ایڈریس سنا ہوگا۔ ابھی تو ابتدا ہے، انتہا نہیں ہے۔ ہم آئندہ اور بھی رفاہ عامہ کے کام کریں گے۔ میرے ایڈریس میں آپ کے سوال کا سارا جواب آ گیا ہے۔

☆...اسلامی تعلیم کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں **حضورِانور نے فرمایا:** اسلامی تعلیم وہ ہے جو قرآن کریم نے بتائی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے کر کے دکھایا ہے اور بتایا ہے۔ میں نے اسی اسلام کا اپنے ایڈریس میں بتایا تھا۔ کوئی اور اسلام نہیں تھا۔ اصل اسلام یہی ہے وہ نہیں ہے جو میڈیا والے پیش کرتے ہیں یا بعض انتہا پسند گروپ پیش کرتے ہیں۔ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اس کو دیکھ کر لاکھوں لوگ اسلام میں شامل ہوتے ہیں۔

☆...ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ گوئٹے مالا میں ہیلتھ کیئر پرابلم ہے، علاج کی کمی ہے۔ کیا آپ اسی معیار کے ہسپتال دوسرے علاقوں میں بھی کھولیں گے۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: اتنے بڑے پیمانے پر تو نہیں ہوسکتا کہ دوسرے علاقوں میں ہسپتال کھولیں۔ ہاں جس طرح ہم نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں کلینک کھولے ہیں اور علاج کی بنیادی سہولیات مہیا کی ہیں۔ بعد میں آہستہ آہستہ پھر وہ بڑے ہسپتال بنے۔ اس طرز پر حسب حالات مزید کلینک شروع کئے جاسکتے ہیں۔

☆...ملک ایکواڈور کے ایک صحافی نے سوال کیا کہ ہسپتال کے قیام کے لئے یہ جگہ کیوں منتخب کی ہے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا: ہمارے اپنے وسائل ہیں۔ ہم نے اپنے وسائل میں رہ کر فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ عموماً شہروں کے لوگوں کو سہولیات مل جاتی ہیں اور دوسرے علاقے کے لوگوں کو سہولیات کم ہوتی ہیں۔ ہمارا مقصد خدمت کرنا ہے، پیسہ کمانا نہیں۔ ہم اپنے ریسورسز کے اندر رہتے ہوئے جہاں مناسب ضرورت ہوتی ہے وہاں ہسپتال بناتے ہیں۔

☆...ایک صحافی نے عرض کیا کہ میں پیراگوئے (Paraguay) سے ہوں۔ وہاں جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اب تک تیس لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ جماعت کے پھیلنے اور جماعت کی ترقی کے بارہ میں حضورِانور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ مذہبی جماعتیں آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چھوٹے سے علاقے میں مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ پھر آپ کا پیغام باہر نکلا اور سینکڑوں لوگوں نے آپ کو قبول کیا۔ پھر قبول کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں، لاکھوں میں چلی گئی اور تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ آج ہم دنیا کے 212 ممالک میں ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح پیراگوئے میں بھی ہم پیغام پہنچا رہے ہیں جو اس پیغام کو پسند کرتے ہیں وہ قبول کرتے ہیں۔ بعض مخالف بھی ہیں لیکن ہمارا پیغام دلوں کو چھو رہا ہے۔ دلوں میں

...باقی صفحہ 10 پر...

دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 3

پانچویں دلیل: پانچویں دلیل ہستی باری تعالیٰ کی جو قرآن شریف نے دی ہے گو اسی رنگ کی ہے لیکن اس سے زیادہ زبردست ہے اور وہاں استدلال بالا ولی سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ (الملک: 2-5)

یعنی بہت برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں ملک ہے وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے تا کہ دیکھے کہ تم میں سے کون زیادہ نیک عمل کرتا ہے اور وہ غالب ہے، بخشندہ ہے۔ اس نے ساتوں آسمان بھی پیدا کئے اور ان میں آپس میں موافقت اور مطابقت رکھی ہے تُو کبھی کوئی اختلاف اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں نہیں دیکھے گا۔ پس اپنی آنکھ کو لوٹا، کیا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ دوبارہ اپنی نظر کو لوٹا کر دیکھ، تیری نظر تیری طرف تھک کر اور ماندہ ہو کر لوٹے گی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام کائنات اتفاقاً پیدا ہو گئی اور اتفاقی طور پر مادہ کے ملنے سے یہ سب کچھ بن گیا اور سائنس سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ہو سکتا ہے کہ دنیا خود بخود جڑ کر آپ ہی چلتی جائے اور اس کا پھرانیوالا کوئی نہ ہو۔ لیکن ان کا جواب اللہ تعالیٰ ان آیات میں دیتا ہے کہ اتفاقی طور سے جڑنے والی چیزوں میں کبھی ایک سلسلہ اور انتظام نہیں ہوتا بلکہ بے جوڑی ہوتی ہے۔ مختلف رنگوں سے مل کر ایک تصویر بنتی ہے۔ لیکن کیا اگر مختلف رنگ ایک کاغذ پر پھینک دیں تو اس سے تصویر بن جائے گی۔ اینٹوں سے مکان بنتا ہے لیکن کیا اینٹیں ایک دوسرے پر پھینک دینے سے مکان بن جائے گا۔ بفرض محال اگر یہ مان لیا جائے کہ بعض واقعات اتفاقاً بھی ہو جاتے ہیں لیکن نظام عالم کو دیکھ کر کبھی کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب کچھ آپ ہی ہو گیا۔ مانا کہ خود بخود ہی مادہ سے زمین پیدا ہو گئی اور یہ بھی مان لیا کہ اتفاقاً ہی انسان پیدا ہو گیا لیکن انسان کی خلقت پر نظر تو کرو کہ ایسی کامل پیدائش کبھی خود بخود ہو سکتی ہے۔ عام طور سے دنیا میں ایک صفت کی خوبی سے اس کے صنّاع کا پتہ لگتا ہے۔ ایک عمدہ تصویر کو دیکھ کر فوراً خیال ہوتا ہے کہ کسی بڑے مصوّر نے بنائی ہے۔ ایک عمدہ تحریر کو دیکھ کر سمجھا جاتا ہے کہ کسی بڑے کاتب نے لکھی ہے اور جس قدر ربط بڑھتا جائے اسی قدر اس کے بنانے یا لکھنے والے کی خوبی اور بڑائی ذہن نشین ہوتی جاتی ہے پھر کیونکر تصور کیا جاتا ہے کہ ایسی منتظم دنیا خود بخود اور یونہی پیدا ہو گئی۔ ذرا اس بات پر تو غور کرو کہ جہاں انسان میں ترقی کرنے کے قویٰ ہیں وہاں اسے اپنے خیالات کو عملی صورت میں لانے کے لئے عقل دی گئی ہے اور اس کا جسم بھی اس کے مطابق بنایا گیا ہے۔ چونکہ اس کو محنت سے رزق کمانا تھا اس لئے اسے مادہ دیا کہ چل پھر کر اپنا رزق پیدا کر لے۔ درخت کا رزق اگر زمین میں رکھا ہے تو اسے جڑیں دیں کہ وہ اس کے اندر سے اپنا پیٹ بھر لے۔ اگر شیر کی خوراک گوشت رکھی تو اسے شکار مارنے کے لئے ناخن دئے اور گھوڑے اور بیل کے لئے گھاس کھانا مقدر کیا تو ان کو ایسی گردن دی جو جھک کر گھاس پکڑ سکے اور اگر اونٹ کے لئے درختوں کے پتے اور کانٹے مقرر کئے تو اس کی گردن بھی اونچی بنائی۔ کیا یہ سب کارخانہ اتفاق سے ہوا۔ کیا اتفاق نے اس بات کو معلوم کر لیا تھا کہ اونٹ کو گردن لمبی دوں اور شیر کو پنجے اور درخت کو جڑیں اور انسان کو ٹانگیں۔ ہاں کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ جو کام خود بخود ہو گیا اس میں اس قدر انتظام رکھا گیا ہو۔ پھر اگر انسان کے لئے پھیپھڑا بنایا تو اس کے لئے ہوا بھی پیدا کی۔ اگر پانی پر اس کی زندگی رکھی تو سورج کے ذریعہ بادلوں کی معرفت اسے پانی پہنچایا اور اگر آنکھیں دیں تو ان کے کارآمد بنانے کے لئے سورج کی روشنی بھی دی تا کہ وہ اس میں دیکھ بھی سکے۔ کان دئے تو ساتھ اس کے خوبصورت آوازیں بھی پیدا کیں۔ زبان کے ساتھ ذائقہ دار چیزیں بھی عطا فرمائیں۔ ناک پیدا کیا تو خوشبو بھی مہیا کر دی۔ ممکن تھا کہ اتفاق انسان میں پھیپھڑا پیدا کر دیتا لیکن اس کے لئے یہ ہوا کا سامان کیوں کر پیدا ہو گیا اور ممکن تھا کہ آنکھیں انسان کی پیدا ہو جاتیں لیکن وہ عجیب اتفاق تھا کہ جس نے کروڑوں میلوں پر جا کر ایک سورج بھی پیدا کر دیا تا کہ وہ اپنا کام کر سکیں۔ اگر ایک طرف اتفاق نے کان پیدا کر دئے تھے تو یہ کون سی طاقت تھی جس نے دوسری طرف آواز بھی پیدا کر دی۔ برفانی ممالک میں مان لیا کہ کتے یا ریچھوں کو تو اتفاق نے پیدا کر دیا لیکن کیا سبب کہ ان کتوں یا ریچھوں کے بال اتنے لمبے بن گے کہ وہ سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ اتفاق ہی نے ہزاروں بیماریاں پیدا کیں۔ اتفاق ہی نے ان کے علاج بنا دئے۔ اتفاق ہی نے بچھو بوٹی جس کے چھونے سے خارش ہونے لگ جاتی ہے، پیدا کی اور اس نے اس کے ساتھ پالک کا پودا اُگا دیا کہ اس کا علاج ہو جائے۔ دہریوں کا اتفاق بھی عجیب ہے کہ جن چیزوں کے لئے موت تجویز کی ان کے ساتھ توالد کا سلسلہ بھی قائم کر دیا اور جن چیزوں کے ساتھ موت نہ تھی وہاں یہ سلسلہ ہی نہیں رکھتا۔ انسان اگر پیدا ہوتا اور مرتا نہیں تو کچھ سالوں میں ہی دنیا کا خاتمہ ہو جاتا۔ اس لئے اس کے ساتھ فنا لگا دی لیکن سورج اور چاند اور زمین نہ نئے پیدا ہوتے ہیں نہ اگلے فنا ہوتے ہیں۔ کیا یہ انتظام کچھ کم تعجب انگیز ہے کہ زمین اور سورج میں چونکہ کشش رکھی ہے اس لئے ان کو ایک دوسرے سے اتنی دور رکھا کہ آپس میں ٹکرا نہ جاویں۔ کیا یہ باتیں اس بات پر دلالت نہیں کرتی ہیں کہ ان سب چیزوں کا خالق وہ ہے جو نہ صرف علیم ہے بلکہ غیر محدود علم والا ہے۔ اس کے قواعد ایسے منضبط ہیں کہ ان میں کچھ اختلاف نہیں اور نہ کچھ کمی ہے۔ مجھے تو اپنی انگلیاں بھی اس کی ہستی کا ایک ثبوت معلوم ہوتی ہیں۔ مجھے جہاں علم دیا تھا اگر شیر کا پنجہ مل جاتا تو کیا میں اس سے لکھ سکتا تھا۔ شیر کو علم نہیں دیا اسے پنجے دئے، مجھے علم دیا لکھنے کے لئے انگلیاں بھی دیں۔

> **دعاؤں کی قبولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے جو انہیں قبول کرتی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کسی خاص زمانہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ہر زمانے میں اس کے نمونے دیکھے جاسکتے ہیں جیسے پہلے زمانہ میں دعائیں قبول ہوتی تھیں ویسے ہی اب بھی ہوتی ہیں۔**

سلطنتوں میں ہزاروں مدبّر ان کی درستی کے لئے رات دن لگے رہتے ہیں لیکن پھر بھی دیکھتے ہیں کہ ان سے ایسی ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں کہ جن سے سلطنتوں کو خطرناک نقصان پہنچ جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بالکل تباہ ہو جاتی ہیں لیکن اگر اس دنیا کا کاروبار صرف اتفاق پر ہے تو تعجب ہے کہ ہزاروں دانا دماغ تو غلطی کرتے ہیں لیکن یہ اتفاق تو غلطی نہیں کرتا۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو بڑے وسیع عالم کا مالک اور عزیز ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو یہ انتظام نظر نہ آتا۔ اب جس طرف نظر دوڑا کر دیکھو تمہاری نظر قرآن شریف کے ارشاد کے مطابق خائب و خاسر واپس آئے گی اور ہر ایک چیز میں ایک انتظام معلوم ہوگا۔ نیک جزاء اور بدکار سزا پا رہے ہیں۔ ہر ایک چیز اپنا مفوّضہ کام کر رہی ہے اور ایک دم کے لئے سُست نہیں ہوئی۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے لیکن میں اسے یہیں ختم کرتا ہوں۔ عاقل را اشارہ کافی است۔

دلیل ششم: قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منکر ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک ثبوت ہے ان کے باطل پر ہونے کا کیونکہ اللہ اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ فتوحات دیتا ہے اور وہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتے ہیں۔ اگر کوئی خدا نہیں تو یہ نصرت اور تائید کہاں سے آتی ہے۔ چنانچہ فرعون موسیٰ کی نسبت فرماتا ہے کہ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى (النّٰزعٰت: 25,26) یعنی جب حضرت موسیٰؑ نے اسے اطاعت الٰہی کی نسبت کہا تو اس نے تکبر سے جواب دیا کہ خدا کیسا، خدا تو میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اس جہاں میں بھی اور اگلے جہاں میں بھی ذلیل کر دیا چنانچہ فرعون کا واقعہ ایک بیّن دلیل ہے کہ کس طرح خدا کے منکر ذلیل وخوار ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا میں کبھی کوئی سلطنت دہریوں نے قائم نہیں کی بلکہ دنیا کے فاتح اور ملکوں کے مصلح اور تاریخ کے بنانے والے وہی لوگ ہیں کہ جو خدا کے قائل ہیں۔ کیا یہ ان کی ذلّت ونکبت اور قوم کی صورت میں کبھی دنیا کے سامنے نہ آنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔

ساتویں دلیل: اللہ تعالیٰ کی ہستی کی یہ ہے کہ اس کی ذات کے ماننے والے اور اس پر ایمان رکھنے والے اور اس پر حقیقی ایمان رکھنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں اور باوجود لوگوں کی مخالفت کے ان پر کوئی مصیبت نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے منوانے والے ہر ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور جس قدر ان کی مخالفت ہوئی ہے اُتنی اور کسی کی نہیں لیکن پھر دنیا اس کے خلاف کیا کر سکی۔ رامچندر کو بن باس دینے والوں نے کیا سکھ پایا؟ اور راون نے کون سی عشرت حاصل کر لی؟ کیا رامچندر کا نام ہزاروں سال کے لئے زندہ نہیں ہو گیا اور کیا راون کا نام ہمیشہ کے لئے بدنام نہیں ہوا؟ اور کرشنؑ کی بات کا ردّ کر کے کوروں نے کیا فائدہ حاصل کیا۔ کیا وہ کروچھتر کے میدان میں تباہ نہ ہوئے؟ فرعون بادشاہ جو بنی اسرائیل سے اینٹیں پتھواتا تھا۔ اس نے موسیٰؑ جیسے بے کس انسان کی مخالفت کی مگر کیا موسیٰؑ کا کچھ بگاڑ سکا؟ وہ غرق ہو گیا اور موسیٰؑ بادشاہ ہو گئے۔ حضرت مسیحؑ کی دنیا نے جو کچھ مخالفت کی وہ بھی ظاہر ہے اور ان کی ترقی بھی جو کچھ ہوئی پوشیدہ نہیں۔ ان کے دشمن تو تباہ ہوئے اور ان کے غلام ملکوں کے بادشاہ ہو گئے۔ ہمارے آقا بھی دنیا میں سب سے زیادہ اس پاک ذات کے نام کے پھیلانے والے تھے۔ یہاں تک کہ ایک یورپ کا مصنف کہتا ہے کہ ان کو خدا کا جنون تھا (نعوذ باللہ) ہر وقت خدا خدا ہی کہتے رہتے تھے۔ ان کی سات قوموں نے مخالفت کی۔ اپنے پرائے سب دشمن ہو گئے مگر کیا پھر آپ کے ہاتھ پر دنیا کے خزانے فتح نہیں ہوئے؟ اگر خدا نہیں تو یہ تائید کس نے کی؟ اگر یہ سب کچھ اتفاق تھا تو کوئی مبعوث تو ایسا ہوتا جو خدا کی خدائی ثابت کرنے آتا اور دنیا اسے ذلیل کر دیتی مگر جو کوئی خدا کے نام کو بلند کرنے والا اُٹھا، وہ معزز وممتاز ہی ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدہ: 57) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی کرتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ یہی لوگ خدا کے ماننے والے ہی غالب رہتے ہیں۔

دلیل ہشتم:۔ آٹھویں دلیل جو قرآن شریف سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں ملتی ہے یہ ہے کہ وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ جب کوئی انسان گھبرا کر اس کے حضور میں دعا کرتا ہے تو وہ اسے قبول کرتا ہے۔ اور یہ بات کسی خاص زمانہ کے متعلق نہیں بلکہ ہر زمانہ میں اس کے نظارے موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرة: 187) یعنی جب میرے بندے میری نسبت سوال کریں تو انہیں کہہ دو کہ میں ہوں اور پھر قریب ہوں، پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ کیونکر معلوم ہو کہ دعا خدا سنتا ہے کیوں نہ کہا جائے کہ اتفاقاً بعض دعا کرنے والے کے کام ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض کے نہیں بھی ہوتے۔ اگر سب دعائیں قبول ہو جائیں تب بھی کچھ بات تھی لیکن بعض کے قبول ہونے سے کیونکر معلوم ہو کہ اتفاق نہ تھا۔ بلکہ کسی ہستی نے قبول کر لیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت اپنے ساتھ نشان رکھتی ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثبوت باری تعالیٰ کی دلیل میں یہ پیش کیا تھا کہ چند بیمار جو خطرناک طور پر بیمار ہوں چنے جائیں اور بانٹ لئے جائیں اور ایک گروہ کا ڈاکٹر علاج کریں اور ایک طرف میں اپنے حصہ والوں کے لئے دعا کروں پھر دیکھو کہ کس کے بیمار اچھے ہوتے ہیں۔ اب اس طریق امتحان میں کیا شک ہو سکتا

> **سچی بات یہی ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو بڑے وسیع علم کا مالک اور عزیز ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو یہ انتظام نظر نہ آتا۔**

…باقی صفحہ 09 پر…

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا

مباہلہ کے چیلنج کا ایک نئے رنگ میں اعادہ

اور اس کے نتائج و ثمرات

نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت)

قسط نمبر 2

پھر خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اپریل 1997ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ) میں آپؒ نے لیکھرام کی بابت پیشگوئی اور اس کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"آج کا جمعہ جو عید کے دن ہو رہا ہے آج سے سو سال پہلے ایک جمعہ کی یاد دلاتا ہے جو عید ہی کے دن ہوا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکھرام سے متعلق جو 1893ء میں پیشگوئی فرمائی تھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت اس الہامی فقرے میں تھا "سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ" کہ یہ واقعہ عید کے دن رُونما ہوگا جب کہ عید اس کے قریب تر ہوگی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دو عیدیں اکٹھی ہوں گی۔ ایک اَلْعِیْدُ جو خاص عید ہوگی، ایک کامل عید اور دوسری عید اسی کے ساتھ جڑی ہوئی "اَقْرَبُ" بالکل ساتھ ہی ہوگی۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1893ء میں جو پیشگوئی فرمائی کہ آج سے چھ سال نہیں گزریں گے کہ لیکھرام ایک خدا تعالیٰ کے قہری عذاب کا نشانہ بن کر ایک فرشتے کے ہاتھوں ذبح ہوگا یا قتل کیا جائے گا اور یہ بھی بتایا گیا کہ اس کے منہ سے ایسی آواز نکلے گی جیسے بچھڑے کے منہ سے آواز نکلتی ہے۔ اس کی نشان دہی اتنی واضح فرما دی کہ وہ دن عید کا دن، ایسا دن جو عید کے قریب تر ہے اور 1897ء میں وہ جمعہ آیا جو عید کا دن تھا وَالْعِیْدُ' بن گیا۔ یعنی ایسا جمعہ اور ایسی عید جو دونوں اپنے اپنے مضمون کے لحاظ سے کامل ہو گئے اور دوسرے دن پھر وہ یَوْمُ الْعِیْدِ ظہور پذیر ہوا۔ جس کے متعلق فرمایا تھا "سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ" ... اور ہفتے کے روز لیکھرام کے پیٹ میں ایک ایسے نوجوان نے چھری گھونپی اور صرف گھونپی نہیں بلکہ اندر پھرایا جس سے اس کی انتڑیاں کٹ گئیں اور جو کچھ تھا وہ باہر آ گیا جس کے متعلق کوئی سمجھ نہیں آسکی اور کچھ پتہ نہ چلا۔ باوجود انتہائی تحقیق کے کسی کو معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ کون تھا، کہاں سے آیا، کہاں چلا گیا۔ وہ ایک ایسے بازار میں تھا جو آریوں کا بازار تھا وہ تین منزلہ مکان تھا جس کے اوپر کی منزل پر لیکھرام بیٹھا ہوا تھا اور نیچے کی منزل پر اس کی بیوی تھی اور وہ لڑکا جس نے اس کو قتل کیا ہے وہ کچھ عرصہ پہلے اس کے پاس آیا اور اس کے ساتھ... گویا کہ آریہ ہو چکا ہو اس طرح اس کے ساتھ رہنے لگا۔ اور جب یہ ہفتے کا روز آیا عید کے بعد تو اس دن اس نے اس کے پیٹ میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے چھری گھونپی اور پھر پھیری اندر اور اس کے منہ سے بہت زور کی چیخ نکلی۔ اس قدر دردناک آواز تھی کہ اس کی بیوی دوڑ کر سیڑھیوں سے ہوتی ہوئی اوپر چڑھنے لگی جن سیڑھیوں سے اس نے نیچے اترنا تھا اور نیچے سب آریوں کا بازار تھا۔ اس کے واویلے اور شور سے سارے متوجہ ہو گئے اور پرلی طرف اترنے کے لئے کوئی سیڑھیاں نہیں تھیں، کوئی شخص بھی جو پرلی طرف چھلانگ لگاتا وہ یقیناً ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

پس ایسی حالت میں جب بیوی اوپر پہنچی تو دیکھا کہ لیکھرام تڑپ رہا ہے زخموں سے اور اس کی انتڑیاں اور پیٹ کا اندر کا جو کچھ بھی ہے وہ باہر آ چکا ہے اور مارنے والے کا کوئی نشان نہیں۔ نیچے بازار میں جب شور ہوا تو لوگوں نے توجہ کی۔ جب پوچھا گیا ان سے تو انہوں نے کہا یہاں سے تو کوئی نیچے اترا ہی نہیں، نہ کوئی پرلی طرف اترا۔ چنانچہ اس کے متعلق کہا گیا کہ پھر اس کو آسمان نگل گیا یا آسمان کھا گیا کیونکہ زمین پر تو اس کا کوئی نشان نہیں۔ نہ اس کے پہلے پس منظر کا کسی کو کبھی کچھ پتہ چل سکا۔ حالانکہ اتنا زبردست شور ڈالا گیا تھا آریوں کی طرف سے اور دوسرے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کی وجہ سے کہ یہ ناممکن تھا کہ پولیس تفتیش کرتی اور اس کا کچھ بھی نہ پتہ چلتا۔ نہ پہلے کا پتہ چلا۔ نہ بعد کا پتہ چلا۔ کون تھا، کہاں سے آیا، کہاں چلا گیا۔ یہ سارے ایک ایسے راز ہیں جو ہمیشہ راز رہیں گے۔

مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی نظارے میں اس فرشتے کو دیکھا تھا جو چھری ہاتھ میں لئے تھا اور لیکھرام کا پوچھ رہا تھا کیونکہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی گستاخی میں اس کو یہ سزا ملنی تھی۔ پس یہ ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے 1897ء میں تقریباً ایک سو سال پہلے رونما ہوا۔ اور آج بھی عید ہی کا دن ہے اور آج بھی جمعہ ہے۔ پس آؤ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ہاں نشانات کی کمی نہیں پھر احمدیت کے حق میں ایسے معجزات دکھائے۔ کیونکہ آج ایک لیکھرام نہیں، سینکڑوں ہزاروں لیکھرام پیدا ہو چکے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محمدؐ رسول اللہ کے عشق میں جو چیلنج دیا تھا اور اس کے عواقب کو خوب سمجھ کر قبول فرمایا تھا، جانتے تھے کہ تمام دنیا کی توجہ آپ کی طرف بطور قاتل کے ہوگی۔ چنانچہ آپ کے گھر کی تلاشیاں لی گئیں، ہر قسم کی تحقیق کی گئی اور ایک ادنیٰ سا بھی کوئی سراغ ایسا نہ ملا جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قتل کے ساتھ وابستہ کیا جا سکتا۔

پس یہ وہ واقعہ تھا جو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے نتیجے میں رُونما ہوا ہے۔ اب ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کامل غلام کا تقاضا یہ ہے کہ اب تو سینکڑوں ہزاروں لیکھرام ہیں جو دن رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گند بکتے اور گستاخیاں کرتے ہیں اور یہ حسنِ اتفاق نہیں، مقدّر معلوم ہوتا ہے کہ یہی سال مباہلے کا سال بن گیا کیونکہ اس سے پہلے جب مباہلے کا مَیں نے چیلنج دیا ہے تو میرے وہم و گمان کے کسی گوشے میں بھی نہیں تھا کہ یہ لیکھرام کے قتل کا سال ہے اور لیکھرام کے متعلق خدا تعالیٰ کی چھری کے چلنے کا سال ہے۔ پس یہ ساری باتیں جو اکٹھی ہو گئی ہیں یہ بتا رہی ہیں کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آئی ہے اور آسمان ضرور کچھ نشان ظاہر کرے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 6/جون 1997ء صفحہ 5)

حضور رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء سے قبل 11/جولائی 1997ء کے خطبہ جمعہ میں ایک دفعہ پھر اس مباہلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جو ہمارے مباہلے کے سال کے نتیجے کو دکھانے والا جلسہ ہوگا کیونکہ اس مباہلے میں خصوصیت کے ساتھ سب احمدیت کے دشمنوں کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ تم زور مارو، دعائیں کرو، جو کچھ بن سکتی ہے بناؤ لیکن تم احمدیت کو ناکام نہیں کر سکتے اور اگر تم سچے ہو تو ہم تمہیں وقت دیتے ہیں۔ دعائیں کرو، دعائیں کرواؤ، زور مارو، سب کوششیں کر لو لیکن تم دیکھنا امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت کثرت کے ساتھ بڑھ کر جماعت احمدیہ پھیلے گی، اَور بھی برکت کے آثار دکھائی دیں گے۔ یہ مقابلہ ہے جو اس جلسہ سالانہ پر کھل کر سامنے آجائے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 29/اگست 1997ء صفحہ 5)

چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کے موقع پر دوسرے دن بعد دوپہر کے خطاب میں حضور رحمہ اللہ نے بڑی تفصیل سے اس مباہلہ کے سال کے نہایت ہی عظیم الشان اور پُرشوکت اور پُرہیبت نشانات و نتائج اور اثرات کا بہت ہی ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ فرمایا۔ ذیل میں اس خطاب کے بعض حصّے پیش کئے جاتے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

"یہ مباہلے کا سال ہے اور مباہلے سے متعلق مَیں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ جب مَیں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مباہلے کا اشتہار جو 1897ء میں لکھا گیا وہ پڑھا اور دیگر بہت سے اشتہارات کا مطالعہ کیا تو مجھے اُس مباہلے کی اِس سال کے مباہلے سے بہت سی مماثلتیں دکھائی دیں۔ اس سے پہلے جو مَیں نے مباہلے کا چیلنج دیا تھا وہ بعض معیّن مولویوں کے لئے تھا اور اُن کی ہلاکت کے متعلق، اُن کی ناکامی کے متعلق تھا۔ لیکن اکثر نے اُس بات کو اس لئے ٹال دیا کہ حاضر ہونا مشکل ہے۔ تم وہاں حاضر ہو، ہم وہاں حاضر ہوں، ان چکروں میں پڑ کر انہوں نے بات کو ٹلا دیا۔ امسال خدا تعالیٰ نے رمضان المبارک یعنی جنوری میں میرے دل میں بڑے زور سے ڈالا کہ اس چیلنج کو عام کر دوں اور اس چیلنج کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان بنا کر دکھاؤں۔ بنانا تو خدا نے ہی تھا مگر مَیں اپنی طرف سے کوشش کروں کہ دنیا دیکھ لے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ظاہر ہوا ہے اور اس پہلو سے مَیں نے مباہلے کو عام کر دیا۔ ایسا عام جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1897ء میں کیا تھا۔ پہلے آپ کی مبارک تحریر میں سے چند الفاظ پڑھ کے سناتا ہوں۔ 19/مئی کے اشتہار میں آپ فرماتے ہیں:

"یہ خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر مخالف مولویوں نے چاہا کہ ہماری جماعت کو کم کریں وہ اَور بھی زیادہ ہوئی اور جس قدر لوگوں کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے سے روکنا چاہا وہ اَور بھی داخل ہوئے یہاں تک کہ ہزارہا تک نوبت پہنچ گئی۔"

(سو سال پہلے تھی، اب نوبت کہاں تک پہنچی ہے۔ یہ مَیں آپ کو دکھاؤں گا۔)

"یہاں تک کہ ہزارہا تک نوبت پہنچ گئی۔ اب ہر روز سرگرمی سے یہ کارروائی ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ اچھے پودوں کو اُس طرف سے اکھاڑتا ہے اور ہمارے باغ میں لگاتا جاتا ہے۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں:

"اگر وہ فی الواقع اپنے تئیں حق پر سمجھتے ہیں اور ہمیں باطل پر اور چاہتے ہیں کہ حق کھل جائے اور باطل معدوم ہو جائے تو اس طریق کو اختیار کر لیں اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی جگہ پر اور مَیں اپنی جگہ پر خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کریں۔ ان کی طرف سے یہ دُعا ہو کہ یاالٰہی! اگر یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تیرے نزدیک جھوٹا اور کاذب اور مفتری ہے اور ہم اپنی رائے میں سچے اور حق پر اور تیرے مقبول بندے ہیں تو ایک سال تک کوئی فوق العادت امرِ غیب بطور نشان ہم پر ظاہر فرما اور ایک سال کے اندر ہی اُس کو پورا کر دے۔ اور مَیں اس کے مقابل پر یہ دُعا کروں گا کہ یاالٰہی! گر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں اور درحقیقت مسیح موعود ہوں تو ایک اور نشان پیشگوئی کے ذریعے سے میرے لئے ظاہر فرما اور اُس کو ایک سال کے اندر پورا کر۔"

آخر پر آپ لکھتے ہیں:

"خدا کے نیک بندے قبولیت دُعا سے شناخت کئے جاتے ہیں اور اُن دعاؤں کے لئے ضروری نہیں کہ بالمواجہ (یعنی آمنے سامنے) کی جائیں بلکہ چاہئے کہ فریق مخالف مجھے خاص اشتہار کے ذریعہ سے اطلاع دے کر پھر اپنے گھروں میں دعائیں کرنی شروع کر دیں۔"

("اشتہار قطعی فیصلہ کے لئے۔" 19/مئی 1897ء، مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 411-413)

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جو میرا چیلنج تھا وہ بعینہٖ اسی مضمون کا تھا۔ مَیں نے علماء سے کہا! کہیں اکٹھے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم احمدی ساری دنیا میں اپنی اپنی جگہ اپنے گھروں میں دعائیں کریں گے، تم دعاؤں میں زور لگاؤ اور جو بس چل سکتی ہے چلاؤ لیکن یہ بات یاد رکھو کہ تم جھوٹے نکلو گے۔ ہم سچے نکلیں گے۔ یہ خلاصہ تھا میرے چیلنج کا....

اہل پاکستان کو مخاطب ہوتے ہوئے مَیں نے یہ کہا تھا کہ دیکھو تمہاری بقا اور تمہاری نجات مُلّاں سے نجات میں وابستہ ہے۔ اس زہر کو اپنی جڑوں سے نکال باہر کرو یا یہ جڑیں اکھیڑ کر باہر پھینک دو پھر تمہارا ملک بچے گا اور تمہیں امن نصیب ہوگا۔ اگر یہ مُلّاں تمہارے وطن میں پلتا رہا یعنی ہمارے وطن میں پلتا رہا تو پھر اس کے مقدّر میں سوائے ہلاکت اور بربادی کے اور کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اور مباہلے میں یہ بات بڑی کھول کر واضح کر دی کہ دیکھو یہ مباہلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتوں کے نشان کا مباہلہ ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سال احمدیت پر پہلے سے بڑھ کر برکتیں نہ نازل ہوئیں تو ہم یقیناً جھوٹے نکلیں گے۔ اگر تم پر پہلے سالوں سے بڑھ کر نحوستیں نہ اُتریں تو پھر بھی ہم جھوٹے نکلیں گے۔ اور اس کے برعکس مضمون کی صورت میں تم جھوٹے اور ہم سچے۔ اتنی سی بات ہے۔ تم مان کیوں نہیں لیتے؟ تمہیں کہیں آنے کی ضرورت نہیں۔ ایک اعلانِ دعا ہی تو ہے جس کی طرف تمہیں بلایا جا رہا ہے۔ دعا کرو اور پھر دیکھو کہ خدا کیا تقدیر ظاہر فرماتا ہے۔

اس اعلان کے نتیجے میں یہ عجیب واقعہ گزرا جس کی مجھے توقع نہیں تھی کہ خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کے علماء نے یہ چیلنج قبول کر لیا۔ وہ جو پہلے کہا کرتے تھے کہ مذہبی لحاظ سے لازم ہے کہ دو فریق آمنے سامنے ہوں، وہ کہتے تھے قرآن کی یہی تعلیم ہے۔ اُس قرآنی تعلیم سے وہ ہٹ گئے، گویا اُن کے

...باقی صفحہ 13 پر...

خطبہ جمعہ

’’مسیح موعودؑ کو قبول کر کے پھر کامل اطاعت ہی کامیابیوں اور فتوحات کی ضمانت ہے۔‘‘

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن اَلرَّبِیع انصاری، حضرت عطیہ بن نویرۃ، حضرت سہل بن قیس، حضرت عبداللہ بن حمیر الاشجعی، حضرت عُبَیْد بِنْ اَوْس انصاری اور حضرت عبداللہ بن جُبَیر رضی اللہ عنہم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

’’اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت عبداللہ بن جُبَیر اور ان کے ساتھیوں کو وفا کے ساتھ اور حکم کی روح کو سمجھنے والا بنایا تھا ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حکم کو سمجھنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور اس طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔‘‘

شام سے تعلق رکھنے والے صالح مخلص اور شریف النفس احمدی محترم نادر الحصنی صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍ دسمبر 2018ء بمطابق 28؍ فتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت عبداللہ بن اَلرَّبِیع انصاری کا ہے۔ حضرت عبداللہ بن الربیع کا تعلق خزرج قبیلے کی شاخ بَنُو اَبْجَرْ سے تھا اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے اور آپ کو غزوۂ بدر اور احد اور جنگ مؤتہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنگ مؤتہ میں آپ نے شہادت کا رتبہ پایا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 407 عبداللہ بن الربیعؓ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(تاریخ مدینۃ دمشق جلد 2 صفحہ 11 باب سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام وبعوثہ الاوائل مطبوعہ دارالفکر بیروت 1995ء)

دوسرے صحابی ہیں حضرت عَطِیَّہ بن نُوَیْرَۃ۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان کے متعلق بس اتنی ہی معلومات ہیں کہ آپ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 45 عطیہ بن نویرہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر حضرت سَہْل بن قَیْس ہیں۔ ان کی والدہ کا نام نائلہ بنت سَلَامہ تھا اور مشہور شاعر حضرت کعب بن مالک کے آپ چچازاد بھائی تھے۔ سہل نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی اور غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 436 سہل بن قیسؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے اُحُد کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔ جب آپ اس گھاٹی میں داخل ہوتے تو بلند آواز سے فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ سورہ رعد کی آیت ہے۔ وہاں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کی بجائے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ (الرعد:25) سے شروع ہوتی ہے کہ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ پس کیا ہی اچھا ہے، اس گھر کا انجام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی اسی روایت کو جاری رکھا۔ پھر حضرت معاویہ بھی جب حج یا عمرہ کے لئے آتے تو شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے لئے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ لَيْتَ أَنِّيْ غُوْدِرْتُ مَعَ أَصْحَابِ الْجَبَلِ۔ کہ اے کاش! میں ان پہاڑ والوں کے ساتھ ہو جاتا یعنی مجھے بھی اس دن شہادت عطا ہوتی۔ اسی طرح جب حضرت سعد بن ابی وقاص غابۃ جو کہ مدینہ کے شمال مغرب میں واقعہ ایک گاؤں ہے، اپنی جائیدادوں پر جاتے تو شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کرتے۔ تین مرتبہ انہیں سلام کہتے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے اور انہیں کہتے کہ کیا تم ان لوگوں پر سلامتی نہیں بھیجو گے جو تمہارے سلام کا جواب دیں گے۔ جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ قیامت کے دن اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مُصْعَب بن عُمَیر کی قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں رک کر دعا کی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ (الاحزاب:24) کہ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جس نے اپنی مَنت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے ہرگز اپنے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہید ہوں گے۔ تم ان کے پاس آیا کرو۔ اِن کی زیارت کیا کرو اور ان پر سلامتی بھیجا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی ان پر سلامتی بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہاں آتے ان کے لئے دعا کرتے اور سلامتی بھیجا کرتے۔

(کتاب المغازی ذکر من غزوۃ احد جلد اوّل صفحہ 267 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

حضرت سَہْل بن قَیْس کی بہنیں حضرت سُخْطٰی اور حضرت عُمْرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی بیعت سے فیضیاب ہوئیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 8 صفحہ 301 سخطی بنت قیس، عمرۃ بنت قیس مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر اگلے صحابی ہیں حضرت عَبْدُاللہ بِن حُمَیِّر اَلْاَشْجَعِی۔ ان کا تعلق بنو دُھْمَان سے ہے جو کہ انصار کے حلیف تھے آپ نے غزوۂ بدر میں اپنے بھائی حضرت خَارِجَہ کے ہمراہ شرکت کی اور آپ غزوۂ احد میں بھی شامل ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 219-218 عبد اللہ بن حمیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) ان کی زوجہ کا نام حضرت ام ثابت بنت حارِثَہ ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ (الاصابہ جلد 8 صفحہ 366 ام ثابت بنت حارثہؓ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت عبداللہ بن حُمَیِّر ان چند اصحاب میں سے تھے جو غزوہ احد میں حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھ درّے پر ڈٹے رہے۔ جب باقی صحابہ فتح کا نظارہ دیکھنے کے بعد مسلمانوں کی باقی جماعت سے ملنے کے لئے نیچے جانے لگے تو حضرت عبداللہ بن حُمَیِّر انہیں نصیحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپؓ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی نصیحت کی لیکن انہوں نے آپ کی بات نہ مانی اور چلے گئے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھ درے پر دس سے زیادہ صحابہ نہ بچے۔ اتنے میں خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل نے درّہ خالی دیکھ کر جو اصحاب وہاں باقی رہ گئے تھے ان پر حملہ کر دیا۔ اس قلیل جماعت نے ان پر تیر برسائے یہاں تک کہ وہ ان تک پہنچ گئے اور آن کی آن میں ان سب کو شہید کر دیا۔

(امتاع الاسماع جلد 9 صفحہ 229 فصل فی ذکر من استعلہ رسول اللہ ﷺ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1999ء)

احد کے اس واقعہ کی مزید تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں لکھی ہے۔ کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور احد کے دامن میں ڈیرہ ڈال دیا۔ ایسے طریق پر کہ احد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے کی طرف آ گئی اور مدینہ گویا سامنے رہا اور اس طرح آپؐ نے لشکر کا عقب محفوظ کر لیا۔ عقب کی پہاڑی میں ایک درّہ تھا جہاں سے حملہ ہو سکتا

تھا۔اُس کی حفاظت کا آپؐ نے یہ انتظام فرمایا کہ عبداللہ بن جُبَیر کی سرداری میں پچاس تیرانداز صحابی وہاں متعین فرمادیئے اوران کوتاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہوجاوے وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں اور دشمن پر تیر برساتے جائیں۔آپؐ کواس درّہ کی حفاظت کااس قدرخیال تھا کہ آپؐ نے عبداللہ بن جُبَیر سے بہ تکرار فرمایا‘‘یعنی بار بار فرمایا’’کہ دیکھو یہ درہ کسی صورت میں خالی نہ رہے۔حتّٰی کہ اگرتم دیکھو کہ ہمیں فتح ہوگئی ہے اوردشمن پسپاہوکربھاگ نکلا ہے،توپھر بھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا اوراگرتم دیکھو کہ مسلمانوں کوشکست ہو گئی ہے اوردشمن ہم پرغالب آگیا ہے توپھر بھی تم اس جگہ سے نہ ہٹنا حتّٰی کہ ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ’’اگرتم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں توپھر بھی تم یہاں سے نہ ہٹنا حتی کہ تمہیں یہاں سے ہٹ آنے کاحکم جاوے۔‘‘یعنی آپ کی طرف سے حکم جائے۔’’اس طرح اپنے عقب کو پوری طرح مضبوط کرکے آپؐ نے لشکراسلامی کی صف بندی کی اورمختلف دستوں کے جداجداامیر مقرر فرمائے۔۔۔

جب عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اب توفتح ہوچکی ہے توانہوں نے اپنے امیر عبداللہ سے کہا کہ اب توفتح ہوچکی ہے اورمسلمان غنیمت کامال جمع کررہے ہیں آپ ہم کواجازت دیں کہ ہم بھی لشکر کے ساتھ جاکرشامل ہوجائیں۔عبداللہ نے انہیں روکا اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی ہدایت یاددلائی مگروہ فتح کی خوشی میں غافل ہورہے تھے،اس لئے وہ بازنہ آئے۔اوریہ کہتے ہوئے نیچے اترگئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاصرف یہ مطلب تھا کہ جب تک پورااطمینان نہ ہولے درّہ خالی نہ چھوڑاجاوے اوراب چونکہ فتح ہوچکی ہے اس لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اورسوائے عبداللہ بن جُبَیر اوران کے پانچ سات ساتھیوں کے درّہ کی حفاظت کے لئے کوئی نہ رہا۔خالد بن ولید کی تیز آنکھ نے دور سے درّہ کی طرف دیکھا تومیدان صاف پایا جس پراس نے اپنے سواروں کوجلدی جلدی جمع کرکے فوراً درّہ کارخ کیا اوراس کے پیچھے پیچھے عکرمہ بن ابوجہل بھی رہے سہے دستہ کوساتھ لے کرتیزی کے ساتھ وہاں پہنچا اوریہ دونوں دستے عبداللہ بن جُبَیر اوران کے چند ساتھیوں کوایک آن کی آن میں شہید کرکے اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ آورہوگئے۔’’

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزابشیراحمدصاحبؓ ایم اے صفحہ 488-487 , 491)

اگلا ذکر حضرت عُبَیْد بِنْ اَوْس انصاری کا ہے۔ولدیت اَوس بن مالک۔حضرت عُبَید بن اوس نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اورآپ نے غزوۂ بدر میں حضرت عَقِیل بن اَبُوطالِب کوقیدی بنایا۔اسی طرح کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عباسؓ اورحضرت نَوفَلؓ کوبھی قیدی بنایا۔جب آپ ان تینوں کو رسی سے باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کرحاضر ہوئے توآپ نے فرمایا کہ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔کہ یقیناً اس معاملہ میں ایک معزز فرشتے نے تمہاری مدد کی ہے۔اسی بنا پرآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مُقَرِّن کالقب عطا فرمایا یعنی زنجیر میں جکڑنے والا۔(اسد الغابہ جلد3 صفحہ 529-528 عبید بن اوسؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)ایک اورروایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عباس کوغزوہ بدر میں قیدی بنانے والے حضرت اَبُوالْیَسَر کَعْب بن عَمْرو تھے۔

(اسد الغابہ جلد6 صفحہ 327-326 ابوالسیرؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت عبید بن اوس نے حضرت اُمَیْمَہ بنتِ النُّعْمَان سے شادی کی۔حضرت اُمَیْمَہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لائیں اورآپ کی بیعت سے فیضیاب ہوئیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد8 صفحہ 257 امیمہ بنت النعمانؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اب ذکرحضرت عبداللہ بن جُبَیْر کا ہے جن کا ذکر پہلے،ایک اَور صحابی کے ذکر میں آچکا ہے۔آپؓ ان ستر انصار میں سے تھے جوبیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اورآپ غزوۂ بدر اوراُحد میں شریک ہوئے اورغزوۂ اُحد میں آپ کوشہادت نصیب ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ 362 عبداللہ بن جُبیرؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت اَبُوالْعَاص جوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب کے شوہر تھے جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے تھے اورحضرت عبداللہ بن جُبَیر نے انہیں قید کیا تھا۔(المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب ابی العاص بن ربیع حدیث 5037 جلد3 صفحہ 262 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیراحمدصاحبؓ نے یہ لکھا ہے کہ:

’’آنحضرتؐ کے داماد ابوالعاص بھی اسیران بدر میں سے تھے ان کے فدیہ میں ان کی زوجہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینبؓ نے جوابھی تک مکہ میں تھیں کچھ چیزیں بھیجیں۔اُن میں اُن کاایک ہار بھی تھا۔یہ ہاروہ تھا جوحضرت خدیجہؓ نے جہیز میں اپنی لڑکی زینبؓ کودیا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کودیکھا تومرحومہ خدیجہؓ کی یاددل میں تازہ ہوگئی اورآپؐ چشم پُرآب ہوگئے اور صحابہ سے فرمایا اگرتم پسند کروتوزینبؓ کامال اسے واپس کردو۔صحابہ کواشارہ کی دیر تھی زینبؓ کامال فوراً واپس کردیا گیا اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد فدیہ کے قائمقام ابوالعاص کے ساتھ یہ شرط مقرر کی کہ وہ مکہ میں جاکرزینبؓ کومدینہ بھجوادیں اوراس طرح ایک مؤمن روح دارِکفر سے نجات پاگئی۔کچھ عرصہ بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہوکرمدینہ میں ہجرت کرآئے اوراس طرح خاوند بیوی پھراکٹھے ہوگئے۔’’

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزابشیراحمدصاحبؓ ایم۔اے صفحہ 368)

غزوہ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جُبَیر کوان پچاس تیراندازوں کے دستے کاسالار مقرر فرمایا جسے آپؐ نے مسلمانوں کے عقب میں واقع درّے کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا۔باقی تفصیل توعبداللہ بن حُمَیِّر کے واقعہ میں بیان ہوگئی ہے اورکچھ مزید یہ ہے جوحضرت مرزابشیراحمدصاحب نے ہی لکھی ہے کہ

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مدد پربھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اوراُحد کے دامن میں ڈیرہ ڈال دیا ایسے طریق پرکہ اُحد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے کی طرف آگئی اورمدینہ گویا سامنے رہا اوراس طرح آپؐ نے لشکر کاعقب محفوظ کرلیا۔۔۔آپؐ نے یہ انتظام فرمایا کہ عبداللہ بن جُبَیر کی سرداری میں پچاس تیرانداز صحابی وہاں متعین فرمادیئے اوران کوتاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہوجاوے وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں اوردشمن پرتیر برساتے جائیں۔’’

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزابشیراحمدصاحبؓ ایم اے صفحہ 487)

جیسا کہ پہلے بھی ذکرآچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کواس درے کی حفاظت کااس قدرخیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جُبَیر سے یہ تکرار سے فرمایا کہ دیکھو یہ درّہ کسی صورت میں خالی نہ رہے اوراگرفتح بھی ہوجائے،دشمن پسپاہوکردوڑ جائے تب بھی تم نے جگہ نہیں چھوڑنی اورمسلمانوں کواگر شکست ہوجائے اوردشمن ہم پہ غالب آجائیں تب بھی تم نے نہیں چھوڑنی۔

حضرت بَرَاء بن عَازِب بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے دن پیادہ فوج پرحضرت عبداللہ بن جُبَیر کومقرر فرمایا اوریہ پچاس آدمی تھے اوران سے فرمایا کہ اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا خواہ دیکھو کہ پرندے ہم پرجھپٹ رہے ہیں۔اپنی جگہ پررہنا تاوقتیکہ میں تمہیں نہ بلابھیجوں اوراگرتم ہمیں اس حالت میں بھی دیکھو کہ لوگوں کوہم نے شکست دے دی ہے اورانہیں ہم نے روند ڈالا ہے تب بھی یہاں سے نہ سرکنا جب تک کہ میں تمہیں نہ کہلابھیجوں۔چنانچہ مسلمانوں نے ان کوشکست دے کربھگادیا۔ حضرت براء کہتے تھے کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کودیکھا کہ وہ بھاگ رہی تھیں اوروہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں۔(اس زمانے میں فوجوں کے ساتھ عورتیں بھی ان کے جذبات ابھارنے کے لئے جایا کرتی تھیں۔)ان کی پازیبیں اورپنڈلیاں ننگی ہورہی تھیں۔حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھیوں نے یہ دیکھ کرکہا کہ لوگو!چلوغنیمت حاصل کریں۔تمہارے ساتھی غالب ہوگئے تم کیاانتظار کررہے ہو؟حضرت عبداللہ بن جُبَیر نے کہا کیا تم وہ بات بھول گئے ہوجورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمائی تھی؟ انہوں نے یعنی ان لوگوں نے جوجگہ چھوڑنا چاہتے تھے کہا کہ بخدا ضرورہم بھی ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے اورغنیمت کامال لیں گے۔یہ باقی وہاں غنیمت کامال لے رہے ہیں توہم بھی جائیں گے۔جب وہ وہاں پہنچے توان کے منہ پھیر دئے گئے اورشکست کھاکربھاگتے ہوئے لوٹے یعنی پھر دشمن نے حملہ کیا اوریہ جوفتح ہے وہ الٹی پڑگئی۔حضرت بَرَاء لکھتے ہیں کہ یہی وہ واقعہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبکہ رسول تمہاری سب سے پچھلی جماعت میں کھڑا تمہیں بلارہا تھا۔آل عمران کی آیت ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوااورکوئی نہ رہا اورکافروں نے ہم میں سے ستر آدمی شہید کئے۔اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے صحابہ نے جنگ بدر میں مشرکوں کے 140 آدمیوں کونقصان پہنچایا تھا۔ستر قیدی اورستر مقتول۔

ابوسفیان نے تین بارپکار کرکہا،(یہ سارا واقعہ جنگ اُحد کا ہی بیان ہورہا ہے)کہ کیاان لوگوں میں محمد ہے۔صلی اللہ علیہ وسلم؟نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کواسے جواب دینے سے روک دیا۔کافروں کی جوشکست تھی وہ جب میں فتح بدل گئی ہے اورانہوں نے دوبارہ حملہ کرکے درے سے مسلمانوں کوزیر کرلیا۔ تب اس نے کہا کہ کیا تم میں محمد ہے؟نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کواسے جواب دینے سے روک دیا۔ پھراس نے تین بارپکار کرپوچھا کیا لوگوں میں ابوقحافہ کابیٹا ہے یعنی حضرت ابوبکرہیں؟پھرتین بارپوچھا کیا ان لوگوں میں ابن خطاب ہے یعنی حضرت عمر کے بارے میں پوچھا؟پھروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہردفعہ پوچھنے پریہی فرمایا تھا کہ جواب نہیں دینا۔پھر کہتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اورکہنے لگا کہ یہ جوتھے وہ تومارے گئے۔یہ تین ان کے لیڈر ہوسکتے تھے یہ تینوں تومارے گئے۔یہ سن کرحضرت عمرؓ اپنے آپ کوقابو میں نہ رکھ سکے اوربولے اے اللہ کے دشمن!بخدا تم نے جھوٹ کہا ہے۔جن کا تونے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں۔جوبات ناگوار ہے اس میں سے ابھی تیرے لئے بہت کچھ باقی ہے۔ابوسفیان بولا یہ معرکہ بدر کے معرکے کابدلہ ہے اورلڑائی توڈول کی طرح ہے کبھی اس کی فتح اورکبھی اس کی فتح۔تم ان لوگوں میں سے کچھ ایسے مردے پاؤ گے جن کے ناک کان کاٹے گئے ہیں یعنی مُثلہ کیا گیا ہے۔اُس نے کہا کہ میں نے اس کاحکم نہیں دیا اورمیں نے اسے برا بھی

نہیں سمجھا۔ پھر اس کے بعد وہ یہ رَجز یہ فقرہ پڑھنے لگا۔ اُعْلُ ھُبَل۔ اُعْلُ ھُبَل۔ ھبل کی جَے، ھبل کی جَے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اب اسے جواب نہیں دو گے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اللہ ہی سب سے بلند اور بڑی شان والا ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا کہ عُزّٰی نامی بت ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عُزّٰی نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ کیا تم اسے جواب نہیں دو گے۔ حضرت بَرَاء بن عَازِب کہتے ہیں کہ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا کہو اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب ما یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب... حدیث نمبر 3039)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس واقعہ پر کافی تفصیلی بحث کی ہے۔ اور غزوۂ احد پہ روشنی ڈالی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’وہ صحابہؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھے اور جو کفّار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دیئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی وہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ کے جسم مبارک کو انہوں نے اٹھایا اور ایک صحابی عُبَیْدَہ بن الجَرَّاحؓ نے اپنے دانتوں سے آپ کے سر میں گھسی ہوئی کیل کو زور سے نکالا جس سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آ گیا اور صحابہؓ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑا دیئے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں۔ بھاگا ہوا لشکر پھر جمع ہونا شروع ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔ جب دامن کوہ میں بچا کھچا لشکر کھڑا تھا تو ابوسفیان نے بڑے زور سے آواز دی اور کہا ہم نے محمد (ﷺ) کو مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بات کا جواب نہ دیا تا ایسا نہ ہو دشمن حقیقت حال سے واقف ہو کر حملہ کر دے۔‘‘ کیونکہ مسلمان ابھی کمزور حالت میں تھے ’’اور زخمی مسلمان پھر دوبارہ دشمن کے حملہ کا شکار ہو جائیں۔ جب اسلامی لشکر سے اس بات کا کوئی جواب نہ ملا تو ابوسفیان کو یقین ہو گیا کہ اُس کا خیال درست ہے اور اس نے بڑے زور سے آواز دے کر کہا ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بھی حکم فرمایا کہ کوئی جواب نہ دیں۔ پھر ابوسفیان نے آواز دی ہم نے عمرؓ کو بھی مار دیا۔ تب عمرؓ جو بہت جوشیلے آدمی تھے اُنہوں نے اُس کے جواب میں یہ کہنا چاہا کہ ہم لوگ خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور تمہارے مقابلہ کے لئے تیار ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کو تکلیف میں مت ڈالو اور خاموش رہو۔ اب کفّار کو یقین ہو گیا کہ اسلام کے بانی کو بھی اور ان کے دائیں بائیں بازو کو بھی ہم نے مار دیا ہے۔ اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی سے نعرہ لگایا اُعْلُ ھُبَل۔ اُعْلُ ھُبَل۔ ہمارے معزز بت ہبل کی شان بلند ہو کہ اس نے آج اسلام کا خاتمہ کر دیا ہے۔...‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’وہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی موت کے اعلان پر، ابوبکرؓ کی موت کے اعلان پر اور عمرؓ کی موت کے اعلان پر خاموشی کی نصیحت فرما رہے تھے تا ایسا نہ ہو کہ زخمی مسلمانوں پر پھر کفّار کا لشکر لَوٹ کر حملہ کر دے اور مٹھی بھر مسلمان اس کے ہاتھوں شہید ہو جائیں۔ اب جبکہ خدائے واحد کی عزت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان میں مارا گیا تو آپ کی روح بیتاب ہو گئی اور آپؐ نے نہایت جوش سے صحابہ کی طرف دیکھ کر فرمایا تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہبل کی شان بلند ہوئی۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہی معزز ہے اور اس کی شان بالا ہے۔ اور اس طرح آپ نے اپنے زندہ ہونے کی خبر دشمنوں تک پہنچا دی۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اس دلیرانہ اور بہادرانہ جواب کا اثر کفار کے لشکر پر اتنا گہرا پڑا کہ باوجود اس کے کہ ان کی امیدیں اس جواب سے خاک میں مل گئیں اور باوجود اس کے کہ ان کے سامنے مٹھی بھر زخمی مسلمان کھڑے ہوئے تھے جن پر حملہ کر کے ان کو مار دینا مادی قوانین کے لحاظ سے بالکل ممکن تھا لیکن اس نعرے کو سن کے، یہ جوش دیکھ کر وہ دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے اور جس قدر فتح ان کو نصیب ہوئی تھی اُسی کی خوشیاں مناتے ہوئے مکہ کو واپس چلے گئے۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن انوار العلوم جلد 20 صفحہ 253-252)

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں ایک آیت کی تشریح میں کہ

’’فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ یعنی جو لوگ اس رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا وہ کسی دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں چنانچہ دیکھ لو...‘‘ آپؓ فرماتے ہیں کہ دیکھ لو کہ ’’جنگ احد میں اس حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کتنا نقصان پہنچا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی دَرّہ کی حفاظت کے لئے پچاس سپاہی مقرر فرمائے تھے اور یہ درّہ اتنا اہم تھا کہ آپ نے اُن کے افسر عبداللہ بن جُبَیرؓ انصاری کو بلا کر فرمایا کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ مگر جب کفار کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے اُن کا تعاقب شروع کر دیا تو اس درّہ پر جو سپاہی مقرر تھے انہوں نے اپنے افسر سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے۔ اَب ہمارا یہاں ٹھہرنا بے کار ہے۔ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی جہاد میں شامل ہونے کا ثواب لے لیں۔ اُن کے افسر نے انہیں سمجھایا کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خواہ فتح ہو یا شکست تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ اس لئے مَیں تمہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم...‘‘ (ان کے باقی ساتھیوں نے یہ کہا کہ) ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ خواہ فتح ہو جائے پھر بھی تم نے نہیں ہلنا۔ آپ کا مقصد تو صرف تاکید کرنا تھا۔ اب جبکہ فتح ہو چکی ہے ہمارا یہاں کیا کام ہے۔ چنانچہ انہوں نے خدا کے رسول کے حکم پر...‘‘ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ’’انہوں نے خدا کے رسول کے حکم پر اپنی رائے کو فوقیت دیتے ہوئے اس درّہ کو چھوڑ دیا۔ صرف اُن کا افسر اور چند سپاہی...‘‘ (یعنی عبداللہ بن جُبَیر اور چند سپاہی) ’’باقی رہ گئے۔ جب کفّار کا لشکر مکہ کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا تو اچانک خالد بن ولید نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو درّہ کو خالی پایا۔ انہوں نے عمرو بن العاص کو آواز دی یہ دونوں ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے اور کہا دیکھو کیسا اچھا موقعہ ہے آؤ ہم مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ دونوں جرنیلوں نے اپنے بھاگتے ہوئے دستوں کو سنبھالا اور اسلامی لشکر کا بازو کاٹتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ چند مسلمان جو وہاں موجود تھے اور جو دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے ان کو انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اسلامی لشکر پر پشت پر سے حملہ کر دیا۔ کفار کا یہ حملہ ایسا اچانک تھا کہ مسلمان جو فتح کی خوشی میں ادھر ادھر پھیل چکے تھے ان کے قدم جم نہ سکے۔ صرف چند صحابہؓ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تھی مگر یہ چند لوگ کب تک دشمن کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ آخر کفار کے ایک ریلے کی وجہ سے مسلمان سپاہی بھی پیچھے کی طرف دھکیلے گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں تن تنہا رہ گئے۔ اسی حالت میں آپ کے خَود پر ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خَود کے کیل آپ کے سر میں چبھ گئے اور آپ بیہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے۔‘‘ (جو کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ پھر ایک صحابی نے وہ کیل نکالے اور ان کے دانت بھی ٹوٹ گئے۔) ’’جو بعض شریروں نے اسلامی لشکر کو نقصان پہنچانے کے لئے کھود کر ڈھانپ رکھے تھے۔‘‘ (ایک گڑھا بنایا ہوا تھا اور اس پر گھاس پھوس رکھا ہوا تھا۔ پتہ نہیں لگ رہا تھا یہ گڑھا ہے۔ اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرے۔) ’’اس کے بعد کچھ اور صحابہؓ شہید ہوئے اور ان کی لاشیں آپ کے جسم مبارک پر جا گریں اور لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ مگر وہ صحابہؓ جو کفار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کو گڑھے میں سے باہر نکالا۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آ گیا اور آپ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑا دئے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں اور آپ انہیں ساتھ لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔

اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا چر کہ اس لئے لگا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے...‘‘ (اب یہ سننے والی بات ہے۔ آپؓ اب نتیجہ نکال رہے ہیں کہ اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا چر کہ اس لئے لگا۔ اس لئے نقصان پہنچا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے) ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی اور آپ کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا۔ اگر وہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکتِ قلب کے پیچھے چلتی ہے۔ اگر وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کے نتیجہ میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شے ہیں۔ اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درّہ کو نہ چھوڑتے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو کوئی نقصان پہنچتا‘‘۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پوری اطاعت نہیں بجا لاتے اور ذاتی اجتہادات کو آپ کے احکام پر مقدم سمجھتے ہیں۔‘‘ (اپنی ذاتی توجیہیں نکالتے ہیں یا خود ہی تشریحیں کرنے لگ جاتے ہیں یا حکموں کی تاویلیں کرنے لگ جاتے ہیں۔) ’’انہیں ڈرنا چاہئے کہ اس کے نتیجہ میں کہیں اُن پر کوئی آفت نہ آ جائے یا وہ کسی شدید عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ گویا بتایا کہ اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھو اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جاؤ۔ جب تک یہ روح زندہ رہے گی مسلمان بھی زندہ رہیں گے اور جس دن یہ روح مٹ جائے گی اس دن اسلام تو پھر بھی زندہ رہے گا مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان لوگوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف کرنے والے ہوں گے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 410 تا 412)

آج دیکھ لیں کہ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے اٹھ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ آنے والے مسیح و مہدی کو مان لینا، اُسے میرا اسلام پہنچانا اور اسے حَکَم اور عدل سمجھنا ان سب باتوں کی تاویلیں اب یہ لوگ کرنے لگ گئے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی یہ دیکھ لیں۔ پس

یہاں احمدیوں کے لئے بھی ایک سبق ہے، ایک تنبیہ ہے کہ مسیح موعودؑ کو قبول کر کے پھر کامل اطاعت ہی کامیابیوں اور فتوحات کی ضمانت ہے۔ پس ہر ایک کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اس کے اطاعت کے معیار ہیں۔

یہاں پہلے بیان ہوا تھا کہ ابوسفیان کے ساتھ عکرمہ بن ابوجہل تھے۔ دوسرے ایک حوالے میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دوسرے صحابی عمرو بن عاص کا ذکر کیا کہ انہوں نے درّے پر حملہ کیا۔ بعض دوسری روایات میں دوسرے نام بھی ہیں۔ اس بارے میں ریسرچ سیل نے جو مزید تحقیق کی ہے وہاں بھی کتبِ سیرت میں خالد بن ولید کے ساتھ عکرمہ کے حملے کا ذکر ہی ملتا ہے۔

(شرح زرقانی جلد2 صفحہ412 غزوہ احد مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

لیکن یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ مشرکین نے اپنے لشکر کے گھڑ سواروں کو جن کی قیادت میں دیا تھا ان میں سے ایک عمرو بن عاص بھی تھے۔

(تاریخ الخمیس جلد2 صفحہ191 غزوہ احد دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء)

تو اس ضمن میں یہ کہتے ہیں کہ خالد بن ولید نے پہاڑ کے درّے پر خالی جگہ دیکھ کر گھڑ سواروں کے ساتھ حملہ کیا اور عکرمہ بن ابوجہل ان کے پیچھے پیچھے آیا۔ یوں ان تینوں امور کو اگر ایک طرف سے دیکھا جائے تو پھر حضرت مصلح موعود کے اس حوالے میں بھی اور باقی تاریخ کی کتابوں میں بھی اس طرح مطابقت پیدا کی جا سکتی ہے کہ چونکہ مشرکین کے گھڑ سواروں کے نگران حضرت عمرو بن عاص تھے اس لئے یہ بھی ساتھ ہوں گے۔ یعنی خالد بن ولید، عکرمہ اور عمرو ابن العاص تینوں ساتھ ہوں گے۔ اور اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پھر روایت میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن جُبیر کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ جب خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل حملہ آور ہوئے تو حضرت عبداللہ بن جُبیر نے تیر چلائے یہاں تک کہ آپ کے تیر ختم ہو گئے۔ پھر آپ نے نیزے سے مقابلہ کیا حتّٰی کہ آپ کا نیزہ بھی ٹوٹ گیا۔ پھر آپ نے اپنی تلوار سے لڑائی کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو کر گرے۔ آپ کو عکرمہ بن ابوجہل نے شہید کیا۔ جب آپ گر گئے تو دشمنوں نے آپ کو گھسیٹا اور آپ کی نعش کا بدترین مُثلہ کیا۔ آپ کے جسم کو نیزے سے اتنا چیرا کہ آپ کی انتڑیاں بھی باہر نکل آئیں۔

حضرت خَوَّاتْ بن جُبَیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جُبیر کی جب یہ حالت ہوئی تو اس وقت مسلمان وہاں گھوم کر پہنچ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ کہتے ہیں کہ میں اس مقام پر ہنسا جہاں کوئی نہیں ہنستا، (اپنی حالت بیان کر رہے ہیں) اور اس مقام پر اونگھا جہاں کوئی نہیں اونگھتا اور اس مقام پر میں نے بخل کیا جہاں کوئی بخل نہیں کرتا۔ (یہ تینوں چیزیں ایسی حالت میں کسی انسان سے نہیں ہو سکتی۔ ان سے کہا گیا کہ یہ کیا کیفیت ہے؟ آپ نے یہ کیوں کیا؟ حضرت خَوَّاتْ نے کہا کہ میں نے دونوں بازوؤں سے اور ابُوحَنَّہ نے دونوں پاؤں سے پکڑ کر حضرت عبداللہ کو اٹھایا۔ میں نے اپنے عمامے سے ان کا زخم باندھ دیا۔ جس وقت ہم انہیں اٹھائے ہوئے تھے مشرکین ایک طرف تھے۔ میرا عمامہ ان کے زخموں سے کھل کر نیچے گر پڑا اور حضرت عبداللہ بن جُبیر کی آنتیں باہر نکل پڑیں۔ میرا ساتھی گھبرا گیا اور اس خیال سے کہ دشمن قریب ہے اپنے پیچھے دیکھنے لگا۔ اس پر میں ہنس پڑا (کہ یہ اس وقت کیا کر رہا ہے۔) پھر ایک شخص اپنا نیزہ لے کر آگے بڑھا اور وہ اسے میرے حلق کے سامنے لا رہا تھا کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی اور نیزہ ہٹ گیا۔ (یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ایک مدد ہوئی۔ کہتے ہیں اونگھ کیوں آئی؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اونگھ آ گئی۔ اس حالت میں مَیں کر تو کچھ سکتا نہیں تھا۔ نیزہ میرے بالکل گلے کے قریب تھا لیکن پھر وہ نیزہ ہٹ گیا) اور جب میں حضرت عبداللہ بن جُبیر کے لئے قبر کھودنے لگا تو اس وقت میرے پاس میری کمان تھی۔ چٹان ہمارے لئے سخت ہو گئی تو ہم اس کی نعش کو لے کر وادی میں اترے اور میں نے اپنی کمان کے کنارے کے ساتھ قبر کھودی۔ کمان میں وتر بندھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ میں اپنی وتر کو خراب نہیں کروں گا۔ پھر میں نے اسے کھول دیا اور کمان کے کنارے سے قبر کھود کر حضرت عبداللہ بن جُبیر کو وہاں دفن کر دیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ363-362 عبداللہ بن جُبیرؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت عبداللہ بن جُبیر اور ان کے ساتھیوں کو وفا کے ساتھ اور حکم کی روح کو سمجھنے والا بنایا تھا ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حکم کو سمجھنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور اسی طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو نادر الحصنی صاحب کینیڈا کا ہے جو 20؍دسمبر کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک صالح، مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی مالی قربانیاں بھی معیاری تھیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور بیٹا ہیں جو احمدی نہیں ہیں۔ آپ عبدالرؤوف الحصنی صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے 1938ء میں اپنے بھائی محترم منیر الحصنی صاحب کے بعد بیعت کی تھی۔ عبدالرؤوف صاحب بھی پرہیز گار اور خاموش طبع اور تقویٰ شعار انسان تھے۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا دورہ کیا تو عبدالرؤوف الحصنی صاحب کے گھر بھی ایک رات کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ نادر الحصنی صاحب کے اندر بھی اپنے باپ کی خوبیاں موجود تھیں اور آپ نے بھی اخلاص و وفا میں اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ مسجد بیت الاسلام کے بننے کے بعد سے ہر جمعہ کے لئے یہ چار گھنٹے ڈرائیو کر کے باقاعدگی سے مسجد پہنچتے تھے اور اسی روز واپس بھی اپنے گھر سڈبری (Sudbury) چلے جاتے تھے۔ آپ سے متعدد بار کہا گیا کہ نماز جمعہ کے بعد آرام کر کے اگلے روز واپس چلے جائیں لیکن آپ ہمیشہ اپنے مخصوص انداز میں کوئی نہ کوئی عذر کر دیتے تھے اور واپس چلے جاتے تھے تاکہ جماعت پر کسی قسم کا بوجھ نہ پڑے۔ یہ طریق آپ نے اپنی آخری بیماری میں بھی جاری رکھا۔ اور سالہا سال سے مسجد بیت الاسلام کے نماز جمعہ کے مؤذن بھی تھے۔ اذان دینے کا بھی ان کا ایک منفرد انداز اور اسلوب تھا اور عجیب جذبہ رکھتے تھے جس سے سننے والوں پر بھی ایک خاص وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

مرحوم کی غیر احمدی اہلیہ سُمیہ صاحبہ نے یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نادر الحصنی صاحب کو اپنی وسیع جنتوں میں جگہ دے۔ وہ اپنے گھر والوں اور جماعت کے لئے بہت سچے اور سیدھے، صاف، دیانت دار اور مخلص انسان تھے۔ ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے اور اس سے بہت مشفقانہ سلوک کرتے۔ ایک غیر احمدی غریب خاتون کی حسب استطاعت پوشیدہ مدد کیا کرتے تھے۔ جب ہم اُس سے ملنے جاتے تو مرحوم نادر صاحب پہلے بازار جا کر اس کے لئے ضروری اشیاء خریدتے۔ پھر ان کے گھر جاتے اور وفات سے قبل تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ان جیسا بیماری پر صبر کرنے والا انسان نہیں دیکھا۔ ہر وقت الحمدللہ کے الفاظ زبان پر رہتے تھے۔ خشیت اللہ سے لبریز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مناجات کرتے۔ پنجوقتہ نماز اور تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ ان کا ہر جاننے والا ان کے نیک مزاج کا معترف ہے۔

معتز قزق صاحب کینیڈا سے لکھتے ہیں کہ سیریا میں قیام کے دوران نادر الحصنی صاحب کے بارے میں سنا ہے۔ حصنی فیملی جماعت کے ساتھ اپنے اخلاص اور خلافت سے وابستگی کے لئے معروف ہے۔ کینیڈا پہنچنے کے بعد میری مکرم نادر الحصنی صاحب سے مسجد میں ملاقات ہوئی۔ آپ بہت نیک طبع اور ہنس مکھ انسان تھے۔ ان کے ساتھ گفتگو کے دوران مَیں اُن کی خلافت سے محبت اور مسجد میں دوستوں سے ملاقات کے شوق سے بہت متاثر ہوا۔ کہتے ہیں ان کی نمازوں کی پابندی ہم سب کے لئے ایک مثال تھی جس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ اور بیٹا ٹورانٹو آئے اور خاکسار کو جماعتی انتظام کے تحت ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ان کے کفن دفن میں مدد کی توفیق ملی۔ ان کی اہلیہ نے مجھے بتایا کہ ہمارے علاقے میں تین مساجد ہیں اور یہ سب مسلمانوں کی مسجدیں ہیں۔ سب نے مجھ سے مرحوم کے جنازے وغیرہ کے بارے میں پوچھا لیکن میں نے انہیں جواب دیا، (یہ غیر احمدی ہیں) کہ مرحوم کا جنازہ اسی مسجد سے اٹھے گا جہاں وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر یہ قزق صاحب کہتے ہیں کہ مرحوم کا تابوت قبر میں اتارا جا رہا تھا تو اپنے چچا مکرم الحاج سامی قزق صاحب کی ایک بات یاد کر کے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قزق صاحب کے چچا جب فوت ہوئے تو کہتے ہیں کہ میں مرض الموت میں ان کے قریب تھا۔ انہوں نے ایک دن روتے ہوئے مجھے کہا کہ سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اطلاع کر دو کہ مجھے ان سے محبت ہے اور میں زندگی کے آخری دم تک خلافت کا وفادار رہوں گا۔ میرا خیال ہے ان کی وفات غالباً خلافتِ ثالثہ میں ہوئی ہو گی۔ بہرحال جب بھی تھی یہ ان کے الفاظ تھے۔ مرحوم نادر صاحب کے بارے میں بھی قزق صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم نادر صاحب کے بارے میں بھی میرا یہی تأثر ہے۔ آپ بھی خلافت کے ساتھ بہت اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا۔ (الاحزاب:24)۔

اور پھر قزق صاحب یہ کہتے ہیں کہ مرحوم کی خلفاء کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ 1955ء میں سیریا تشریف لے گئے تو ان کو حضور کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا اور 3؍مئی 1955ء میں سیریا کے احمدیوں کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ وہاں مجلس ہوئی۔ کہتے ہیں اس مجلس میں حضرت مصلح موعودؓ نے اُن سے عربی میں ہی باتیں کیں اور اس تاریخی نشست کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نشست جو ہے، یہ مجلس جو آج جمی ہے یہ تاریخی ہے اس لئے کہ آج سے نصف صدی سے زائد عرصہ قبل جبکہ آپ حضرات میں سے کئی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی طرف وحی کی تھی کہ یَدْعُوْنَ لَكَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ۔ کہ ابدالِ شام اور عربوں میں سے اللہ کے نیک بندے تیرے لئے دعائیں کریں گے اور آج آپ کی موجودگی سے (حضرت مصلح موعودؓ ان سیرین (Syrian) احمدیوں کو کہہ رہے تھے کہ آج آپ کی موجودگی سے) خدا کی یہ بات پوری ہو گئی۔

اس سفر کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکرم نادر الحصنی کی بعض یادگار تصویریں بھی ان کے پاس ہیں۔ ان کے بھانجے عمار المِسکی صاحب جو یہاں تبشیر میں ہیں۔ لندن میں ہی رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آپ کا حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ بہت قریبی تعلق تھا۔ مرحوم نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک کتاب کا عربی ترجمہ بھی کیا تھا۔ جماعت کے ساتھ آپ کا بہت مضبوط تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے بارے میں کوئی ناروا بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ کسی غیر احمدی کے ہاں تعزیت کے لئے گئے۔ وہاں پر سیریا کے ایک معروف عالم شیخ البانی بھی اپنے کئی شاگردوں کے ہمراہ موجود تھے جن کو مرحوم نادر الحصنی صاحب اور ان کے بھائیوں کے احمدی ہونے کا پتہ تھا۔ اس پر ان لوگوں نے احمدیوں اور دیگر مولویوں کے درمیان اختلافی امور کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔ جب ان میں سے ایک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تو میرے ماموں مرحوم نادر الحصنی صاحب جوش سے کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اگر تم میں سے کسی میں ہمت ہے تو میرے ساتھ مناظرہ کر لو حالانکہ یہ تین بھائی تھے اور شیخ البانی صاحب کے ساتھیوں کی تعداد پندرہ سے زائد تھی۔ ان میں سے کسی ایک کو اس بات کی جرأت نہیں ہوئی کہ مناظرہ کرے بلکہ مناظرے کی بجائے انہوں نے جھگڑا کرنا شروع کر دیا اور آپ تینوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن تعزیت پر آئے ہوئے دیگر لوگوں نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ اپنی پڑھائی کے دوران حضرت (مسیح موعود) کا پیغام پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مکینیکل انجینئرنگ پڑھنے کے لئے امریکہ چلے گئے۔ آخری سال کے دوران یہودیوں کے ایک فرقے سے عقائد پر بحث شروع ہو گئی۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی تو انہوں نے، مخالف گروہ نے، پرنسپل کو جا کر کہا کہ اس کو کالج سے نکال دیں ورنہ ہم اس پر ایسا الزام لگائیں گے کہ یہ پڑھائی مکمل نہیں کر سکے گا۔ بہرحال پھر پرنسپل کے کہنے پر مرحوم نے خود ہی اپنا کالج تبدیل کر لیا اور امریکہ چھوڑ کر پھر کینیڈا آ گئے۔ آپ کی ساری توجہ کا مرکز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب رہتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب آپ نے اپنی آواز میں پڑھ کر ریکارڈ کروائیں۔ اردو زبان سیکھنے کی بھی کوشش کر رہے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی شعر کا عربی شعر میں ترجمہ بھی کرتے تھے۔ اپنی عربی اور انگریزی زبان کی ساری صلاحیت تراجم کے کام میں صرف کی۔ Five Volume English Commentary کی پہلی جلد کا عربی ترجمہ کرنے والی ٹیم میں بھی آپ شامل تھے۔ اسلام کے مخالفین کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ نے عربی زبان میں بعض کتب بھی لکھی ہیں جن میں سے ایک کتاب کا عنوان ہے 'رسول اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق سابقہ پیشگوئیاں'۔ اسلامی کتب پر مشتمل ان کی ایک بڑی ذاتی لائبریری تھی جس کے بارے میں انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میری وفات کے بعد یہ جماعت کے حوالہ کر دی جائے۔

عبدالقادر عودے صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جماعت کے متعلق بعض کتب بھی تحریر کیں۔ پھر ان کتب کی ذاتی خرچ سے اشاعت بھی کروائی۔ جماعت اور خلافت سے بہت محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ چندوں کی اہمیت بھی لوگوں پر واضح کیا کرتے تھے۔

عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ ہیں اور جامعہ کینیڈا کے استاد بھی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ بڑے ہی صابر اور شاکر تھے۔ آپ آخری چند سال اپنی بیماری کی وجہ سے خوراک منہ سے نہیں لے سکتے تھے بلکہ مشین کے ذریعہ سے معدے میں خوراک دی جاتی تھی۔ آپ اس حالت میں بھی طبیعت بہتر ہونے پر سفر کر کے جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ سیریا میں حالات خراب ہونے پر جب عرب احمدی کینیڈا آئے تو آپ ان سے انتہائی پیار اور گرمجوشی سے ملتے اور جماعت کے ساتھ جڑے رہنے کی تلقین کرتے اور فرماتے تھے کہ اس ملک میں اپنی اولاد کو بچانے کا واحد ذریعہ جماعت اور مسجد سے جڑے رہنا ہی ہے۔

مصلح الدین شنبور صاحب کینیڈا میں مربی ہیں۔ کہتے ہیں مجھے لکھ رہے ہیں کہ نادر الحصنی صاحب خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ سن کر پھر ان کو پرنٹ کیا کرتے تھے اور دوبارہ پڑھتے تھے اور پھر انہیں ایک فائل میں محفوظ کرتے تھے۔ گھر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عربی کتب اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں کا عربی ترجمہ اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے محفوظ کیا اور جمعہ کے لئے آتے جاتے وقت انہیں سنا کرتے تھے یا کبھی تلاوت سنتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس قرآن کا عربی ترجمہ جب ایم۔ ٹی۔ اے پر نشر ہونا شروع ہوا تو اس کی بھی ریکارڈنگ شروع کی اور اپنے پاس محفوظ رکھی۔ کہتے ہیں میں کئی دفعہ ان کے گھر گیا ہوں۔ جب بھی وہاں ٹھہرتا تھا ہر روز نماز فجر سے ڈیڑھ یا دو گھنٹے پہلے خاکسار تہجد کے وقت رونے اور گڑگڑانے کی آواز سنتا تھا اور اگر وہ ٹی وی کبھی دیکھتے تھے تو صرف ایم۔ ٹی۔ اے دیکھا کرتے تھے یا کبھی خبریں دیکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کا ایم۔ ٹی۔ اے خراب ہو گیا تو انہوں نے فوری طور پر پیغام بھجوایا کہ آ کے میرا ایم۔ ٹی۔ اے ٹھیک کریں کیونکہ اس کے بغیر گزارہ مشکل ہے۔ شنبور صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَۃَ الْخِلَافَۃِ۔ کہ یا اللہ ہمیں خلافت کی برکتوں سے بہترین فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ اور جب بھی اس دعا کو پڑھتے تھے تو رونے لگتے تھے۔ کہتے ہیں یہ واقعہ میرے سامنے کئی مرتبہ پیش آیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹے اور اہلیہ کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والے بن جائیں اور اِن کی اُن کے لئے جو دعائیں ہیں وہ ساری قبول ہوں۔

بقیہ: دس دلائل ہستی باری تعالیٰ از صفحہ 3

ہے۔ چنانچہ ایک سگ گزیدہ جسے دیوانگی ہو گئی اور جس کے علاج سے کسولی کے ڈاکٹروں نے قطعاً انکار کر دیا تھا اور لکھ دیا تھا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ اس کے لئے آپ نے دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا۔ حالانکہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے دیوانہ ہو کر کبھی اچھے نہیں ہوتے۔ پس دعاؤں کی قبولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے جو انہیں قبول کرتی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کسی خاص زمانہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ہر زمانے میں اس کے نمونے دیکھے جا سکتے ہیں جیسے پہلے زمانہ میں دعائیں قبول ہوتی تھیں ویسے ہی اب بھی ہوتی ہیں۔

(.................جاری ہے)

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات... از صفحہ نمبر 1

❁...06/جنوری بروز اتوار: نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل 2 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ بعد ازاں تمام فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

1- عزیزہ طیّبہ خالد (واقفہ نو) بنت مکرم ظفر احمد خالد صاحب (سربٹن) ہمراہ مکرم فرحان احمد (واقفِ نو) ابن مکرم الطاف احمد صاحب (مچّم)۔ 2- عزیزہ غانیہ چوہدری بنت مکرم عصمت اللہ چوہدری صاحب (سربٹن۔ یوکے) ہمراہ مکرم دانیال رحمان صاحب ابن مکرم محمد جلیل الرحمان جمیل صاحب۔

☆...نمازِ مغرب سے قبل لجنہ اماء اللہ یوکے کی نیشنل عاملہ کی حضور انور سے ملاقات ہوئی جس میں حضورِ انور نے انہیں ہدایات و رہنمائی سے نوازا۔

❁...08/جنوری بروز منگل: حضورِ انور ایدہ اللہ نے آج اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہونے والی نئی تعمیرات کا معائنہ فرمانے اور ہدایات عطا فرمانے کی غرض سے سفر اختیار فرمایا۔ حضورِ انور نے اسلام آباد میں نمازِ ظہر و عصر پڑھائیں جس کے بعد لندن واپسی ہوئی۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے تین روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، ذیلی تنظیموں کے صدور، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے ممبران عاملہ اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 122/فیملیز اور 50/احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 13/ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، جرمنی، ناروے، ڈنمارک، فرانس، بیلجیئم، سویڈن، ہالینڈ، جاپان، پاکستان اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics,
Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

بقیہ: رپورٹ دورہ امریکہ از صفحہ 2

اُترتا ہے اور لوگ قبول کرتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا: ہمیں اُمید ہے کہ پیرا گوئے کے لوگوں کو ہمارا پیغام اچھا لگے گا اور وہ مان لیں گے۔ ان کی آئندہ نسلیں مان لیں گی۔ ہم اپنے پیغام کو چھوڑنے والے نہیں۔

ہسپتال کا قیام اور یہ خدمت خلق کا کام اس لئے نہیں کہ لوگ اسلام قبول کریں۔ یہ تو صرف انسانیت کی خدمت کے لئے ہے۔ گوئٹے مالا کے لوگ ہوں، پیرا گوئے کے ہوں یا بیلیز کے ہوں، چاہے وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں، ہم اپنا تبلیغی کام کرتے رہیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا: تیس کی تعداد ابھی تھوڑی ہے۔ یہ بڑھیں گے۔ جب قادیان کے گاؤں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو نہ کوئی وسائل تھے، نہ ریل تھی، نہ کوئی اور ذرائع تھے اس کے باوجود آپؑ کی زندگی میں آپ کو قبول کرنے والوں کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ گئی۔ آج 212 ممالک میں یہ تعداد ملینز تک پہنچ گئی ہے اور مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تو مذہبی جماعتیں اس طرح پھیلا کرتی ہیں۔ اس طرح انشاء اللہ پیرا گوئے میں بھی ہوگا۔ آہستہ آہستہ تعداد بڑھے گی۔

حضورِ انور نے فرمایا: عیسائیت کے دنیا میں نفوذ کو تین سو سال سے زیادہ عرصہ لگا تھا۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں مسیح کے قدموں پر آیا ہوں۔ تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا کہ دنیا میں اکثریت جماعت احمدیہ کی ہوگی اور اُس اسلام کو قبول کرنے والی ہوگی جو آنحضرت ﷺ کا حقیقی اسلام ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: اگر ایک شخص ملٹی پلائی ہو کے کروڑوں میں چلا گیا تو ان تیس میں سے ہر ایک بھی ملٹی پلائی ہو کر ہزاروں، لاکھوں میں چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ

☆... یہ پریس کانفرنس چھ بج کر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔

گروپ فوٹوز

☆... بعد ازاں امریکہ کے اُن ڈاکٹر صاحبان نے جو وقتاً فوقتاً ناصر ہسپتال گوئٹے مالا میں خدمات سرانجام دیں گے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

☆... اس کے بعد یو ایس اے، کینیڈا اور یو کے کے ہیومینیٹی فرسٹ کے ڈائریکٹرز اور اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے دیگر کارکنان نے حضورِ انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

☆... پھر ہسپتال کے تمام سٹاف اور عملہ نے حضورِ انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

☆... بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہسپتال کے اندر تشریف لے آئے جہاں خواتین ڈاکٹرز نے حضورِ انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆... اس کے بعد پروگرام کے مطابق سات بجے یہاں سے مسجد بیت الاول کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے سات بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد تشرف آوری ہوئی۔

☆... حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضورِ انور دفتر میں تشریف لے آئے اور سینٹرل امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک سے آنے والے مبلغین نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

☆... بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر مبلغ سے فرداً فرداً استفسار فرمایا کہ وہ کس ملک میں خدمت انجام دے رہے ہیں اور سپینش زبان کس کس نے سیکھ لی ہے اور اس وقت ملک میں کتنے احمدی ہیں اور جماعت کی تعداد کیا ہے۔

☆... حضورِ انور نے جائزہ کے بعد تمام مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ جہاں پر متعین ہیں اور مقیم ہیں۔ صرف وہیں تبلیغی کوششیں نہ ہوں بلکہ وہاں سے دور جا کر دوسرے علاقوں میں بھی لوگوں تک پیغام پہنچانا چاہئے۔ خاص طور پر جہاں لوگوں کی آبادی زیادہ ہو اور اسلام میں دلچسپی بھی ہو۔

☆... حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر مبلغ کو سال میں کم از کم ایک سو بیعتوں کے حصول کا ہدف دیا۔

☆... بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر مسجد میں تشریف لے آئے اور نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے ہوٹل Porta کے لئے تشریف لے گئے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ قریباً نو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ناصر ہسپتال، گوئٹے مالا کے افتتاح کے موقع پر مہمانوں کے تأثرات

☆... ناصر ہسپتال، گوئٹے مالا کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا ہے۔

☆... ای لی آنا کالیس (Iliana Calles) ممبر آف پارلیمنٹ گوئٹے مالا اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ مسلم جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا ایئر پورٹ پر استقبال کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ علاوہ ازیں گوئٹے مالا کے لئے یہ امر بھی قابل عزت اور باعث صد افتخار ہے کہ خلیفہ اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ اس ملک کو برکت دینے اور ناصر ہسپتال کا افتتاح کرنے تشریف لائے۔

آپ نے دوران گفتگو مجھے بتایا کہ جہاز سے میں نے گوئٹے مالا کا نظارہ کیا تو گوئٹے مالا کی سرزمین کو بہت ہی سرسبز و شاداب اور خوبصورت پایا۔

خلیفہ کے استفسار پر میں نے بتایا کہ ہماری پارلیمنٹ 158 ممبران پر مشتمل ہے جو قانون سازی کرتی ہے اور سینیٹ نہیں ہے اور میرا تعلق حکومتی پارٹی سے ہے اور میں اپنے پارلیمنٹیرین گروپ کی انچارج ہوں۔ علاوہ ازیں پارلیمنٹ کی طرف سے پانچ کمیشن میرے سپرد ہیں جن کی میں نگران ہوں۔ اکنامکس، دفاع، کلچر، غذا اور عورتوں کے متعلق کمیشن۔ ان سب کا تعلق متعلقہ منسٹری اور انسٹیٹیوٹ سے ہے۔

خلیفہ نے صرف ہسپتال کے موقع پر جو پیغام دیا وہ ایک منفرد اور امن بخش محبت کا پیغام ہے۔ ناصر ہسپتال کا افتتاح ضرورت مندوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس مبارک تقریب میں میرے اندازے کے مطابق سات سو افراد موجود تھے جن کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے تھا جو انتہائی توجہ اور انہماک سے خلیفہ کا خطاب سن رہے تھے۔ ہیومینیٹی فرسٹ اس ہسپتال کے افتتاح کے نتیجہ میں خدمت انسانیت کے حوالہ سے عالمی شہرت پائے گی۔ ہم گوئٹے مالا کے باشندے اس ہسپتال کی تعمیر سے بہت خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں اور خلیفہ کے شکر گزار ہیں کہ آپ کی راہنمائی میں ناصر ہسپتال کی تعمیر ممکن ہوئی۔

میں ذاتی طور پر بھی خلیفہ کی باوقار اور پر شفقت شخصیت سے حد درجہ متاثر ہوں کہ آپ نے خدمت انسانیت، باہمی ہمدردی اور محبت کا پیغام دیا۔

☆... ماریو فیگورویا Mario Figuroa (Vice Minister of Heath) اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں ہسپتال کو اس کے ابتدائی تعمیراتی کام سے ہی دیکھ رہا ہوں۔ میں یہاں پہلے بھی کئی مرتبہ آچکا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ کس طرح سامان وغیرہ کو حاصل کر رہے ہیں اور ہسپتال کے عملے کے ارکان کو کیسے تلاش کر رہے ہیں۔ اور اب یہ دیکھنے کے لائق بہت خوبصورت ہسپتال ہے اور ہمارے ملک کے لئے یہ ایک ترقی کا نشان ہے۔ یہ اس علاقہ کے قریبی لوگوں کی مدد کرے گا۔ یہ ایک بہت زبردست تقریب ہے۔ انسانیت کے حوالہ سے احمدیہ مسلم کمیونٹی کا آپس میں مثالی اتحاد ہے اور یہ ایک بہت قیمتی چیز ہے۔

☆... Congress Woman California نورما توریس صاحبہ بیان کرتی ہیں: آج کا پروگرام بہت مؤثر اور کامیاب تھا اور ہیومینیٹی فرسٹ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ آج خلیفہ کی معیت میں بیٹھ کر کھانا کھانے کا موقع ملا ہے اس چیز نے اس پروگرام کو میرے لئے بہت ہی یادگار بنا دیا ہے۔ میں احمدیہ مسلم جماعت کا بھی اس پروگرام کے حوالہ سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو آپ کی جماعت گوئٹے مالا میں کام کر رہی ہے۔ حضور بہت امن پسند شخص ہیں جو ساری دنیا کو امن محبت اور پیار کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ گوئٹے مالا کا ناصر ہسپتال ہر مذہب، ملت اور ہر رنگ و نسل کے لوگوں کی خدمت کرے گا اور یہ بہت اچھا پیغام ہے۔

☆... SERGIO CELIS (سرخیو سیلیز) جو کہ گوئٹے مالن کانگریس میں بطور ڈپٹی نمائندہ ڈسٹرکٹ ساکاتے پے کیز ہیں جہاں ناصر ہسپتال تعمیر کیا گیا ہے انہوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: یہ ایک ملک اور اس ڈسٹرکٹ کے لئے بہت تاریخی موقعہ ہے کیونکہ یہ ہسپتال صرف اور صرف لوگوں کی مدد کے لئے بنایا گیا ہے جو کہ گوئٹے مالا کا ایک اہم مسئلہ اور ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ یہاں کے ہیلتھ منسٹر کو بھی ایسا کام کرنے کے لئے قدم اُٹھانے کی ضرورت پڑے گی۔ میں جماعت احمدیہ اور ہیومینیٹی فرسٹ کا شکر گزار ہوں۔ چار سال پہلے لندن کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی تھی جہاں حضور سے ہماری ملاقات ہوئی تھی جس میں ہم نے حضور سے درخواست کی تھی کہ گوئٹے مالا کو طبی سہولیات کی ضرورت ہے جس پر حضور نے فرمایا کہ ہم گوئٹے مالا میں ہسپتال بنائیں گے اور آج ہم اسے عملی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ خلیفہ ایک ایسے انسان ہیں جو دنیا میں قیام امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ہر کمیونیٹی کو پیار کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے کہ حکومتوں اور دوسرے مذاہب کو بھی یہی پیغام پھیلانا چاہیے جیسا کہ خلیفہ نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے جس سے ہر سُننے والے کے دل میں ایک سکون پیدا ہوتا ہے۔

☆... روبرتو کانو (Robert Cano) (Vice Minister Of Education Of Paraguay) نے بیان کیا: یہ ایک بہت اچھا ایونٹ تھا اور میں کافی حیران ہوں کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے کہ اس کے افراد نے باہم مل کر تکمیل کو پہنچایا ہے۔ اور اس سے ضرورت مندوں کی مدد کی جائے گی۔ یہی ایک عمدہ طریق ہے کہ انسانوں سے عملی طور پر پیار کیا جائے۔ جیسا کہ خلیفہ نے اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا۔ اگر انسانیت یہی پیار کا راستہ اپنائے گی تو پھر دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اسلامی مذہب اور کلچر کو بہت قریب سے جاننے کا میرے لئے اچھا تجربہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے بارے میں میرے بہت سے سوال تھے جن کے جوابات مجھے یہاں آ کر مل گئے اور کچھ سالوں سے جماعت احمدیہ پیرا گوئے میں بھی قائم ہو چکی ہے اور اُنہی کی دعوت پر یہاں آیا ہوں۔

☆... خاسینتو کاسترو (Jacinto Castro) (Ex-governor of sacatepequez) نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میرے لئے خوش قسمتی ہے کہ ہسپتال کی بنیاد کے لئے مجھے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ یہ ہسپتال انسانیت کی مدد کے لئے تعمیر ہو چکا ہے۔ حضور کے خطاب کے حوالہ سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس میں امن اور سلامتی کا پیغام ہے۔ لندن کے جلسہ سالانہ میں مجھے ایک بار خلیفہ کی تقریر سننے کا موقع ملا تھا جو مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ ماں باپ کی عزت کرو تا کہ تم کامیاب رہو اور آج کے دن جو حضور نے تقریر کی ہے وہ بہت عمدہ ہے۔

☆... چیوا ویلاسکو (Chiva Velasco) جو کہ سیاحت اور ماین کلچر (Mayan Culture) کے انٹرنیشنل ایمبیسیڈر ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اللہ آپ سب لوگوں کو اس عمل کا اجر دے۔ آپ کے ہسپتال بنانے کا بھی شکریہ کیونکہ ایسا ہسپتال پہلے کبھی اس ملک میں نہیں بنا۔ لوگ مسلمانوں سے ڈرتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ مسلمان دل کے بہت اچھے اور مہمان نواز ہیں۔

☆... ایک جرنلسٹ جن کا نام Richard ہے جن کو آج کے پروگرام میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی بیان کرتے ہیں: سب سے اچھی بات یہ ہے کہ خلیفہ ایسے ملک میں آئے ہیں جو بہت غریب ہے اور لاطینی امریکہ کے کسی ملک میں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ اُن کا آنا بہت ضروری تھا یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں اسلام کے بارے میں لوگ سنتے اور سوچتے ہیں اور معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی خلیفہ ہمارے پاس تشریف لائیں گے۔ خلیفہ کی تقریر کے حوالہ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ جماعت احمدیہ ضرورت مندوں کی مدد اور امن اور پیار کو پھیلانے کی سوچ رکھتی ہے۔ خلیفہ نے اپنے خطاب میں جو پیغام دیا وہ بہت اچھا ہے۔

☆... Aroldo Monterroso (آرولدو مونتیروسو) نے جو کہ ایک بینک کے مینیجر ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: یہ ایک بہت اچھا پروگرام تھا ہمیں بہت تسلی ہے کہ ہمارے ملک کو اس سے مدد ملے گی۔ یہ ایک بہت پرکشش تقریر تھی اور بہت اچھا پیغام تھا جسے حضور نے پوری اُمّتِ مسلمہ کی طرف سے دیا ہے کہ انسانیت کی مدد کرنا سب کا فرض ہے۔ جو سب سے اچھی بات پسند آئی ہے وہ یہ کہ لوگوں کی بے لوث مدد کی جائے اور میرے لئے یہ بات بھی بہت دلچسپ تھی کہ جماعت احمدیہ کی فلاسفی کیا ہے اور جماعت اس ملک کے لیے کیا کر رہی ہے۔

☆... گوئٹے مالا کے ایک ویٹرنری ڈاکٹر گیلرمو گونزالز صاحب (Gullermo Gonzalez) بیان

کرتے ہیں: یہ ایک بہت اچھا پروگرام تھا اور ہم جماعت احمدیہ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے یہ مشن یہاں شروع کیا۔ خلیفہ کی تقریر ایسی تھی جو انسان کو احساس دلاتی ہے کہ ایک انسان کو کیسے ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے اور یہ ایک ایسا کام ہے جسے آپ کی جماعت بہت عرصہ سے کرتی چلی آرہی ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ آپ یہ کام جاری رکھیں گے۔ اور یہ بھی سب سے اچھا لگا ہے کہ آپ لوگوں نے کوئی تفریق نہیں کی یہ ہسپتال ہر ضرورت مند کے لئے بنایا گیا ہے۔

☆… گوئٹے مالا کے ایک ڈاکٹر خورخے سمیو آ صاحب (Jorge Samayoa) نے بیان کیا کہ: آج کا event بہت خوبصورت اور زبردست تھا۔ اتنے لوگ باہر سے آئے ہیں اور سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ باہمی پیار اور محبت کو فروغ دیا جائے۔ سب کا ایک ہی مقصد نظر آرہا ہے۔ خلیفہ صاحب کی تقریر نہ صرف گوئٹے مالا کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے ہے۔ گوئٹے مالا کی تاریخ میں آج کا دن محفوظ ہو گیا ہے کہ خدا کا خلیفہ گوئٹے مالا آیا ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ مجھے اس بابرکت پروگرام میں شرکت کے لئے مدعو کیا۔

☆… جماعت کے ایک دوست راؤل مسیلی (Raul Meseli) نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آج میری خلیفۃ المسیح کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔ میں حضور سے مل کر بہت مستفیض ہوا ہوں۔ میں نے حضور کے بارے میں سنا ہوا تھا لیکن پہلے کبھی ملا نہیں تھا۔ حضور واقعتاً ایک سچے اور روحانی انسان ہیں اور میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ آپ نے احمدیہ مسلم جماعت گوئٹے مالا کو یہ ہسپتال بنانے کا موقع دیا ہے اور ہم اس ہیلتھ کیئر سے حقیقی رنگ میں بہرہ ور ہوسکیں گے نیز اُس ٹریننگ سے بھی جو ہمارے لوکل ڈاکٹرز کو یہ ہسپتال مہیا کرے گا۔ میں چند لفظوں میں بتانا چاہوں گا کہ خلیفہ کو انسانیت سے پیار ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں اور اسلام کے بہت سے مقاصد میں سے یہ بھی ایک مقصد ہے۔

☆… مس دونیس (Miss Donis) جو کہ ایک اخبار کی کمرشل ڈائریکٹر ہیں بیان کرتی ہیں: آج کا پروگرام ایک بہت پیارا اور شاندار پروگرام تھا۔ میں آپ کو اس پر مبارک باد بھی دینا چاہتی ہوں اور یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ایسے پروگرام ہمارے گوئٹے مالا میں مزید ہونے چاہئیں۔ خلیفہ صاحب کا خطاب ایک بہت پیارا اور انسانیت سے پیار بھرا مضمون تھا۔ میں مبارک باد دینا چاہتی ہوں کہ آپ نے ایک اتنا عظیم ہسپتال رفاہ عامہ کی خاطر قائم کیا ہے اور ہمارے ہر ضلع میں ایسے پروگرام ہونے چاہئیں۔ یہ ایک بہت قابل قدر بات ہوگی اگر ہم ایسے پروگرام اپنے ہر علاقہ میں منعقد کریں۔

☆… ایل پیرو دیکا اخبار کے ایک صحافی جن کا نام فرنانڈو پی نیتا (Fernando Pineta) ہے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: خلیفہ صاحب کی تقریر بہت پیاری، دل پر اثر انداز ہونے والی اور محبت بھری تھی۔ خلیفہ سے مل کر میں نے بہت اچھا محسوس کیا، پہلی دفعہ حضور کو اتنے قریب سے دیکھ کر میرے دل کو ایک سکون ملا ہے جس کو میں بیان نہیں کرسکتا۔ نیز یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ناصر ہسپتال کا پراجیکٹ بہت پیارا پراجیکٹ ہے ہمیں بالکل ایسے ہی پراجیکٹ مزید چاہئیں جو ہمارے ملک گوئٹے مالا کو فائدہ پہنچائیں گے۔

☆… ملک کوستا ریکا سے آنے والے ایک نومبائع خائرو (Jairo) صاحب نے بیان کیا کہ: آج کا event ایک اچھا ایونٹ تھا۔ میرے خیال میں گوئٹے مالا کے لوگوں میں جو بے چینی تھی کہ انکی طبی مدد کی جائے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ناصر ہسپتال نہایت مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

☆… مس پاتریسیا (Miss Patricia) جو کہ ناصر ہسپتال کی ایڈمنسٹریٹر ہیں اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: آج کا پروگرام بہت اچھا تھا۔ کافی اہم شخصیات حضور کو ملنے آئی تھیں۔ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جو حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے دور دراز کے علاقوں سے یہاں اکٹھا ہوا تھا۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے اس پروجیکٹ پر اعتماد کیا اور اس ناصر ہسپتال کے لئے عطیات بھی فراہم کئے۔ حضور کا آج کا خطاب بہت عمدہ تھا اور مجھے جو بات سب سے زیادہ پسند آئی وہ یہ تھی کہ مخلوق سے ہمدردی اور شفقت کی جائے۔ یہی وہ مرکزی بات ہے جو خلیفہ نے بیان فرمائی۔ ناصر ہسپتال کے مستقبل کو لے کر مزید بیان کیا کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہوگا کیونکہ ابھی بہت سے پلان ہیں جنہیں عملی جامہ پہنانا ہے لیکن ہم بہت خوش ہیں اور آئندہ بھی محنت سے کام کریں گے۔

☆… کارلوس رانخیل (Carlos Ranjel) جو کہ ایس اے انڈسٹریز کے نمائندہ کے طور پر اس پروگرام میں شامل ہوئے تھے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: آج کا پروگرام بہت اچھا تھا اور نہایت عمدہ طریقہ سے منعقد کیا گیا تھا۔ ہم دل کی گہرائی سے حضور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ کرے ہم بھی ناصر ہسپتال کی مدد کرسکیں۔ حضور انور کے خطاب کے بارہ میں کہا کہ حضور کا خطاب بہت اچھا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ دوسروں سے بغیر کسی ذاتی مقصد کے محبت اور ہمدردی کی جائے۔ ہم یہ پیغام لے کر ساتھ جا رہے ہیں۔ بہت شکریہ، آپ کو اس ہسپتال کی تعمیر پر مبارکباد۔ میں امید کرتا ہوں کہ گوئٹے مالن لوگوں کی طرف سے آپ کو بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔

☆… وکٹر ہوگو ریواس (Victor Hugo Rivas) جو کہ ایک بینک آفیسر ہیں بیان کرتے ہیں: جماعت کا ماٹو بہت اچھا ہے اور یہ پیغام جو آپکی جماعت یہاں لائی ہے کہ مخلوق کی مدد کرنا اور مختلف علاقوں میں صحت کی سہولیات مہیا کرنا جس کی ملک کو ضرورت ہے بہت ہی اچھا ہے۔ میں نے خلیفہ صاحب کا خطاب بھی سُنا۔ اس عظیم خطاب کا خلاصہ یہی تھا کہ مخلوق سے ہمدردی کرنا اور یہاں جو ناصر ہسپتال کھولا گیا ہے یہ اس کی ایک واضح اور زندہ مثال ہے۔

☆… ایک مقامی گوئٹے مالن خاتون لوئیسا خیرون (Luisa Giron) اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: ہسپتال کی افتتاحی تقریب جذبات سے بھری ہوئی تھی۔ یہ ایک بہت بڑے پروجیکٹ کا آغاز ہے جس سے ہزاروں لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ خلیفہ کا ہسپتال کے افتتاح پر آنا ایک عظیم برکت ہے اور انکی موجودگی میں بیٹھنے سے سکون محسوس ہوا۔

☆… آرولدو مونتیروسو (Aroldo Monterroso) ایک بینک مینیجر ہیں۔ آپ بیان کرتے ہیں: یہ ایک بہت اچھا پروگرام تھا ہمیں بہت تسلی ہے کہ جو ہمارے ملک کو ناصر ہسپتال کے ذریعہ سے مدد ملے گی۔ خلیفہ کی تقریر بہت پرکشش تھی اور نہایت ہی خوبصورت آسان فہم پیغام تھا جسے حضور نے پوری امّتِ مسلمہ کی طرف سے دیا ہے کہ انسانیت کی مدد کرنا سب کا فرض ہے۔ مجھے جو سب سے اچھی بات لگی ہے وہ یہ تھی کہ لوگوں کی بے لوث مدد کی جائے اور میرے لئے یہ بات بھی بہت دلچسپ تھی۔ مَیں جماعت احمدیہ کی فلاسفی سے آج متعارف ہوا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ اس ملک کے لئے کیا کام کر رہی ہے۔

☆… ایک گوئٹے مالن ڈاکٹر دیانا کامپوس (Diana Campos) نے بیان کیا کہ: حضور کے خطاب میں جو غریبوں کی مدد کرنے کا پیغام تھا میں خود بھی اس پر عمل کروں گی۔ مذہب بھی یہی سکھاتا ہے کہ خدا کا شکر اس طرح پر ادا کیا جائے کہ غرباء کی مدد کی جائے۔ خلیفہ کی تقریر اس حوالے سے بُہت اثر کرنے والی تھی کہ ہر ضرورت مند کی مدد کی جائے۔ یہ پیغام مجھے سب سے زیادہ اچھا لگا کہ جہاں حقیقی اسلام ہوگا وہاں پیار ہوگا اور یہ بھی بہت پسند آیا کہ خدا کی خاطر آپ ہر غریب کی مدد کریں گے۔ میں شکریہ بھی ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اس کام کے لئے گوئٹے مالا کا انتخاب کیا۔ ہم بحیثیت قوم اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی خلیفہ وقت ہمارے پاس تشریف لائیں گے۔

☆… ایک مقامی گوئٹے مالن بزنس وومن نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ: مجھے آپکے خلیفہ کی طرف سے دیا جانے والا پیار اور امن کا پیغام بہت اچھا لگا ہے اور یہ بھی کہ **بغیر کسی اجر کے ضرورت مند کی مدد کرنا حقیقی اسلام کی روح ہے۔** یہ بھی سن کر اچھا لگا کہ ضرورت مند کے مانگنے سے پہلے ہی اس کی مدد کردو۔

☆… خورخے ناواس (Jorge Navas) جو کہ کمرشل انڈسٹریز کی نمائندگی میں اس پروگرام میں شامل ہوئے تھے بیان کرتے ہیں: یہ پروگرام گوئٹے مالا کے لئے بہت عمدہ پروگرام تھا۔ میں شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گا کہ اتنی اچھی نیت کے ساتھ آپ لوگوں نے یہ ہسپتال بنایا ہے جو گوئٹے مالا کے لوگوں کی مدد کرے گا۔

☆… ایویلن وازقس (Evelyn Vazquez) جو ایک گوئٹے مالن صحافی ہیں، انہوں نے کہا: مجھے جس چیز نے سب سے زیادہ متأثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مذہب میں جبر نہیں ہے بلکہ یہ بھی کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے اور یہی پیغام خلیفہ نے ہمیں دیا ہے نیز یہ بھی کہ ہم سب برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔ ہر انسان کو ایک عمدہ معیار زندگی ملنا چاہیے جو کہ ہمارے ملک میں اس وقت مفقود ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ اس ہسپتال کے افتتاح سے بہت سے لوگوں کو میڈیکل کے حوالہ سے فائدہ ہوگا اور وہ غریب طبقہ جو پیسے نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز کے پاس جانے سے ڈرتا ہے یہ ہسپتال ان لوگوں کی مدد کرے گا۔

… … … … … … … … …

24/اکتوبر 2018ء بروز بدھ

… … … … … … … … …

گوئٹے مالا سے روانگی اور ہیوسٹن (امریکہ) میں ورودِ مسعود

☆… حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق گوئٹے مالا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد واپس ہیوسٹن (Houston) امریکہ کے لئے روانگی تھی۔

پروگرام کے مطابق دس بج کر چالیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت گوئٹے مالا مرد و خواتین اور دیگر ممالک میکسیکو، بیلیز وغیرہ کے نومبائع مرد و خواتین اور بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جونہی حضورِانور باہر تشریف لائے تو ان سب نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضورِانور کو الوداع کہا۔ بچیوں اور لجنہ نے اپنی لوکل زبان میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضورِانور ازراہِ شفقت ان احباب کے پاس کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ اس دوران سبھی اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے اور بچیاں نظمیں پڑھتی رہیں۔

بعدازاں دس بج کر سینتالیس منٹ پر حضورِانور نے اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضورِانور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

ایک بج کر پندرہ منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ یونائیٹڈ ایئر لائن کی پرواز UA 1903 ایک بج کر تیس منٹ پر گوئٹے مالا سے ہیوسٹن امریکہ کے لئے روانہ ہوئی اور ہیوسٹن کے مقامی وقت کے مطابق جہاز پانچ بج کر دس منٹ پر جارج بش ہیوسٹن ایئر پورٹ پر اُترا۔ ہیوسٹن کا وقت گوئٹے مالا سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت امیگریشن کی کارروائی ہوئی اور بعدازاں چھ بج کر دس منٹ پر یہاں سے جماعتی سینٹر مسجد بیت السمیع کے لئے روانگی ہوئی۔

ظہر و عصر کی نمازیں وقت کی مناسبت سے دوران سفر ادا کی گئیں۔

ایئر پورٹ پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یو ایس اے اور ڈاکٹر عطاء الرب صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ نے حضورِانور کو خوش آمدید کہا تھا۔ اس موقع پر ہیوسٹن کے میئر کے نمائندہ بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پر موجود تھے۔

جب ایئر پورٹ سے مسجد بیت السمیع جانے کے لئے روانگی ہوئی تو پولیس کے چھ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور مشن ہاؤس تک کا تمام راستہ کلیئر کرتے رہے۔

چھ بج کر پینتیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعتی سینٹر بیت السمیع میں ورود ہوا۔ جہاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بڑا ابھرپور اور ولولہ انگیز استقبال کیا گیا۔ ہیوسٹن اور اس کے اِرد گرد کی مقامی جماعتوں کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں ڈلاس، Austin، بوسٹن، Silver Spring، Laurel، لاس اینجلیز، بالٹی مور، Tennessee، Bay Point، Georgia اور شکاگو سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کرکے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ہیوسٹن پہنچے تھے۔

لاس اینجلیز، سلور سپرنگ اور Laurel کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز ساڑھے تین گھنٹے جہاز کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔ بالٹی مور سے بذریعہ جہاز آنے والے ساڑھے تین گھنٹے کی فلائٹ اور Bay Point اور بوسٹن سے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے آنے والے احباب چار گھنٹے کی فلائٹ لے کر پہنچے تھے۔

کینیڈا اور جرمنی سے بھی بعض احباب حضورِانور کی آمد سے قبل ہیوسٹن پہنچے تھے اور آج اپنے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

جونہی حضورِانور کی گاڑی مسجد بیت السمیع کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو ان تمام احباب مرد وخواتین نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا، مرد عورت، جوان بوڑھا اپنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ان سب کے لئے ایک بہت ہی خوشی کا سماں تھا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ 22/اکتوبر کو ہیوسٹن سے گوئٹے مالا کے لئے روانہ ہوئے تھے اور اب دو روز کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ شام کا وقت تھا اور اندھیرا چھا رہا تھا اور یہ سارا کمپلیکس، اس کی تمام عمارات اور درخت اور باڑ اور پودے رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہے تھے۔

ایک طرف سے یہ سارا علاقہ روشن تھا تو دوسری طرف سے یہاں کے مکینوں کے دل بھی خوشی و مسرت سے روشن تھے کہ حضورِانور اب دوبارہ ان کے پاس آئے ہیں اور اب چند دن یہاں قیام فرمائیں گے اور ہم دن رات اپنے پیارے آقا کے قرب سے برکتیں حاصل کریں گے۔ اپنے آقا کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے اور اپنے آقا کی دعاؤں سے حصہ پائیں گے اور ان مبارک اور بابرکت ایام کے لحہ لحہ سے اپنے ایمان کو جلا بخشیں گے اور تسکین قلب پائیں گے۔

حضورِانور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

... ...

25/اکتوبر 2018ء بروز جمعرات

... ...

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت السمیع ہیوسٹن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضورِانور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔

ایک مہمان Harris County Precint 4 کے کمشنر Jack Cagle صاحب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کمشنر صاحب نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کمشنر صاحب نے جناح ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ جو انہوں نے اپنے دوست ناصر حفیظ ملک صاحب (زعیم انصاراللہ وسیکرٹری تبلیغ ہیوسٹن) سے حاصل کی تھی۔ موصوف نے کہا یہ ٹوپی ان پر جچ رہی ہے لہٰذا وہ اس ٹوپی کو رکھنا چاہیں گے۔ اس پر حضورِانور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ یہ ٹوپی رکھ سکتے ہیں۔ ناصر اپنے لئے دوسری ٹوپی خرید لیں گے۔

کمشنر صاحب نے عرض کیا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ حضور دنیا کے مختلف ممالک کا دورہ کرتے آرہے ہیں۔ آپ اتنا زیادہ سفر اور کام کے درمیان آرام کیسے کرتے ہیں؟ میرا عملہ تو میرا شیڈول اس طرح بناتا ہے کہ میں آرام کرسکوں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ اگر میرے لوگ میرا شیڈیول بنائیں تو شاید یہ بالکل بھی مجھے آرام نہ کرنے دیں۔ لیکن خوش قسمتی سے میں اپنا شیڈیول خود بناتا ہوں لہٰذا آرام کے لئے وقت نکال لیتا ہوں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ چونکہ میں نے آپ کو جناح کیپ میں آتے دیکھا تھا تو خیال کیا شاید آپ احمدی ہیں اور

کمشنر Jack Cagle صاحب کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران ایک تصویر

یہاں وزٹ کرنے آئے ہیں۔ اس پر کمشنر نے عرض کیا کہ الیکشن میں صرف ایک ہفتہ باقی ہے لیکن چونکہ حضور یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے میں حضور سے ملاقات کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ آخر پر کمشنر صاحب نے حضورِانور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور ملاقات کے لئے وقت دینے پر شکریہ ادا کیا۔

یہ ملاقات پانچ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 63 فیملیز اور 16 افراد نے انفرادی طور شرف ملاقات پایا۔ مجموعی طور پر 325 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ہیوسٹن کی جماعت کے علاوہ دیگر مختلف نو جماعتوں سے آئی تھیں۔ Orlando، Atlanta اور North Carolina سے آنے والی فیملیز 960 میل سے زائد کا سفر بارہ سے چودہ گھنٹوں میں طے کرکے پہنچی تھیں۔

آج سبھی ایسے لوگوں کی ملاقات تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پا رہے تھے۔ ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو گزشتہ سالوں میں مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے بڑی تکالیف اور مصائب برداشت کرکے یہاں پہنچی تھیں۔ آج یہ لوگ کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں، ان کے غم اور دکھ کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔

ملاقات کرنے والے ایک دوست ناہید اظہر شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی اہلیہ اور بیٹے کے ہمراہ ملاقات کا شرف حاصل کرنے آیا تھا۔ جب کمرہ میں داخل ہو کر حضورِانور کے چہرہ پر نظر پڑی تو آپ کا چہرہ خدائی نور سے پُر معلوم ہوا۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ مجھے اپنی خوش قسمتی پر رشک آرہا ہے کہ حضورِانور کے قرب کی چند گھڑیاں نصیب ہوئیں۔ پہلے ہم حضور کو TV پر دیکھا کرتے تھے آج اپنے سامنے دیکھ لیا۔

ایک دوست محمد سلیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم حضورِانور کو TV پر ہی دیکھا کرتے تھے۔ آج ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ ہم دونوں میاں بیوی بہت nervous تھے کہ ہم کیسے بات کریں گے لیکن جب ہم حضورِانور کے دفتر میں داخل ہوئے تو حضورِانور نے اتنے پیار سے اور مسکرا کر بات کی کہ ہماری گھبراہٹ خود بخود دور ہوگئی۔ مجھے اور میری اہلیہ کو ملاقات کے دوران بار بار یہ احساس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضورِانور کے آس پاس ہیں۔ میں حضورِانور کو چند بار خواب میں دیکھ چکا ہوں لیکن آج کھلی آنکھوں سے اپنے خوابوں کو پورا ہوتے دیکھ کر ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے اب میں ایک نیا وجود ہوں۔

ایک صاحب باسط محمود صاحب نے بتایا کہ میں ابھی حضور سے ملاقات کرکے آیا ہوں۔ مجھے لگ رہا ہے کہ جیسے میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ موصوف کے چھوٹے بھائی عثمان صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ ملاقات میں شامل تھے۔ کہتے ہیں ملاقات سے قبل میں بہت زیادہ ڈرا ہوا تھا کہ ہم سے بات کرتے ہوئے کوئی غلطی نہ ہوجائے۔ جونہی ہم اندر داخل ہوئے حضور نے ہم سے پیار سے باتیں کیں اور ہماری ساری گھبراہٹ دور ہوگئی۔

سید مقصود احمد محبوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی اہلیہ اور تین بچوں کے ساتھ اٹلانٹا (Atlanta) سے بارہ گھنٹے کا سفر بذریعہ کار طے کرکے پہنچے تھے۔ آج ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ جب ملاقات شروع ہوئی تو میں فرطِ محبت سے خود پر قابو نہ پاسکا اور بے اختیار رو پڑا، میری آواز بند ہوگئی۔ آج میں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں۔ بارہ گھنٹے کے سفر کی تھکاوٹ حضورِانور کے ساتھ چند لمحات گزارنے سے ایسی دور ہوئی کہ گویا ہم نے کوئی سفر ہی نہیں کیا۔

ملاقات کرنے والے ایک دوست فردوس احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج حضورِانور کے ساتھ میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ میں اپنی کیفیت کو الفاظ میں ڈھال نہیں سکتا۔ حضورِانور سے ملاقات کا یہ مطلب نہیں کہ میں دوسرے احمدیوں سے بہتر ہوں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے پہلے سے بڑھ کر اپنے اندر مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کرنی پڑے گی۔

ایک خاتون قرۃ العین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آج ہماری پہلی ملاقات تھی۔ حضور سے مل کر ایک عجیب خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ حضورِانور کے چہرہ مبارک پر نور ہی نور پایا۔ حضورِانور نے میرے بچوں کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کو فون اور iPad وغیرہ سے دور رکھیں۔

فرید انور کاہلوں صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار نے 2010ء میں خواب دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اور آپؑ کے بائیں ہاتھ میں ایک چھڑی ہے اور دوسری جانب بعض احباب کھڑے ہیں۔ آپؑ خاکسار کو آگے آنے کا فرماتے ہیں اور کچھ دیر بعد فرماتے ہیں۔ ’’آئیں تصویر کھچوالیں۔‘‘ میں نے یہ خواب حضورِانور کی خدمت میں سنایا۔ حضورِانور نے فرمایا: بہت مبارک خواب ہے۔ حضورِانور سے ملاقات کرکے اور تصویر کھینچوا کر مجھے یقین ہوگیا ہے کہ میرا یہ خواب آج پورا ہوگیا ہے۔

ایک دوست اسد رسول صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری حضورِانور سے پہلی ملاقات تھی۔ میں نے حضورِانور کے وجود میں ایک نہایت ہی شفیق اور محبت کرنے والا روحانی باپ پایا ہے جو ہمارا درد رکھتا ہے۔ دوران ملاقات جب میں نے آقا سے تبرک عطا کئے جانے کی درخواست کی تو حضورِانور نے فرمایا کہ پہلے اپنی بیوی کو پاکستان سے لے کر آؤ پھر تبرک دوں گا۔

ایک افریقن نژاد نومبائع احمدی خاتون حبیبہ ڈابوح صاحبہ بیان کرتی ہیں: میں نے کچھ عرصہ قبل ہی بیعت کی ہے۔ اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر ایک عجیب سی خوشی کا احساس ہے جو بیان نہیں کیا جاسکتا۔

ایک دوست بابر عبدالغفار صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوں کہ آج خدا نے مجھے یہ دن دکھایا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ جیسے میرا وجود جنت میں پرواز کر رہا ہے۔ دوران ملاقات جب میں اپنے احساسات پر قابو نہ پاسکا تو رو پڑا۔ اب یوں محسوس کر رہا ہوں جیسے میری ایک نئی پیدائش ہوئی ہے۔

ایک صاحب مسرور عبدالقادر صاحب بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے پہلی ملاقات تھی۔ الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس وقت جو میرے دل کی کیفیت ہے۔ دوران ملاقات مجھے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے حضورِانور کے گرد روشنی کا ایک ہالہ ہے۔ حضورِانور کے قرب میں گزارے ہوئے یہ چند لمحات میری زندگی کے سب سے قیمتی لمحات ہیں جو میں رہتے دم تک یاد رکھوں گا۔ حضورِانور سے آج کی یہ ملاقات مجھے اللہ تعالیٰ کے سوگنا اور قریب لے آئے گی۔ میں نے عزم کرلیا ہے کہ اب ہر روز اچھائی کی طرف ہی قدم بڑھاؤں گا۔ انشاء اللہ۔

ایک دوست رامش خان صاحب بیان کرتے ہیں۔ حضورِانور سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ ملاقات سے پہلے مجھے گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔ لیکن جیسے ہی میرا ہاتھ حضورِانور کے ہاتھ کو چھوا تو میری سب گھبراہٹ اور بے چینی خود بخود غائب ہوگئی اور مجھے بہت سکون اور اطمینان نصیب ہوا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السمیع تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(جاری ہے)

بقیہ: مباہلہ کا چیلنج از صفحہ 4

نزدیک یہ تعلیم تھی اور کھلم کھلا اخباری اشتہارات کے ذریعے میرا یہ چیلنج قبول کرلیا اور بیان کیا کہ یہ سال اب احمدیت کی ہلاکت کا سال ہوگا۔

علماء کا جو ردّ عمل ہے وہ مَیں چند علماء کے اپنے الفاظ میں آپ کو سناتا ہوں۔

اہل سنّت کے وہ رہنما جو انگلستان میں بہت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اُن میں سے ایک دوست مفتی محمد اکبر زیرک نائب امیر جماعت اہل سنت برطانیہ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''مرزا طاہر کے چیلنج کے مطابق علمائے اہلِ سنّت قادیانیوں کی تباہی کے لئے دُعا کرتے ہیں اور اُن کے عبرتناک انجام کے منتظر بیٹھے ہیں۔''

قاضی عبدالخبیر سیالوی امیر تنظیم علمائے ضیاء العلوم برطانیہ نے بیان دیا۔

''دنیا پر قادیانیت کی تباہی کے آثار بہت جلد واضح ہوجائیں گے۔''

...مولانا نیاز احمد نیازی نائب ناظم تبلیغ جماعت اہلِ سنّت برطانیہ نے کہا:

''مسلمانوں کی دعاؤں کے نتیجے میں قادیانیوں پر اللہ کا عذاب ہر طرف سے نظر آرہا ہے۔''

پھر سب علماء نے مل کر ایک اعلان کیا۔ یہ 31 رجنوری کو 'یوم دُعا برائے نجات فتنہ قادیانیت' کے طور پر منایا جائے کا اعلان تھا۔

سارے علماء نے تمام اہل سنت کو جو انگلستان کے تھے یا جرمنی وغیرہ کے، ان کو مخاطب کر کے کہا ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور ایک دن مقرر کرتے ہیں اُس دن سارے یوم دُعا منائیں۔ 21 علماء جن کے نام درج ہیں نے مشترکہ بیان جاری کیا جو رمضان المبارک 31 /جنوری کے جمعۃ المبارک کو پورے برطانیہ اور اہلِ سنّت والجماعت کی مساجد میں یوم دعا منانے کے متعلق تھا۔ اُس روز سب ائمہ نے اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے جرمنی بھی اُن کے ساتھ شامل ہوگیا، اُن سب ائمہ نے اپنی اپنی مساجد میں تمام تر زور مارا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں نہایت گندی بکواس کی اور آخر یہ اعلان کیا کہ اب ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ آج ہماری دعائیں قبول ہوں گی اور احمدیت کے لئے ذلّت اور رُسوائی کا دن ہوگا۔

چنانچہ ہفت روزہ 'آواز انٹرنیشنل لندن' نے اُس وقت اس ساری کارروائی کو شائع کیا۔

اسی طرح اخبار جنگ لندن نے اپنی یکم فروری 1997ء کی اشاعت میں لکھا:

''جماعت اہل سنت برطانیہ کی پریس ریلیز کے مطابق برطانیہ بھر میں قادیانیت سے نجات کے لئے یوم دُعا منایا گیا۔ علماء اور مشائخ نے کہا کہ امّت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور اُن کا زوال مقدر بن چکا ہے۔ ملک بھر میں منائے جانے والے اس یوم دُعا میں 31 علماء نے خطاب کیا۔''

حضور رحمہ اللہ نے اس خبر کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

الحمدللہ کہ اس طرح یہ پرانا جھگڑا جو مباہلے کا چلا آرہا تھا یہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر فرار اختیار کرتے تھے آخر وہ جھگڑا طے پایا اور دونوں فریق ... ایک دوسرے کے مقابل پر نکلے۔ اس مباہلہ کے نتیجے میں بعض ایسے حیرت انگیز واقعات رُونما ہونے لگے جن کے متعلق خود مجھے بھی تصور نہیں تھا۔ مَیں عمومی طور پر احمدیت کے حق میں تائیدالٰہی کا نشان مانگ رہا تھا اور عمومی طور پر دشمنوں کی ہلاکت یا اُن کی ذلّت کا نشان مانگ رہا تھا۔ لیکن مباہلہ کے آٹھ دن کے اندر ایک ایسا معاند احمدیت ہلاک ہوا جس کے متعلق سارے پاکستان میں ماتم کی صف بچھ گئی اور بہت بڑی بڑی شہ سرخیوں میں اُس کی ہلاکت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ

'سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی ہلاکت، لاہور میں بم دھماکہ۔ ضیاء فاروقی سمیت 30 افراد ہلاک۔ دھماکہ کے بعد آگ لگ گئی۔ نعشوں کے ٹکڑے اُڑ گئے اور انسانی اعضاء دُور جا گرے۔ متعدد گاڑیاں تباہ۔ ہر طرف خون ہی خون۔ نصف گھنٹے تک کوئی مدد کو نہیں پہنچا۔'

یہ پہلا وہ نشان تھا مباہلے کے بعد جو اس طرح ظاہر ہوا کہ امریکہ سے مجھے بعض نوجوانوں نے فیکس بھیجی اور کہا کہ آج ہمارا ایمان پہلے سے بڑھ کر احمدیت پہ مضبوط ہوگیا ہے کہ ہمیں وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ آپ کے مباہلے کا اثر اتنی جلدی ظاہر ہونا شروع ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ دکھانے کے لئے کہ ہمارا یہ تاثر کہ یہ مباہلے کا نتیجہ ہے۔ غلط نہیں ہے، کرائیڈن کے ایک دوست احمد شریف رندھاوا صاحب کو ایک رؤیا دکھائی جو اس واقعہ سے پہلے کی رؤیا تھی۔ اُس رؤیا کو آپ سنیں تو آپ حیران رہیں گے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آسمانی تائید کے ذریعے اس نشان کو ایک احمدیت کا نشان پہلے سے قرار دے رکھا تھا۔

وہ لکھتے ہیں کہ:

''ایک علاقہ جو کہ قادیان یا ربوہ جیسا ہے وہاں پر اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں۔ وہاں ایک طرف مکان مشرقی طور پر بنے ہوئے ہیں اور دوسری طرف مغربی مما لک کی طرح کی بلڈنگیں ہیں، گویا احمدیت دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے ایک طرف مشرق کے مکان ہیں مشرقی طرز کے اور ایک طرف مغرب کے مکان مغربی طرز کے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے علاقے آپس میں ملے ہوئے ہیں یعنی اُن کے درمیان آپس میں ایک تعلق اور رابطہ بھی قائم ہے۔ مَیں کیا دیکھتا ہوں ایک مولوی جس کا رنگ کالا سیاہ ہے اور کالی داڑھی اور مونچھیں ہیں، سر سے ننگا ہے اور طعنے کے طور پر یہ مصرعہ پڑھ رہا ہے جیسے کسی کو تنگ کرنے کی خاطر یا دل آزاری کے لئے پڑھا جاتا ہے۔

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصرع ہے اور آپ نے ان علماء کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ دیکھو مَیں خدا کا ہوں اسے للکارنا اچھا نہیں۔ وہ طعن کے طور پر بار بار یہ مصرع پڑھتا ہے

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں

اتنے میں مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں، ہاتھ میں چھڑی ہے اور وہ مولوی ایک دفعہ پھر یہ شعر طعن کے طور پر پڑھتا ہے جیسا کہ وہ حضور کو للکار رہا ہو۔ حضور پہلے تو خاموش کھڑے رہے۔ پھر اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گئے اُس مولوی کو صاف طور پر دیکھنے کی خاطر۔ جیسا کہ اُس کو ٹھیک طرح سے دیکھنا اور پہچاننا چاہتے ہیں۔ پھر آپ نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑے رعب سے یہ دوسرا مصرعہ پڑھا

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوبہ زار ونزار

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب سُن کر یہ جلدی سے اُس کی طرف لپکتے ہیں اُس کو دیکھنے اور پہچاننے کی خاطر اور اس خیال سے کہ کہیں وہ شرارت میں کوئی حملہ نہ کرے۔

مولوی کی دل آزاری سے، کہتے ہیں، میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور اُس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔''

12 /فروری کو انہوں نے خط لکھا ہے اور لکھتے ہیں کہ:

''کل ہی مَیں نے اخبار جنگ دیکھا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ (اس سے پہلے ضیاء الرحمن کو انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا) کہ وہ آدمی جس کو مَیں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ستاتے ہوئے دیکھا تھا اس کی نعش کی تصویر موجود تھی۔ وہ ضیاء الرحمٰن فاروقی تھا۔ ہُو بہو وہی شخص اور اسی طرح سر سے ننگا تھا۔''

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ :

''ان مولویوں نے جگہ جگہ بعض احمدیوں کو ایسے دُکھ دیئے ہوئے تھے اور ایسے ایسے ظلم کئے تھے کہ خدا تعالیٰ نے نمونے کے طور پر جگہ جگہ ان کو پکڑنا شروع کیا اور یہ عام مباہلے کی دُعا کے علاوہ خدا کا ایک انعام تھا جو جماعت پر نازل ہوا۔

ایک اُن میں سے محمد نواز چک سکندر کا رہنے والا تھا۔ اس نے احمدیوں کے مکان لُوٹنے اور جلانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی اور مولوی امیر کے صفِ اوّل کے مجاہدوں میں سے تھا۔ یہ شخص کام کے سلسلے میں پاکستان سے اُردن چلا گیا اور اپنی طرف سے احمدیوں کی زد سے باہر نکل گیا اور سمجھا کہ مَیں نے جو کچھ کرنا تھا کرلیا اب میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں (ہوسکتی)۔ وہاں اُس کے ماتھے پر زخم ہوا اور وہ پھوڑا بنتے بنتے پورے چہرے پر پھیل گیا، آنکھوں میں کیڑے پڑ گئے، ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا۔

اب یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ہے کہ ایسے نشانات کے موقع پر ہمیشہ کسی احمدی کو گواہ ٹھہراتا ہے۔ جیسے لیکھرام کی دفعہ ہمارے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اُس موقع پر آپریشن میں ساتھ شامل تھے اور ضمناً مَیں یہ بھی بتادوں کہ لیکھرام کی ذلّت اور خواری کا یہ حال تھا کہ انگریز ڈاکٹر نے جب پوری طرح پیٹ سی دیا اور انتڑیاں اندر کردیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کو باہر دیکھا تھا تو ایک دفعہ پھر سارے ٹانکے ٹوٹ گئے اور ساری انتڑیاں باہر جا پڑیں۔ تو اس طرح وہ بار بار ذلّت کی مار دیکھتا رہا۔ مَیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ کوئی نہ کوئی احمدی موقع پر خدا تعالیٰ گواہ بنا دیتا ہے اور اس موقع پر بھی یہ عجیب واقعہ ہوا کہ سب اُس کے دوست اُس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس کا چہرہ ایسا منحوس تھا اور آنکھوں میں کیڑے پڑے ہوئے تھے کہ کوئی اُس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا تھا۔ ایک احمدی دوست نصیر احمد وہاں موجود تھے، چند ہفتے انہوں نے اُس کی تیمارداری کی۔

یہ وہی محمد نواز تھے جنہوں نے نصیر احمد کی بیوی اور بچیوں کو گاؤں سے نکلتے ہوئے اسلحہ کے زور پر دوبارہ گاؤں میں واپس کیا۔ یعنی نصیر مظلوم کے بچے اور بیوی گاؤں سے باہر نکل رہے تھے تو یہی وہ شخص تھا جس نے بندوق دکھا کے اُن سب کو گاؤں میں واپس کردیا تھا اور احمدیت سے منحرف ہونے پر مجبور کیا تھا۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود نصیر نے جیسا کہ ایک احمدی کا حق ہے انسانیت دوستی کا فرض نبھایا اور اُس کی خدمت کی۔ نواز، نصیر کی منّتیں کرتا کہ مجھے نظر نہیں آتا، مَیں یہاں مرجاؤں گا، میرا یہ کرو، میرا وہ کرو۔ نصیر نے آخر اُس کے اصرار پر اپنے خرچ پر اُسے پاکستان بھجوا دیا۔ نصیر نے کہا کہ مَیں تجھے dead body کے طور پر بھیجوں گا اور تمہارے رشتے داروں کو فون کروں گا کہ تمہیں پہچان کر لے جائیں۔ چنانچہ جب یہ لاہور پہنچا تو اُسے کوئی پہچان نہ سکا۔ یہ ایئرپورٹ پر پڑا رہا۔ اُس کے رشتے داروں نے عملہ والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک شخص اپنا نام نواز بتاتا ہے۔ وہ پڑا ہے اُس کو پہچان کے لے جاؤ۔ چنانچہ اُسے چک سکندر اس حال میں لایا گیا۔ مولوی امیر نے سپیکر پر پورے گاؤں سے اُس کی صحت یابی کے لئے دُعا کی اپیل کی۔ مگر ساری دعائیں اَکارت گئیں۔ بالآخر ایک ہفتہ کے بعد شام کے وقت وہ شخص اُسی طرح کیڑوں کے زخموں کی مار کھاتا ہوا اس دنیا سے رخصت ہوا۔

سندھ میں ایک مولوی محمد صادق صاحب اثرؔ ہوا کرتے تھے جو نہایت ظالم اور خبیث فطرت انسان تھے اور انہوں نے اپنا یہ مقصود بنا رکھا تھا کہ احمدیوں کو قتل کریں یا قتل کروائیں اور اُن کو قتل کرنے کے لئے پیسے بھی انعام کے طور پر مقرر کیا کرتا تھا۔ ...مباہلے کے بعد بہت جلد یہ شخص اس طرح پکڑا گیا کہ 24 رفروری 97ء کو قتل ہوا۔ لیکن عام قتل نہیں، خود اس کے بیٹوں نے اس کو قتل کیا۔ اور بیٹے نے جو پولیس کے سامنے بیان دیا وہ یہ تھا کہ یہ ایک ظالم اور سفّاک انسان تھا، خواہ مخواہ مذہبی بنتا پھرتا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ اپنے گھر کے لئے بھی ایک بہت ہی ظالم اور کریہہ المنظر انسان تھا۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم اس کو ماریں گے۔ چنانچہ اُن بیٹوں نے اس کو پہلے زہر دیا اور یہ ایسا سخت جان تھا کہ زہر سے مر نہ سکا تو پھر انہوں نے اس کو اس زہر کی حالت میں گولیاں ماریں اور اُس کے سر پر تین گولیاں لگیں۔ وہ گولیاں کھا کر بھی اُس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی۔ اُس پر اس کے اپنے بیٹوں نے گردن دبا کر اُس وقت تک دم نہیں لیا جب تک اس کا دم نہ نکل گیا۔ اور جب پولیس آئی اور اُس نے تحقیق کی کوشش کی تو اُس کے بیٹوں نے اٹھ کر جواب دیا کہ جاؤ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ایک ظالم بدبخت انسان تھا جو اپنے کیفر کردار کو پہنچا ہے۔''

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

''یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق بہت سی گواہیاں مَیں نے وہاں سے منگوائی ہیں۔ تحریری طور پر مخالفین احمدیت نے بھی گواہیاں دی ہیں کہ یہ شخص بے گور وکفن وہاں دفنایا یا پھینکا گیا اور اس کی لاش غلاظت کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھی۔

ایک ملک منظور الٰہی اعوان تھا جس کے متعلق آپ لوگوں نے بہت شور پہلے سے سُن رکھا ہوگا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے مجھ پر یہ الزام لگایا تھا کہ مولوی اسلم کو مَیں نے اغوا کرایا ہے اور بے انتہا جھوٹا اور بے حیا انسان تھا۔ پہلے یہ لکھا کرتا تھا افسروں کو کہ اگر مرزا طاہر احمد اس کا قاتل ثابت نہ ہوا تو جو چاہنا میرے ساتھ کرنا۔ جب وہ دریافت ہوا اور اُس کے اعلان شائع ہوئے کہ مرزا طاہر احمد کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو پھر بھی یہ حکومت کو لکھتا رہا کہ... اس مولوی کا سر پھر گیا ہے، اور اَور باتیں بتا رہا ہے۔ مگر ہے یہی مرزا طاہر احمد ہی جو اس کا قاتل ہے اور اعلان یہ اعلان کرتا رہا کہ اگر نہ نکلے تو مجھے جو مرضی کردینا۔ بہت زیادہ بدزبانی میں بڑھ گیا تھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اب مباہلے کے بعد یہ سزا دی کہ اس کا اپنائے

پالک، کیونکہ اس کی اولاد نہیں تھی، وہی اس کا دشمن ہوگیا۔ اُس سے اُس نے بریّت کا اعلان کیا۔ اس کا اپنا ایک بھتیجا یا بھانجا خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہوگیا اور اُسی شہر میں اُس نے اپنے اس ماموں یا چچا جو بھی اس کا تھا اُس کی مخالفت شروع کی۔ یعنی اس کے متعلق علی الاعلان کہنا شروع کیا کہ یہ جھوٹا ہے۔ احمدیت سچی ہے۔ اس پر ملک منظور بہت سیخ پا ہوا اور اُس کی طرح طرح کی اذیّت کے سامان کئے۔ پولیس کے ذریعے، دوسرے ذرائع سے اُس کی جان کا دشمن ہوگیا۔ لیکن وہ مظلوم انسان حق پر قائم رہا۔ اُس نے مجھے ایک خط لکھا جس میں تھا کہ مَیں اس حالت میں ہوں۔ اور ایک اور احمدی نے اُس کے متعلق خط لکھا۔''

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس خط کے بعد مَیں نے جو جواب لکھوایا وہ یہ تھا کہ الحمدللہ احمدیت کو ایک اور موقع احمدیت کی صداقت کا نشان ظاہر کرنے کا حاصل ہوا ہے۔ پس تم ہرگز اس بدبخت انسان سے نہ گھبراؤ۔ ایک خط اس کے نام مباہلے کے چیلنج کے طور پر لکھ دو اور کہو کہ اب جبکہ یہ چیلنج ہو چکا ہے تم اسے قبول کرلو اور دُنیا دیکھ لے گی کہ تم سچے ہو کہ مرزا طاہر احمد سچا ہے؟

حضور رحمہ اللہ نے امیر صاحب ضلع سیالکوٹ کے نام اپنے خط محررہ 28رمئی میں منظور الٰہی اعوان کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ اِن لوگوں کی پکڑ کے دن قریب ہیں۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت غلیظ زبان استعمال کیا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ آپ گندی جگہ میں یعنی ٹٹّی میں فوت ہوئے۔ (نعوذ باللہ)۔ اور بار بار یہ بکواس کیا کرتا تھا۔ 16رجون 1997ء کو رات کسی وقت یہ شخص پیشاب کرنے کے لئے اٹھا اور وہیں ٹائلٹ میں گرا اور مردہ حالت میں پایا گیا اور اسی ننگی حالت میں اس کی لاش کو گھسیٹ کر باہر نکالا گیا۔

حضورؒ نے فرمایا:۔

''...یہ مباہلہ عالمی تھا اور ہر جگہ خدا نے کسی نہ کسی رنگ میں عظیم نشان دکھائے ہیں۔ آئیوری کوسٹ کے امیر جماعت عبدالرشید...صاحب انور لکھتے ہیں کہ

''وہاں کا ایک مشہور امام تعصب میں حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا اور مبلغین کو سختی سے منع کیا کرتا تھا کہ علاقہ چھوڑ جائیں ورنہ مَیں بہت بُرا حال کروں گا۔ (اس امام کا نام صدیق 'کراموگو' تھا۔ ناقل) حکومت کی طرف سے اُس کے نائب کو حج کا ٹکٹ ملا۔ اس ٹکٹ کو جو اُس کے نائب کے لئے تھا اُس نے اپنے قبضے میں کرلیا اور ابی جان پہنچ کر اپنے نام کروا کر حج پر خاموشی سے روانہ ہوا۔ لیکن گاؤں میں روانگی سے قبل کہنے لگا کہ مَیں سفر پر جارہا ہوں واپسی پر اب احمدیت کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالوں گا۔

مکّے میں جو آگ لگی ہے اُس آگ میں یہ شخص ہجوم کے پاؤں تلے کچلا گیا۔ اور اپنے پاؤں کے نیچے احمدیت کو کچلنے کی بجائے وہاں ہی ہجوم کے پاؤں تلے کچلا جانے کی وجہ سے مرگیا۔ جب اُس کی موت کی خبر اُس کے گاؤں پہنچی کہ مکّے میں اُس کی موت اس انداز میں واقع ہوئی ہے تو گاؤں کے سب دوستوں نے اُس کے جنازے کا بائیکاٹ کردیا اور کہا یہ منحوس موت ہے۔ کوئی آدمی تعزیت کے لئے نہ پہنچا۔ اُس کی اپنی بیوی نے کہا کہ ایسے شخص کو ایسی ہی موت آنی چاہئے تھی اور اس طرح وہ

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر

سارے کا سارا علاقہ احمدیت کا ایک زندہ نشان بن گیا۔''

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

''جوحج کے موقع پر منیٰ میں آگ لگی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ مجھ سے اُس آگ کے متعلق مجلس سوال وجواب میں پوچھا گیا کہ کیا آپ کے نزدیک یہ مباہلے کا نتیجہ ہے تو جیسا کہ حق اور انصاف کا تقاضا تھا مَیں نے کہا مجھے بہت ہمدردی ہے اُس آگ سے اور یونہی کسی عذاب کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کرنے کا میرا شیوہ نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اُس کی تائید میں کچھ ظاہر نہ فرمائے۔ میرے نزدیک یہ ایک دردناک حادثہ ہے اور ہمیں ان لوگوں سے ہمدردی کرنی چاہئے۔ لیکن حج سے واپسی پر جو احمدیوں نے گواہیاں دیں اُن میں ایک عزیزہ بچی کا خط بھی ہے...اور کچھ بڑوں کی گواہیاں بھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ

''آگ لگنے سے ایک دن پہلے خانہ کعبہ کے کپڑے کو تھام کر ایک مولوی یہ دُعائیں کررہا تھا اور تمام پاکستانی مولوی اور دوسرے لوگ اُس کے پیچھے لگ گئے تھے۔ وہ دعائیں یہ کررہا تھا کہ مَیں فلاں شخص مرزا طاہر احمد کے چیلنج کو قبول کرتا ہوں۔ اے اس خانے کے خدا! اگر مَیں سچا ہوں تو احمدیت کو ہلاک کر اور اگر وہ سچے ہیں تو ہماری ہلاکت کا کوئی نشان ظاہر کر۔ اور اُس کے بعد جو آگ لگی اُس میں یہ مولوی جل کر مرگیا۔''

فلپائن میں بھی آگ ہی کا ایک نظارہ دیکھا گیا۔ ایک مولوی حبیب زین نامی جو احمدیت کا شدید مخالف تھا اُس کے متعلق خیرالدین باروس صاحب لکھتے ہیں کہ:

اُس نے جب حد سے زیادہ احمدیت کے خلاف بکواس کی تو اسی مباہلے کے کچھ عرصے کے بعد یعنی 26/اپریل 1997ء میں وہی شخص کسی ہوٹل میں جا کر ٹھہرا جس ہوٹل کو آگ لگ گئی اور اُس آگ لگنے کے نتیجے میں صرف ایک آدمی ہے جس نے ہوٹل سے چھلانگ لگائی اور اُس کی ٹانگیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں اور وہ لُولا اپاہج وہ احمدیت کو پاؤں تلے روندنے کا دعویٰ کئے بیٹھا ہے۔ اور مَیں نہیں جانتا کہ وہ مرگیا ہے یا نہیں۔ لیکن اُس کے ساتھ اُس کی شان وشوکت، اُس کے دعوے سارے ضرور مرگئے۔ لیکن جس رنگ میں آگ نے اُس کو ہلاک کیا ہے یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔''

بورکینا فاسو کے متعلق ہمارے ایک مبلغ (محمد ادریس شاہد صاحب) لکھتے ہیں کہ

''ایک شخص محمود باندے نے جماعت کی مخالفت میں مشن کے سامنے ڈیرہ لگالیا۔ مسلسل مخالفت کئے چلا جاتا تھا۔ جب حضور نے اس سال کو مباہلے کا سال قرار دیا اور جماعت نے دُعائیں شروع کیں تو یہ شخص حج پر گیا اور واپس آکر بالکل خاموش ہوگیا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ڈاکٹروں نے اُسے سختی سے اونچی آواز سے بولنے سے منع کردیا ہے اور اس کے گلے میں کوئی بیماری ہے اور وہ ایسی تکلیف ہے کہ اب وہ بول نہیں سکتا۔ اگر بولے گا تو ڈاکٹروں کے نزدیک اُس کا بولنا جان لیوا ثابت ہوگا۔''

اس طرح وہاں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا یہ نشان اسی سال میں دکھایا۔

رانا حنیف احمد صاحب سانگھڑ (سندھ۔ پاکستان) لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے متعلق وہاں کا ایک مولوی جو بہت بکواس کیا کرتا تھا اُس نے یہ بات مشہور کردی کہ یہ نوجوان لڑکیاں دوسروں کے پاس احمدیت کی خاطر فروخت کرتے ہیں۔ (لڑکیاں لے لیں اور ان سے جو چاہیں بےحیائی کریں لیکن احمدی ہوجائیں۔) اب اخبارات میں اُس شخص کا نام لکھ کر یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اُس کی نوجوان لڑکی کسی غیر کے ساتھ بھاگ گئی ہے اور اس واقعہ کے بعد وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ جو احمدی معصوم بچیوں پر تہمت لگایا کرتا تھا خود اُس کی بچی بھاگ کر اُس کے لئے عبرت کا نشان بن گئی۔''

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا

''یہ مباہلے کا جو چیلنج ہے۔ یہ چیلنج اپنی ذات میں جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے فوائد لے کے آیا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے سری لنکا سے مجھے اطلاع ملی کہ وہاں کے مولوی بہت شرارت کررہے ہیں اور حکومت پر بھی اثر ڈال چکے ہیں اور ان کو یہ خبر دی ہے کہ احمدی ہیں جو فساد کی جڑ ہیں اور یہ ہماری دل آزاری کرتے ہیں اور دل آزاری اس طرح کرتے ہیں کہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں، ہماری طرح عبادت کرتے ہیں اس سے ہمارا دل بہت دُکھتا ہے۔ اس لئے یا ان کو روک لو یا ہم ان کا کچھ کریں گے۔ وہ وزیر اتنا متاثر تھا اُن مولویوں کی باتوں سے کہ اُس نے ہمارے وفد پہ سختی کی اور کہا کہ تم نے دیکھا نہیں کہ یہاں کس قدر فساد ہورہا ہے اور تم اس کی جڑ ہو۔ انہوں نے کہا ہم کیسے جڑ ہوگئے؟ کہ تمہاری وجہ سے ان کو طیش آتا ہے۔ انہوں نے کہا اگر ہم گلیوں میں پھریں اُن کو طیش آئے تو ہمارا اس میں کیا قصور ہے؟ بہرحال اُن لوگوں نے جلسہ کیا اور سُنا ہے بہت بڑی تعداد میں کثرت کے ساتھ خرچ کر کے عظیم ہجوم اکٹھا کیا اور اس میں فیصلہ کیا کہ آج یہ ہجوم ہر احمدی کے گھر پر حملہ آور ہوگا اور ہر احمدی گھر کو تباہ کردیا جائے گا۔ اس غرض سے انہوں نے پاکستان سے ایک گندہ بدگو مولوی بھی بلایا جس کی آخری تقریر تھی۔ اُس تقریر میں اُس نے بےانتہا احمدیت کے خلاف بکواس کی اور جوش دلایا اور وہی باتیں اصرار سے کہیں جو مباہلے میں مَیں پیش کرچکا تھا کہ مَیں ان کا انکار کرتا ہوں یہ ساری باتیں جھوٹ ہیں۔ چنانچہ وہی باتیں وہ دہراتا رہا جن کو مَیں جھوٹ کہہ چکا تھا۔

اب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کو احمدیت کے حق میں کس طرح نشان بنایا کہ اُن لوگوں میں سے جو غیر احمدیوں کا مجمع تھا اُن میں سے کئی نوجوانوں کے ہاتھ میں یہ مباہلے کا پمفلٹ موجود تھا اور وہ پڑھ رہے تھے اور وہ دیکھ رہے تھے کہ یہی تحریر ہے جس کا وہ انکار کررہا ہے اور یہی تحریر ہے جس پر یہ اصرار کررہا ہے۔ تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک کے بعد دوسرا اُٹھنے لگا اور وہ مباہلے کا کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے ہلانے لگے اور کہا مولوی بس بات ختم ہوگئی۔ تم اصرار کرتے ہو تو ابھی یہاں چیلنج کو منظور کرو۔ اگر تم سچے ہو تو پھر اس چیلنج کو منظور کرو اور کہو کہ ہاں مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدی جھوٹے ہیں اور احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے جو تم بیان کررہے ہو۔ اس پر مولوی پر ایسی سراسیمگی طاری ہوئی کہ وہ پیچھے ہٹ گیا اور سارے جلسے میں بھگدڑ مچ گئی اور ایک دوسرے کو وہ مارنے لگے اور جو مباہلے کے نتیجے میں احمدیت کے حق میں ایک جوش اُٹھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے مخالف کو مار مار کے جلسے سے بھگا دیا، سارا جلسہ تتّر بتّر ہوگیا۔ پس دیکھئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں یہ مباہلے کا سال کیسے کیسے نشان پیش کررہا ہے۔''

اللہ وسایا جو جماعت کی مخالفت میں پیش پیش ہوا کرتا تھا اُس پر فالج کا حملہ ہوا۔ صدر پاکستان لغاری نے نشتر ہسپتال میں خود اس کی عیادت کی اور خصوصی نگران مقرر کئے مگر اُن کی کچھ پیش نہ گئی۔ یہ شخص جو احمدیت کے خلاف بہت بکواس کیا کرتا تھا اسی مباہلے کے سال کا نشانہ بن گیا۔''

(روزنامہ پاکستان۔ لاہور۔ 11رمئی 1997ء)

''تنزانیہ میں یہ واقعہ گزرا ہے کہ سونگیا میں ایک سُنی جماعت کا مولوی شیخ چی ٹیٹے (Chi Tete)۔ یہ مصر سے پڑھ کر آیا اور شرارت اور فتنے میں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گیا، روزانہ گالیاں دیتا تھا۔ اُس کے جواب میں اُس کے سامنے مباہلے کا چیلنج پیش کیا گیا اور کہا کہ اب تم باز آجاؤ ورنہ اس مباہلے کی مار تم پر پڑے گی۔ دو دن کے اندر پولیس نے اُسے ایک گھناؤنے جرم میں گرفتار کرلیا اور اس وقت وہ جیل میں ہے۔''

(ماخوذ از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بر موقع جلسہ سالانہ یُوکے 1997ء۔ دوسرے روز بعد دوپہر کا خطاب)

(..................جاری ہے)

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 4 جنوری 2019ء کو وقف جدید کے نئے سال کے اجراء کا اعلان فرمادیا ہے اور دعا دی ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ تمام ممالک کے شاملین کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔''

تمام امرائے کرام، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام بھرپور انداز میں شروع کردیں اور ہر فرد جماعت کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر نومبائعین کو اس تحریک کی اہمیت بتا کر زیادہ سے زیادہ شامل کریں، رقم خواہ معمولی ہی ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور بےپناہ برکات سے نوازے۔ آمین۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

بقیہ: حضورانور کے ساتھ ملاقات ازصفحہ نمبر1

طریقہ یہ بھی ہے کہ اُن کے قریب پروگرام منعقد کریں۔

شعبہ صحت جسمانی:

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور کھیلوں میں حصہ لیا کریں۔ سال میں 8-10 سپورٹس ڈے (Sports Day) ہونے چاہئیں۔

شعبہ خدمت خلق وتبلیغ:

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے پروگرام بنائیں جیسے درخت لگانا وغیرہ۔ ایک تو یہ کافی لمبے عرصہ کے لئے ہوتے ہیں اور دوسرا اس سے جماعت کا پیغام لوگوں تک بہت زیادہ پہنچتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ سالِ نَو کے آغاز پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے وقارِ عمل کیا جاتا ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسے کوئی بھی پروگرام کریں تو یہ بہت ضروری ہے کہ اخباروں میں چھپوائیں اور زیادہ سے زیادہ ان پروگراموں کی اطلاع دیں۔ اس سے تبلیغ کے نئے راستے کھلتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل ضروری امور کی طرف توجہ دلائی:

☆ قائد مجلس کا تعلق اپنے خدام کے ساتھ اتنا گہرا ہونا چاہئے کہ وہ اپنی ہر بات ان سے شیئر کرسکیں۔ اپنے خدام کی مشکلات جاننے کی کوشش کریں اور اُن کے ساتھ ایک دوستانہ تعلق قائم کریں۔ ہر قائد مجلس کو اپنے ہر ایک خادم کے بارے میں مکمل معلومات ہونی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تبھی ممکن ہے جب ان باتوں پر عملدرآمد کیا جائے۔

☆ خدام کو زیادہ سے زیادہ مسجد کے قریب لانے کی کوشش کریں۔

☆ اگر ممکن ہو تو ایک ممبر عاملہ کو ایک ہی شعبہ کی ذمہ داری دی جائے۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات نمازِ ظہر تک جاری رہی۔ بعدازاں گروپ فوٹو ہوئی۔ حضورِانور کے ہمراہ ہونے والی تصویر کے دوران حضورِ انور نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ سے فرمایا کہ آپ رائڈنگ وغیرہ کے لئے اسلام آباد بھی گئے ہیں؟ چنانچہ حضورِانور کے ارشاد پر یہ وفد اگلے ہی روز اسلام آباد (ٹلفورڈ) گیا اور 'خیل للرحمٰن' کلب کا وزٹ کیا۔ بعد ازاں ممبرانِ وفد جامعہ احمدیہ یوکے کے تعارفی دورہ کے بعد لندن واپس پہنچے جہاں سے ان کی سوئٹزرلینڈ واپسی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کو بہترین انداز میں حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

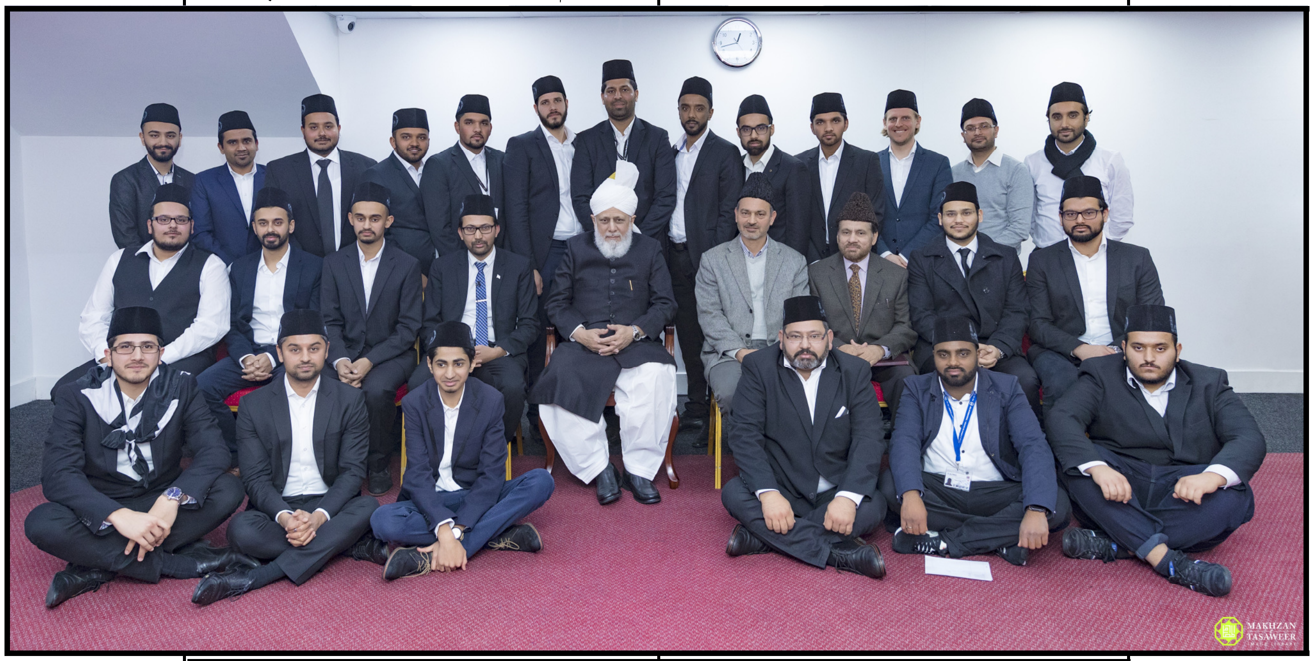

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں نیشنل عاملہ اور قائدین، مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ

قرارداد تعزیت

بروفات مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

وکیل الاشاعت تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ

ازمجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ 22.12.2018 مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت ربوہ کی وفات پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ 18 دسمبر 2018ء کو قبل از نماز فجر تقریباً 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اسی طرح آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نواسے تھے۔

آپ — 17 اپریل 1937ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ بعدۂ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فلسفہ میں ایم۔اے کیا اور 23/ اکتوبر 1962ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور لیکچرار خدمت کا آغاز کیا۔ بعدہ اعلیٰ تعلیم کیلئے آکسفورڈ چلے گئے۔ جہاں سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ واپسی تک کالج Nationalized ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپ نے تعلیم الاسلام کالج Join کرنے کی بجائے جماعت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔

7/ اکتوبر 1955ء کو خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے وقف کی ایک خاص تحریک فرمائی۔ جس پر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ — 14 اکتوبر 1955ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی تحریک کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:

"میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے۔ اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں۔ ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں۔ میں ہر طرح تیار ہوں۔" (بحوالہ مطبوعہ روزنامہ الفضل 25 نومبر 1955ء)

چنانچہ آکسفورڈ سے واپس آنے کے بعد یکم اپریل 1975ء سے آپ کا تقرر بطور نائب ناظر اصلاح و ارشاد ہوا۔ 21 جنوری 1983ء کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی مقرر ہوئے۔ 87-1986ء میں ناظر تعلیم کے عہدہ پر فائز رہے۔ بعد ازیں یکم ستمبر 1995ء کو وکیل التصنیف تحریک جدید مقرر ہوئے اور 14 مارچ 1999ء کو وکیل الاشاعت تحریک جدید مقرر ہوئے۔ تادم واپسیں آپ اسی عہدہ پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

علاوہ ازیں آپ نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری، ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ، ممبر مجلس افتاء، ممبر نور فاؤنڈیشن، صدر ناصر فاؤنڈیشن اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔

آپ کی شخصیت نہایت علم دوست تھی۔ نایاب کتب جمع کرنے اور پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ فلسفہ اور انگریزی ادب کا گہرا مطالعہ تھا۔ خاص طور پر علم حدیث سے آپ کو بہت لگاؤ تھا۔ آپ نے اپنے شوق سے مکرم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ ذاتی طور پر مسند احمد بن حنبل کے اردو ترجمہ کا کام کر رہے تھے اور تقریباً نصف سے زائد کا ترجمہ کر چکے تھے۔ نیز آپ کو براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق بھی ملی۔

اسی طرح آخری دنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سرمہ چشم آریہ (انگریزی ترجمہ مکمل، 6 حاشیہ جات پر کام ہونا باقی ہے)، ازالہ اوہام (150 صفحات کا ترجمہ مکمل)، آئینہ کمالات اسلام، حقیقۃ المہدی (اردو حصہ) اور حضرت مسیح موعودؑ کے بچوں کی دوسری آمین پر مشتمل نظم کا ترجمہ کر رہے تھے۔

وفات سے چند دن قبل حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کے علاوہ انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ تیار کرنے کی تجویز آئی تھی۔ اس پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ آپ بوجہ علالت میٹنگ میں تو نہ آسکے لیکن اپنا تحریری مشورہ بھجوایا جو کمیٹی میں پیش کیا گیا۔

آپ کی نگرانی میں وکالت اشاعت نے متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کو (print ready) تیار کرکے اشاعت کے لئے لندن بھجوایا۔

بیماری کے باوجود جب طبیعت بہتر ہوتی تو wheel chair پر ضرور دفتر تشریف لاتے۔ تاہم زیادہ تر کام گھر ہی کرتے۔

آپ پروقار، ہردلعزیز شخصیت کے مالک، وسیع العلم، عاجزی کے پیکر، نہایت شفیق اور نرم خو، بے حد مخلص اور عفو ودرگزر کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ اپنے کام پر پوری دسترس رکھنے والے، ٹھوس علمی وادبی پس منظر کے حامل، قابل رشک حافظہ کے مالک ایک نافع الناس وجود تھے۔

آپ خلافت کے وفادار اور کامل اطاعت کرنے والے تھے۔ اسی طرح اپنے سے بالا عہدیداران کی مکمل فرمانبرداری اور ماتحتوں سے حسن سلوک اور شفقت کرنے والے تھے۔

آپ کو آخری دم تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کا عرصہ خدمت تقریباً 56 سال پر محیط ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 دسمبر 2018ء کو نہایت خوبصورت اور شاندار الفاظ میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے پورا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور دعا فرمائی کہ

"اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اپنے قرب اور پیاروں میں ان کو جگہ دے۔ ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوں اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔ آمین"

ہم جملہ ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان وکارکنان تحریک جدید مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے انتقال پرملال پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کی اہلیہ صاحبہ، بیٹیوں، بھائیوں، بہنوں اور جملہ احباب جماعت سے اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے، دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ خادم کی مغفرت فرماتے ہوئے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کا حافظ وناصر ہو۔ مرحوم کی اولاد اور آئندہ نسلوں کو مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت اور خلافت احمدیہ کو آپ جیسے باوفا، مخلص، معاون ومددگار خادم دین ہمیشہ عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء................از صفحہ 20

کی تعمیر کی توفیق بھی ان کو مل گئی ہے۔

پھر تنزانیہ کے ایک علاقہ میں بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے موانزا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں ایک مغربی افریقہ ایک مشرقی افریقہ ہے، ہزاروں میل کا بیچ میں فاصلہ ہے اور ایک جیسے حالات مختلف جگہوں پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس سال شیانگا کے ایک علاقہ وگیھے میں مسجد کی تعمیر ہوئی۔ یہاں گزشتہ سال کچھ فیملیز نے بیعت کی تھی لیکن ان کی تربیت کے لئے باقاعدہ کوئی سینٹر نہیں تھا۔ ہمارے ایک پرانے پیدائشی احمدی یوسف مگلیکا صاحب نے اپنی زمین میں سے کچھ حصہ جماعت کو دیا تا کہ وہاں ایک چھوٹی مسجد بنا دی جائے اور مسجد کی تعمیر کے لئے اینٹیں بھی مہیا کر دیں۔ چنانچہ وہاں مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا اور ایک معلم کو بھی اس جماعت میں بھجوایا گیا۔ جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو لوگوں کے پوچھنے پر انہیں بتایا گیا کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ تعمیر کر رہی ہے۔ کہتے ہیں پہلے ہمیں لگا کہ شاید یہ لوگ مخالفت کریں گے اور نماز کے لئے نہیں آئیں گے لیکن ہمارا اندازہ غلط ثابت ہوا گاؤں کے کئی غیر احمدی لوگ مسجد میں نماز کے لئے آنے لگ گئے اور جماعت احمدیہ کے متعلق مزید سوالات بھی پوچھنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اسی رمضان کے مہینہ میں وہاں بیعتیں بھی ہوئیں اور جماعت کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں پہلے ہم سمجھ رہے تھے کہ شاید مسجد کی تعمیر سے مخالفت شروع ہو جائے گی لیکن مسجد کی تعمیر نے تبلیغ کے دروازے کھول دیئے اور گاؤں کے کئی لوگ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کس کس طرح لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے اس کے عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔ نائیجیریا کی جماعت میٹوگن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ چند سال قبل ہم تبلیغی غرض سے ایک گھر گئے تو انہوں نے کافی سختی سے ہمیں گھر سے نکال دیا۔ کہتے ہیں اس سال ہم دوبارہ اسی گھر گئے تو ہمیں یہی توقع تھی کہ اس دفعہ بھی نکال دیں گے لیکن ڈرتے ڈرتے چلے گئے۔ بہرحال جب ہم وہاں پہنچے تو گھر کی خاتون بجائے ہمیں دھکے دے کر نکالنے کے کہنے لگی کہ مجھے چھ بیعت فارم دے دیں ہم ساری فیملی بیعت کریں گے۔ اس نے بتایا کہ مَیں کہیں باہر گئی ہوئی تھی اور جب واپس گھر آ رہی تھی تو راستے میں مجھے آواز سنائی دی کہ کچھ لوگ تمہارے گھر تبلیغ کے لئے آئیں گے ان کی بات ماننا تمہارے خاندان کے لئے فائدہ مند ہو گا۔ اب جب میں گھر پہنچی ہوں تو آپ لوگ پہلے سے یہاں موجود ہیں۔ چنانچہ یہ ساری فیملی بیعت کر کے نہ صرف جماعت میں شامل ہو گئی بلکہ بہت فعّال احمدی بن گئے ہیں۔

تاتارستان روس کا ایک علاقہ ہے۔ اس میں کازان سے 380 کلومیٹر دور ایک قصبہ ہے وہاں ایک احمدی خاندان کے ذریعہ ایک دوست ایرک صاحب کو جماعت کا پیغام ملا تو انہوں نے جماعت کے متعلق مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے جماعتی وفد کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں جب ہمارا وفد وہاں پہنچا تو انہیں تفصیل کے ساتھ جماعت کا تعارف کروایا گیا اور انہیں شرائط بیعت کے متعلق بھی بتایا گیا۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں تو ہر روز دس شرائط بیعت کا مطالعہ کرتا ہوں۔ میں نے شرائط بیعت لکڑی کی چھوٹی تختی پر کندہ کر کے ان کا ایک فریم تیار کر کے گھر کے دروازے پر لٹکایا ہوا ہے۔ (ابھی احمدی نہیں ہوئے اور شرائط بیعت کو اپنے گھر کے دروازے پر لٹکایا ہوا ہے)۔ اور روزانہ صبح اٹھ کر ان دس شرائط بیعت کو پڑھتا ہوں اور اپنے آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون کون سی شرط پر عمل نہیں کر رہا۔ ابھی بیعت کرنے سے پہلے یہ حال ہے۔ اس کے بعد موصوف باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور انہوں نے میرے نام اپنا ایک خط بھی لکھا کہ مجھے نام نہاد مسلمانوں میں رہ کر علماء کی پھیلائی ہوئی اسلامی تعلیم کی سمجھ نہیں آتی تھی اور نہ ہی عبادت کی حقیقت اور مقصد سمجھ آتا تھا۔ یہی وقت تھا جب یہ باتیں مجھے گمراہی کے گڑھے میں غرق کر سکتی تھیں مگر الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ ہونے سے بچا لیا اور حق کی طرف میری رہنمائی فرمائی۔ جماعتی لٹریچر میں اسلام کی حقیقی تعلیم بہت ہی اچھے اور آسان انداز میں بیان تھی اور جماعت کا نعرہ 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' مجھے بہت پسند آیا۔

پھر بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں جہاں یہ بہت ساری چیزیں تبلیغ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

محمد احمد راشد صاحب سوئٹزرلینڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ترکی کے ایک کردی شہری اور عالم دین موسیٰ صاحب کا چند سال قبل ایم ٹی اے عربی کے ذریعہ احمدیت سے تعارف ہوا تھا۔ ترکی سے دو سال قبل انہوں نے رابطہ کیا۔ اب ایم ٹی اے کی ترکی زبان میں لائیو نشریات کو بھی دیکھتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً نشریات کے متعلق تبصرہ بھی بھجواتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں گزشتہ مہینہ خاکسار کے دورہ ترکی کے دوران انہی کی تبلیغ سے ان کے ایک 23 سالہ بھانجے نے جو کہ مذہبی مدارس کے پڑھے ہیں اور ترکی، کُردی اور عربی زبان جانتے ہیں انہوں نے بیعت کی اور خود کو وقف کرنے کے لئے پیش بھی کیا۔ یہ عالم دین اور ان کے ساتھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی اور خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتے تھے اور ایم ٹی اے کی عربی اور ترکی نشریات دیکھتے تھے۔ جماعتی لٹریچر کا مطالعہ بھی باقاعدہ کرتے تھے لیکن اس کے باوجود بیعت نہیں کرتے تھے۔ لیکن آخر ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کھولے اور موسیٰ صاحب نے اپنے دو ساتھیوں رمضان صاحب اور حاجی محمود صاحب کے سمیت بیعت کی سعادت حاصل کی اور تینوں کے افراد خانہ کی کل تعداد 23 ہے۔ اور انہوں نے مجھے خط بھی لکھا جس میں انہوں نے بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کیا۔ تو نیک فطرت علماء کی بھی کمی نہیں ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو نیک فطرت ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا رہتا ہے۔

پھر امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ پمفلٹ کی تقسیم کے دوران ایک مسلمان دوست نے جب ہمارا پمفلٹ پڑھا تو کہنے لگا کہ میں بہت دیر سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ اسلام کے اس پیغام کی آج سخت ضرورت ہے۔ مَیں کچھ سالوں سے فرانس میں ہوں اور میری فیملی جو کہ آئیوری کوسٹ میں مقیم ہے باقاعدگی کے ساتھ آپ کے سینٹر میں جاتی ہے اور ہمیں آپ کی جماعت میں بہت دلچسپی ہے۔ پھر یہ دوست یُوٹیوب پر جماعت کے فرنچ پروگرام دیکھنے لگے اور جماعت کے بارہ میں دو سال تک معلومات حاصل کرنے کے بعد آخر کار بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ یہ آئیوری کوسٹ میں رہتے ہیں۔ جماعت وہاں بھی بڑی فعّال ہے۔ ہر سال بیعتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کا سامان کیا تو یہاں فرانس آ کر۔

پھر غیر مسلموں پر بھی اسلام کی تعلیم کا اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نور ان کے دلوں کو بھی روشن کرتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے بینن الاڈا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ الاڈا شہر کے شمال مشرق میں زے کا علاقہ ہے جہاں ایک دوست عیسیٰ صاحب کو جماعتی پمفلٹس دیئے گئے۔ بعد میں انہوں نے ریڈیو بھی سننا شروع کر دیا انہوں نے بتایا کہ آپ لوگوں کے پمفلٹس پڑھ کر مجھے تسلی ہوئی ہے اور میں پیدائشی طور پر کیتھولک ہوں۔ لیکن میں جب بھی چرچ جاتا تھا تو پادری بائبل کی آیات کی جو تفسیر کرتے تھے ان سے دل کو تسلی نہیں ہوتی تھی مگر جب سے جماعت احمدیہ کی تبلیغ ریڈیو پر سننی شروع کی ہے تو آپ لوگ بائبل کی آیات کی جو تفسیر کرتے ہیں وہ حقائق اور عقل کی رُو سے بالکل صحیح لگتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

بعض جگہوں پہ مسلمان بھی انتظار میں ہوتے ہیں کہ کب کوئی جماعت کا نمائندہ آئے اور ہماری بیعت لے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ سے جب سے کہ ایم ٹی اے افریقہ شروع ہوا ہے اور مختلف ممالک میں ریڈیو ہیں۔ ان سے جماعت کا تعارف افریقہ میں تو خاص طور پر وسیع پیمانے پر ہو گیا ہے۔

بینن سے مبلغ سلسلہ کوتونو لکھتے ہیں کہ ہم ایک دور دراز گاؤں اگونجی میں تبلیغ کے لئے گئے۔ انہیں جب تبلیغ کی گئی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم تو ایک عرصہ سے جماعت کے ریڈیو پر پروگرام سنتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے عقائد سے واقف ہیں۔ ہم تو انتظار کر رہے تھے کہ احمدیوں کا کوئی نمائندہ ہمارے گاؤں میں آئے اور ہمارے بچوں کو اسلام اور دینی تعلیم سے آگاہ کرے۔ چنانچہ اس گاؤں سے 125 افراد نے بیعت کی توفیق پائی۔

برکینا فاسو سے بانفورہ ریجن کے لوکل مبلغ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک گاؤں موس بدوگو میں تبلیغ کی تھی۔ اس کے بعد ایک شخص کہنے لگا کہ میں آپ کے ریڈیو چینل پر سارے پروگرام سنتا ہوں۔ میرے پاس دو ریڈیو ہیں۔ دور دراز گاؤں ہیں بجلی نہیں ہوتی۔ ایک کی بیٹری چارج ہو رہی ہوتی ہے تو دوسرے ریڈیو پر پروگرام سنتا ہوں تا کہ میرا کوئی بھی پروگرام ضائع نہ ہو جائے۔ اس شوق میں اس نے دو دو ریڈیو رکھے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا کہ احمدیت ایک روشنی ہے کوئی اس سے استفادہ کرے یا نہ کرے لیکن فتح احمدیت کو ہی ہونی ہے۔ آج میں باقاعدہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور دوسروں کو بھی کہتا ہوں کہ اس جماعت میں شامل ہو جائیں۔ تو یہ روشنی ان دور دراز علاقوں میں لوگوں کو نظر آ رہی ہے۔

مالی سے سکاسو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ دو ماہ قبل ایک نوجوان نوح ویدراغو صاحب ہمارے ریڈیو سٹیشن پر آئے اور کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کا واحد ریڈیو سٹیشن ہے جو ہم نوجوان بغیر میوزک کے سننا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے میں بھی آپ کے ریڈیو پر نوجوانوں کے لئے پروگرام کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان کو معلم صاحب کے ساتھ مل کر ریڈیو پروگرام کرنے کا موقع دیا گیا جس کی وجہ سے ان کے اندر احمدیت سے دلچسپی پیدا ہوئی اور انہوں نے مطالعہ کر کے بیعت کی توفیق پائی۔ بیعت کرنے کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے نمازیں شروع کر دیں اور اس سال رمضان میں انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک روشنی نکلی ہے جو زمین کی طرف آ رہی ہے اور آہستہ آہستہ ان کے قریب آ گئی اور قریب آنے پر اس میں سے آواز آئی کہ جو راہ تم نے چنی ہے وہی حق کی راہ ہے اس کو کبھی نہ چھوڑنا۔ خوش قسمت لوگ ہیں جو اس راہ کو اپناتے ہیں اور پھر اس راہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ چنانچہ اس خواب کے بعد موصوف کے ایمان میں بے پناہ اضافہ ہوا اور وہ بڑی دلچسپی سے اب جماعتی کاموں میں اور تبلیغ میں حصہ لینے لگ گئے ہیں۔

کانگو کنشاسا کے متادی ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک دوست شعبان صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میرا تعلق اہل سنّت سے تھا اور جب یہاں جماعت احمدیہ کا مشن کھلا تو ہمارے اساتذہ نے بتایا کہ احمدی تو کافر ہیں۔ اس کے بعد میں نے مقامی ریڈیو پر اسلام کے متعلق ایک پروگرام سنا تو بہت خوشی ہوئی اور بڑے خوبصورت انداز میں اسلامی تعلیمات بیان کی گئیں۔ مگر جب پروگرام کے درمیان احمدیت کا نام سنا تو میری ساری خوشی جاتی رہی۔ مولویوں نے تو کہا تھا کہ یہ کافر لوگ ہیں 'یہ کیا ہو گیا' یہ تو کافر ہیں۔ بہرحال اس پروگرام کا مجھ پر اثر ہوا اور اگلے دن میں نے دوبارہ اپنے استاد سے احمدیت کا ذکر کیا تو اس نے وہی بات دہرا دی کہ احمدی کافر ہیں اور گمراہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ چند دن بعد دوبارہ ریڈیو پر پروگرام سنا تو تمام باتیں دل کو لگیں اور دل کو بہت اثر ہوا۔ بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ احمدیوں کی مسجد میں جانے میں کیا حرج ہے۔ جا کے دیکھا تو جائے۔ عقل کا تقاضا تو یہی ہے صرف اندھوں کی طرح مولویوں کی باتوں کے پیچھے تو نہیں چلنا۔ کہتے ہیں میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں جمعہ کو وہاں جاؤں گا اور ان کی مزید باتیں اور عمل دیکھوں گا۔ اس کے بعد میں نے مسلسل کئی جمعے احمدیہ مسجد میں ادا کئے اور قریب سے جماعت کو دیکھتا رہا۔ مجھے کوئی چیز ایسی نظر نہ آئی جس سے میں جماعت احمدیہ کو کافر کہہ سکتا۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

کیمرون کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ چند سال قبل بائیکوم شہر کے کچھ لوگوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور وہاں کی مسجد کے امام جیکام صاحب نے بھی احمدیت قبول کی۔ گزشتہ سال ان کے ایک بیٹے امام زکریا صاحب نے بھی احمدیت قبول کی اور ان کے ساتھ سو سے زائد لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ اور اس وقت زکریا صاحب مساسی علاقہ میں اپنے قبیلہ باعوں کی مسجد کے امام ہیں۔ اسی طرح امام جیکام کے دوسرے بیٹے امام حسینی صاحب ہیں وہ بھی احمدی ہیں۔ اکتوبر 2017ء میں امام جیکام صاحب کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے وفات سے قبل اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور نصیحت کی کہ آپ لوگوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اور لوگ آپ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ علماء آپ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ میں نے حدیثوں اور کتابوں میں امام مہدی کے متعلق بہت پڑھا ہے اور اس وقت وہ نشانات پورے ہو گئے ہیں اور امام مہدی علیہ السلام اور جماعت احمدیہ سچی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور جماعت کی خدمت جاری رکھنا۔ اس وقت دونوں بھائی جماعت میں فعّال ہیں۔ بڑا بھائی امام زکریا اپنی مسجد میں جماعت کی تبلیغ کرتے ہیں اور یہی مسجد ہمارا سینٹر بھی ہے۔ یہاں کی جماعت مالی قربانی میں بھی آگے بڑھ رہی ہے۔ امام مرحوم کے چھوٹے بیٹے امام حسینی بھی اپنی مسجد کے امام ہیں اور جماعت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ امام مرحوم نے ایک پلاٹ بھی نئی مسجد کے لئے دیا ہوا ہے جس پر مستقبل میں انشاء اللہ تعالیٰ نئی مسجد بنائی جائے گی۔ پس جو عقل رکھتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ یہ مخالفتیں جو ہو رہی ہیں مولویوں کی طرف سے یہ تو وہ پھونکیں ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا نور کبھی بجھ نہیں سکتا اور بڑی ثابت قدمی سے یہ لوگ احمدیت پر اور

حقیقی اسلام پر قائم ہیں اور یہی لوگ ہیں جو حقیقی علماء کہلانے کے مستحق بھی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایمان کو کس طرح طاقت بخشتا ہے اور فراست عطا فرماتا ہے اور دلائل بھی سکھا دیتا ہے اس کی ایک مثال دیکھیں۔ تنزانیہ موانزے ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن میں جماعت کا قیام 2015ء میں ہوا تھا۔ وہاں کافی لوگوں کو اسلام احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اس جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع جمعہ ماسانجا صاحب ہیں۔ یہ چھوٹی موٹی چیزیں فروخت کر کے گزر بسر کرتے ہیں۔ یہ نومبائع بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں ٹنڈے جو کہ زیادہ ترعمانی عربوں کا علاقہ ہے وہاں گیا اور باتوں باتوں میں ان کو بتایا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں اور اب ہماری مسجد بھی ہے جہاں ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ عرب لوگ آگ بگولہ ہو گئے اور مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تم مسلمان نہیں ہوئے بلکہ تم تو قادیانیوں کے پیچھے چل کے گمراہ ہو گئے ہو۔ پہلے تم لامذہب تھے یا غیر مسلم تھے تو زیادہ اچھے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ وہ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ کافر ہیں۔ کہنے لگے کہ اگر تم نے اپنے آپ کو احمدیوں سے الگ نہ کیا تو ہمارے پاس پھر اپنی چیزیں بیچنے کے لئے مت لانا۔ بڑا ابتلا تھا۔ معاشی لحاظ سے غریب لوگ ہیں۔ یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس اتنا علم تو نہیں تھا کہ میں ان کو علمی دلائل سے قائل کر سکوں لیکن میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ کتنے عرصہ سے یہاں آباد ہیں۔ وہ عمانی عرب کہنے لگا کہ ہم گزشتہ 80 سال سے یہاں آباد ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ ان 80 سالوں میں تم لوگوں نے اس دین کو جس کو تم سچا کہتے ہو اسلام کو ایک ایسے گاؤں تک نہیں پہنچا سکے جو تم سے صرف 15 کلومیٹر کے فاصلے پہ ہے۔ اور اب اگر کسی نے ہم تک وہ اسلام کا پیغام پہنچایا ہے تو آپ لوگ ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کافر ہیں اور تم کافر ہو گئے ہو۔ تو عربوں نے جواب دیا کہ ہمارا یہ خیال تھا کہ تم لوگ ابھی اس قابل نہیں ہو کہ اسلام قبول کر سکو۔ یہ ان عربوں کے تکبر کی حالت ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی اصول پر چلنے والے ہوتے، نعوذ باللہ، تو یہ عرب کے جوبدّو ہیں وہ تو کبھی بھی مسلمان نہ ہوتے۔ وہ تو اس قابل ہی نہیں تھے کہ ان کو مسلمان کیا جاتا۔ آپ ہی تھے جنہوں نے ان جنگل میں رہنے والوں کو، جانوروں کی طرح رہنے والوں کو انسان بنایا۔ پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ پھر باخدا انسان بنایا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم ابھی اس قابل نہیں ہو جو اس موجودہ دور میں رہ رہے ہو کہ تم تک ابھی اسلام کی تبلیغ کی جائے اور اس کے بعد یہ اسلام کے ٹھیکیدار ہیں۔ اس لئے اس نے کہا کہ پہلے تم اس قابل ہو جاؤ تو ہم نے کہا ہم تبلیغ کریں گے۔ اس پر میں نے اس سے کہا کہ تم لوگوں نے اسّی سال اس بات کا اندازہ کرنے میں لگا دیئے کہ یہ لوگ اسلام سیکھ سکتے ہیں یا نہیں جبکہ جماعت احمدیہ نے ہمیں اس قابل سمجھا کہ ہم دین سیکھ سکتے ہیں اور وہ ہمیں مسلمان بنا کر دین سکھا رہے ہیں اور انہوں نے ہمیں لادینیت سے نجات دلائی ہے۔ ہم تو Pagan تھے۔ لادین تھے۔ اب اگر تم چاہتے ہو کہ میں اور میرے ساتھی جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں تو ہمیں بھی 80 سال کا عرصہ دو تا ہم تم لوگوں کے بارے میں اندازہ لگا سکیں کہ تم اصل مسلمان ہو بھی کہ نہیں۔ یہ میری دلیل ہے۔

تو اس طرح اللہ تعالیٰ بالکل بے دین جو لوگ تھے ان کو بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد بعض عجیب قسم کے دلائل سکھا دیتا ہے جو مخالفین کا منہ بند کر دیتے ہیں اور ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی جواب نہیں ہوتا کہ تم کافر ہو، بس اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

سینیگال سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس سال کولک ریجن کے ایک گاؤں ریبوایسکلے میں دورہ کیا گیا تو وہاں گاؤں کے ایک سابق امام عثمان باہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے منور احمد خورشید صاحب سابق امیر جماعت سینیگال کے دور میں بیعت کی تھی اور اس وقت جماعت میں ایک چھوٹی سی مسجد بھی بنائی تھی۔ بعد میں ملکی حالات کی وجہ سے ان لوگوں سے رابطہ نہیں رہا۔ حالات وہاں خراب ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں کی مسجد کو ایک عرب تنظیم الفلاح نے از سرِ نو تعمیر کیا اور مسجد میں توسیع بھی کی اور جب مسجد کی تعمیر ہو گئی تو اس تنظیم کے لوگوں نے عثمان باہ صاحب سے کہا کہ اگر آپ اس مسجد کے امام رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو احمدیت چھوڑنی پڑے گی ورنہ آپ اس مسجد کی امامت جاری نہیں رکھ سکتے۔ چنانچہ عثمان باہ صاحب نے کہا کہ احمدیت تو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ امامت چھوڑ دی اور اپنے گھر میں ہی اپنے اہل خانہ کے ساتھ علیحدہ نمازیں پڑھنے لگ گئے۔ چنانچہ وہ گزشتہ آٹھ سال سے امامت چھوڑ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ اپنے گھر میں نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ کس طرح اکیلے ثابت قدم رہے ہیں اور آپ کا اتنا عرصہ جماعت سے رابطہ بھی نہیں تھا اس پر روتے ہوئے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم عطا کیا ہے۔ جب میں نے نور دیکھ لیا تو اب اندھیرے میں واپس کیسے چلا جاؤں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم احمدیت کا خاتمہ کر دیں گے یہ تو ان دور دراز گاؤں میں رہنے والوں کو بھی ان کے ایمان سے ہٹا نہیں سکتے۔ ہلا نہیں سکتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اصل میں حقیقی مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ایک کانفرنس میں ہم نے بعض اماموں کو دعوت دی جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی۔ ان اماموں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ساری دنیا کے مولوی اکٹھے ہو کر بھی احمدیت کے خلاف ہمارے پاس آ جائیں تو ہم مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہو کر ان کا مقابلہ کریں گے کیونکہ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ : ’’میرے پاس وہی آتا ہے جس کی فطرت میں حق سے محبت اور اہل حق کی عظمت ہوتی ہے۔ جس کی فطرت سلیم ہے وہ دور سے اس خوشبو کو جو سچائی کی میرے ساتھ ہے سونگھتا ہے اور اسی کشش کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو عطا کرتا ہے میری طرف اس طرح کھنچے چلے آتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس کی طرف جاتا ہے۔ لیکن جس کی فطرت میں سلامت روی نہیں ہے اور جو مردہ طبیعت کے ہیں ان کو میری باتیں سودمند نہیں معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ابتلا میں پڑتے ہیں اور انکار پر انکار اور تکذیب پر تکذیب کر کے اپنی عاقبت کو خراب کرتے ہیں اور اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے کہ ان کا انجام کیا ہونے والا ہے۔

میری مخالفت کرنے والے کیا نفع اٹھائیں گے؟ کیا مجھ سے پہلے آنے والے صادقوں کی مخالفت کرنے والوں نے کوئی فائدہ کبھی اٹھایا ہے؟ اگر وہ نامراد اور خاسر رہ کر اس دنیا سے اٹھے ہیں تو میرا مخالف اپنے ایسے ہی انجام سے ڈر جاوے کیونکہ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں۔ میرا انکار اچھے ثمرات نہیں پیدا کرے گا۔ مبارک وہی ہیں جو انکار کی لعنت سے بچتے ہیں اور اپنے ایمان کی فکر کرتے ہیں۔ جو حسن ظنی سے کام لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماموروں کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اُن کا ایمان ان کو ضائع نہیں کرتا بلکہ برومند کرتا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ صادق کی شناخت کے لئے بہت مشکلات نہیں ہیں۔ ہر ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے اور خدا کا خوف مدّنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن جو تکبر کرتا ہے اور آیات اللہ کی تکذیب اور ہنسی کرتا ہے اس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 13-12)

پس مخالفین جتنا بھی زور لگا لیں اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا نہیں سکتے۔ اس جماعت نے پھیلنا ہے اور پھلنا ہے اور پھولنا ہے انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنی تائیدات کے لاکھوں نمونے ہمیں ہر سال دکھاتا ہے۔ پھر بھی یہ مخالفین کہتے ہیں کہ تم لوگ بیوقوف ہو اس شخص کو چھوڑ دو جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ بیوقوف تو یہ نام نہاد مولوی اور وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے خوف کی بجائے ان مولویوں سے جنہوں نے دین کو بگاڑ دیا ہے خوف کھاتے ہیں۔ لیکن ہم نے اپنا کام نہیں چھوڑنا۔ دنیا کو صحیح راستے دکھانے کے لئے ہر احمدی نے اپنا کردار ادا کرنا ہے اور کرتے چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے لئے کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں اور سب سے بڑھ کر اپنے عملی نمونوں سے اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کریں جس طرح بہت سے نئے آنے والے یہ کوشش کر رہے ہیں جس کی چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے اور خیریت سے آپ لوگ اپنے گھروں کو جائیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جلسہ میں بھی شامل ہوں۔ آپ کے گھروں میں بھی امن اور سکون ہو۔ آپ کے بچوں کی طرف سے بھی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ ہر تکلیف اور پریشانی سے اللہ تعالیٰ آپ کو بچائے۔ آمین۔

اب دعا کر لیں۔ (دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا)

یہ حاضری کی رپورٹ بھی سن لیں۔ مستورات کی حاضری جو ہے انیس ہزار پانچ سو اڑسٹھ (19568) اور مَردوں کی ہے انیس ہزار تیرہ (19013)۔ حاضری تبلیغی مہمان گیارہ سو انتیس (1129)۔ عورتوں کی تعداد جو شامل ہوئیں آپ لوگوں سے زیادہ ہے۔ کُل حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتالیس ہزار سات سو دس (39710) ہے اور گزشتہ سال سے کمی ہے۔ لیکن سکول کھل گئے ہیں اس وجہ سے بھی کمی ہے۔ اور ننانوے (99) ممالک کی نمائندگی ہوئی۔ بیرون جرمنی سے تین ہزار آٹھ سو تینتیس (3833) احباب شامل ہوئے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ ....از صفحہ 18

میرے ترجمان پر میری باتوں کا اچھا اثر تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کے استقلال پر رشک آتا ہے، آپ نے دین کی خاطر قید ہو کر حضرت یوسف علیہ السلام کی سنّت تازہ کر دی ہے۔

پھر مجھے مکہ معظّمہ کی جیل کے کمرہ میں تنہا بند کر دیا گیا تو میں نے قرآن طلب کیا جو مجھے مہیا کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا میرا اور کوئی ساتھی نہ تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنی گھبراہٹ دُور کر لیتا تھا۔ نمازیں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور احبابِ جماعت کیلئے خوب دعائیں کرتا۔

ایک ماہ کے بعد مجھے جدّہ کی جیل میں پہنچایا گیا۔ وہاں بھی میری وہی مصروفیت رہی۔ لیکن یہاں خوراک نہایت ناقص تھی۔ زیادہ تر مسور کی دال کھانے کو دی جاتی تھی جس کی وجہ سے میرے ناک سے خون جاری ہو گیا۔

25/اپریل کو مجھے ہتھکڑی لگا کر جیل سے تھانے میں لے جایا گیا۔ کچھ فارموں پر دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کے نشان ثبت کئے گئے۔ پھر لکڑی کی ایک تختی پر میرا نام لکھ کر اُسے دونوں ہاتھوں میں پکڑا کر فوٹو لیا گیا۔

والدہ صاحبہ کو مکہ معظّمہ کی عورتوں کی جیل میں رکھا گیا تھا۔ مجھے اُن کے حالات کا اور اُن کو میرے متعلق کچھ علم نہ تھا۔ آخر 2 مئی کو قریباً ڈیڑھ ماہ کے بعد جدّہ میں میری اُن سے ملاقات ہوئی اور اُسی دن ہم دونوں کو رہا کر کے مکہ معظّمہ بھجوا دیا گیا کیونکہ ہمارے پاسپورٹ وہاں تھے۔

آخری جہاز جدّہ سے 13 مئی کو پاکستان جا رہا تھا۔ تھانیدار نے ہمیں اُس وقت تک جیل میں رکھنے کا حکم دیا۔ 5 مئی کو ایک دفتر میں لانے کے لئے ہمیں ایک موٹر میں بٹھایا گیا تو میرے سامنے ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے پوچھنے پر اُنہوں نے بتایا کہ میں پاکستان کا رہنے والا ہوں اور میرا نام محمد دین ہے اور احمدی ہونے کے جرم میں پکڑا ہوا ہوں۔ مَیں نے کہا کہ ہمارا بھی یہی جرم ہے۔ ہم ایک دوسرے سے متعارف ہو کر بہت خوش ہوئے۔

پھر ہماری ٹکٹیں بنوانے ہمیں پاکستانی حج آفس لے جایا گیا۔ آفیسر نے پاسپورٹ دیکھ کر کہا کہ آپ کی واپسی تو 7/اپریل کو تھی، کہاں رہے ہیں؟ مَیں نے ہتھکڑی دکھائی اور وجہ بتائی تو کہنے لگے کہ سعودی عرب کی حکومت نے ٹھیک کیا۔ آپ مودودی صاحب کی کتاب کو پڑھیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی سعودی عرب میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ آپ ہمیں جو مرضی سمجھیں، ہم تو اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔

13 مئی کو مجھے سخت بے چینی تھی کہ آج مجھے رہا کرتے ہیں یا نہیں۔ مَیں نے اسی بے چینی کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ جب میں عین اس آیت پر پہنچا کہ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ تو اُسی وقت جیل کے کمرے کا دروازہ کھلا۔ مجھے اور والدہ صاحبہ کو بھی جیل سے نکال کر جدہ کی بندرگاہ پر پہنچایا گیا۔ پھر جہاز کی سیڑھی پر ہمیں پاسپورٹ دیا گیا۔ جہاز میں جس پاکستانی کو میں نے بتایا کہ مجھے احمدی ہونے کی وجہ سے جیل میں رکھا گیا تھا تو وہ حیران ہو کر کہتے کہ سعودی حکومت نے آپ کو کیسے چھوڑ دیا۔ مَیں ان کو کہتا :

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مِرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے مقدس گھر کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ مقدّس سرزمین میں اس خدا کی راہ میں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائی گئیں اور جیل میں ڈالا گیا۔ میری لذّت دوگنی ہو گئی۔

...۞...۞...۞...

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

قیدوبند کی صعوبتیں برموقع حج بیت اللہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے اردو ماہنامہ ’’النور‘‘ کے شمارہ اکتوبر 2012ء میں الحاج محمد شریف صاحب مرحوم، مولوی فاضل، کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں وہ اپنا تعارف کروانے کے بعد اُن تکلیف دہ حالات کا ذکر کرتے ہیں جو اُنہیں حج بیت اللہ کے موقع پر حرمین شریفین میں پیش آئے۔

محترم محمد شریف صاحب رقمطراز ہیں کہ خاکسار کی پیدائش 5/اکتوبر 1922ء کو موضع مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں مکرم حاجی پیر محمد صاحب کے ہاں ہوئی۔ وہ اجناس کی تجارت کرتے تھے اور گاؤں میں امام الصلوٰۃ بھی رہے۔ موصی تھے۔ 1989ء میں 100 برس سے زائد عمر پا کر وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودۂ لحد ہیں۔

خاکسار کے تایا حضرت مولوی فضل الدین صاحبؓ یوپی اور حیدرآباد دکن میں بطور مبلغ کام کرتے رہے۔ وہ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ دیہاتی ماحول کے باوجود سب تعلیم یافتہ ہیں۔ خاکسار نے 1942ء میں مولوی فاضل پاس کرلیا تو خاکسار کی شادی محترم چودھری فضل محمد صاحب آف ہرسیاں کی بیٹی مسماۃ صادقہ بیگم سے قادیان میں ہوگئی۔ خاکسار کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا وسیم احمد ظفر مربی سلسلہ ہے۔

میرے علاوہ میرے والدین کو بھی حج بیت اللہ کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ جنوری 1974ء میں خاکسار اپنی والدہ صاحبہ کے ہمراہ حج کرنے گیا تو ہم بارہ احمدی احباب نے مکہ معظّمہ میں اکٹھا کمرہ کرایہ پر لیا اور مکان کرایہ پر لینے کا انتظام نذیر احمد صاحب (انصاف کمپنی والے) کے سپرد کیا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ تین غیرازجماعت احباب کو بھی شامل کرلیا جو چنیوٹ کے رہنے والے تھے۔ حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد باتوں کے دوران اِن کو ہمارے احمدی ہونے کا علم ہوگیا۔

ہمارا مکہ معظّمہ میں قیام چار ماہ کا تھا۔ مولوی منظور احمد چنیوٹی نے مکہ معظّمہ پہنچ کر تقریر کی کہ جو مرزائیوں کی نشاندہی نہیں کرے گا‘ اس کا حج قبول نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہمارے کمرہ میں رہنے والے نے ہماری مخبری کردی۔ ایک دن ہمارے مکان پر تین آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے باہر بلا کر کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں مرزائی رہتے ہیں۔ آپ ہمیں تسلی کرادیں۔ ورنہ معاملہ سعودی عرب کی حکومت تک پہنچ چکا ہے۔ آپ کو اور آپ کی مستورات کو بھی عدالت میں جانا پڑے گا۔ اگر آپ مسلمان ہوجائیں تو یہ معاملہ رفع دفع کروادیا جائے گا۔ میں نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھ کر کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مَیں نے کہا کہ یہ بحث مباحثہ کی جگہ نہیں ہے۔ چنانچہ وہ یہ کہہ کر چلے گئے کہ ہمارا مقصد حل نہیں ہوا۔

جب ہمارے احمدی احباب کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اُن میں سے پانچ آدمی مدینہ منورہ چلے گئے اور چار جدّہ روانہ ہوگئے اور صرف خاکسار اور خاکسار کی والدہ کمرہ میں رہ گئے۔ بعض لوگوں نے بتایا کہ آپ قانونی طور پر آئے ہیں اور سعودی عرب کی حکومت کہتی ہے کہ ہمارے لئے سارے فرقے برابر ہیں۔ ہم کسی کو روک نہیں سکتے۔ تاہم مَیں نے احتیاطاً والدہ صاحبہ کو کہہ دیا کہ اگر میں قید ہوگیا تو آپ گھبرا نہ جائیں۔

16 مارچ کی رات مَیں مسجد حرام میں عشاء کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور سوال پوچھنے لگا۔ مَیں نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور تلاوت میں مشغول رہا۔ اتنے میں ایک جوشیلا آدمی آیا اور قرآن مجید چھین کر بولا کہ شریف آدمی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے اور آپ توجہ نہیں کرتے۔ اور اس نے کہا کہ میں حرم کا نقیب ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ جب مَیں نے بحث کرنے سے انکار کیا تو اُس نے مجھے ایک سپاہی کے حوالہ کردیا۔ سپاہی مجھے حرم کی پولیس کے دفتر لے گیا۔ وہاں منظور احمد چنیوٹی اور وہ تینوں غیرازجماعت احباب موجود تھے جو ہمارے مکان پر گئے تھے۔

تھانیدار کو گھر سے بلوایا گیا۔ منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ یہ قادیانی ہے اور اس کے کمرے میں رہنے والوں نے ہمیں یہ بتایا ہے۔ تھانیدار نے میرا بیان لیا تو میں نے کہا کہ میں احمدی ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی مانتا ہوں۔ آپ اسلام کی تجدید کیلئے تشریف لائے تھے۔ تھانیدار منظور چنیوٹی سے کہنے لگا کہ سعودی حکومت نے تو قادیانیوں کے آنے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے پھر یہ لوگ یہاں کیسے آجاتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ ان کے نام مسلمانوں والے ہیں اور کام بھی مسلمانوں کی طرح ہی کرتے ہیں۔ بظاہر ان میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ تھانیدار نے مجھے ہتھکڑی لگا کر جیل بھجوادیا۔ مجھے والدہ صاحبہ کی طرف سے سخت پریشانی تھی کہ اُن کا کیا حال ہورہا ہوگا۔ جیل میں دیگر قیدیوں نے مجھ سے میرا جرم پوچھا تو مَیں نے انہیں اپنے عقائد بتائے۔

دوسرے روز میں نے ان کو کہا کہ میری والدہ صاحبہ کو اطلاع دی جائے وہ سخت پریشان ہورہی ہوں گی۔ چنانچہ مجھے ہمارے مکان پر لایا گیا۔ سامان کی تلاشی لی گئی اور ہمارے پاسپورٹ ضبط کرلئے گئے۔ والدہ صاحبہ کو بھی ہمراہ لے لیا گیا اور حرم کی حوالات میں بند کردیا گیا۔ ہتھکڑی لگا کر بیت الخلاء اور جائے وضو پر لے جاتے۔ پاکستانی یہ دیکھتے تو بعض تو اظہار ہمدردی کرتے اور بعض کہتے کہ تم اسی سلوک کے مستحق ہو۔

مجھے اور والدہ صاحبہ کو عدالت میں قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ سرکاری ترجمان، منظور احمد چنیوٹی اور تینوں غیراحمدی بھی ساتھ تھے۔ منظور چنیوٹی نے قاضی کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی پیش کی اور کہا کہ یہ مرزا صاحب پر وحی نازل ہوئی ہے قاضی نے پڑھنا شروع کیا: یَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ۔ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

اُس نے مجھے کہا کہ کیا تم ایمان رکھتے ہو کہ یہ وحی ہے؟ مَیں نے کہا کہ میرا ایمان ہے کہ یہ وحی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ وحی کیسے ہوسکتی ہے، اس میں کچھ اپنے الفاظ شامل کئے گئے ہیں اور کچھ قرآنی آیات ہیں۔ مَیں نے کہا کہ یہ اُسی طرح کی وحی ہے جس طرح دوسرے انبیاء پر نازل ہوئی اور قرآنی آیات دوبارہ نازل ہوئی ہیں۔ پھر قاضی نے پوچھا کہ وحی کن ذرائع سے نازل ہوتی ہے؟ مَیں نے کہا کہ قرآن مجید میں وحی کے نزول کے تین ذرائع بیان ہوئے ہیں ایک تو براہ راست وحی آتی ہے۔ دوسرے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور تیسرے فرشتہ کے ذریعہ۔

پھر امام مہدیؑ کے ظہور کے بارہ میں سوال جواب ہوئے۔ آخر وہ مجھے کہنے لگا کہ آپ ہمارے نزدیک مرتد اور واجب القتل ہیں۔ آپ توبہ کرکے ہمارے نظریات قبول کرلیں ورنہ ہم آپ کو قتل کی سزا دیں گے۔

مَیں نے کہا کہ ’’مرنا ایک دن ضرور ہے، مَیں قتل ہونے سے نہیں ڈرتا۔ مَیں کسی حالت میں بھی احمدیت سے تائب نہیں ہوسکتا۔‘‘

عدالت سے مجھے اور والدہ صاحبہ کو حرم واپس لایا گیا۔ وہاں ایک شخص نے مباحثہ کرنے کے بارہ میں کہا اور کہا کہ اگر آپ نے مجھے قائل کرلیا تو میں احمدی ہوجاؤں گا اور اگر میں نے آپ کو قائل کرلیا تو آپ کو احمدیت چھوڑنی ہوگی۔ میں نے کہا کہ مجھے منظور ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے قرآن مجید پر ان آیات کے حوالے نوٹ کرنے شروع کردئے جن سے وفات مسیح پر استدلال کرنا تھا۔ تھانیدار کو جب یہ معلوم ہوا تو اُس نے قرآن مجید مجھ سے لے کر ضبط کرلیا۔

دوسرے دن ہم پھر عدالت میں پیش ہوئے۔ اس روز آٹھ دس کے قریب قاضی تھے۔ میرا بیان پڑھ کر سنایا گیا تو میرے کچھ بولنے پر قاضی القضاۃ کہنے لگا کہ تم مرتد ہوا گر تم نے قادیانی دین سے توبہ نہ کی تو ہم تم کو قتل کی سزا دیں گے۔ میں نے کہا قادیانی دین کوئی دین نہیں ہے ہمارا دین اسلام ہے۔

پھر جتنا عرصہ مَیں جیل میں رہا تو حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کے بارہ میں فرمائے تھے، میرے ذہن میں رہے۔ نیز مَیں نے کہا کہ اے خدا مجھے یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔ مَیں اگر دین کی راہ میں مارا جاؤں تو شہید اور اگر زندہ سلامت واپس چلا جاؤں تو غازی۔ اور مَیں نے قاضی کو یہ بھی کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے بعد ایسی نبوت پر اعتقاد رکھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے بغیر کسی شریعت جدیدہ کے ہو اور احیائے اسلام کے لئے ہو۔ یہ بات میں نے اپنے بیان میں مزید لکھوائی اور کہا کہ اس قسم کی نبوت کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا O یہ آیت سُن کر قاضی کہنے لگا کہ مِنَ النَّبِيّٖنَ سے مراد گزشتہ نبی ہیں۔ مَیں نے کہا کہ کیا صدیق بھی گزشتہ مراد ہیں۔ اور شہداء اور صالحین بھی گزشتہ مراد ہیں؟ اس پر قاضی خاموش ہوگیا۔ پھر منظور احمد چنیوٹی کہنے لگا کہ اس آیت میں مع کا لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے۔ میں نے اسے کہا کہ دوسری جگہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ تو کیا نیکوں کے ساتھ تم بھی مرجاتے ہو؟

دراصل مجھے ڈرا دھمکا کر اور احمدیت سے منحرف کرواکے اگلا قدم اُن کا یہ تھا کہ وہ مجھ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کروائیں۔ مَیں نے ان کو کہا کہ آپ مجھے اس شخص کو برا بھلا کہنے پر مجبور کرتے ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں قصیدہ لکھا ہے۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ؎

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ
يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْاٰنِ

پڑھ کر سنایا۔ جب مَیں نصف کے قریب پہنچا تو مجھے چُپ کرادیا گیا اور پھر انہوں نے کہا کہ یہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتا۔ مَیں نے کہا کہ ہم تو آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور میں نے ترجمان کے ذریعہ ان سے دریافت کیا کہ خاتم کا لفظ ’ت‘ کی زبر سے ہے یا زیر سے۔ یہ سن کر قاضی کہنے لگا کہ یہ قادیانی مبلغ معلوم ہوتا ہے اور یہاں جاسوسی کرنے آیا ہے۔ اس کو تنہائی کی جیل میں رکھا جائے یہ واجب القتل ہے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ میری ایک درخواست ہے وہ یہ کہ اگر میں قتل کردیا جاؤں تو میری میت میرے وطن پہنچائی جائے۔ وہ کہنے لگا میت جہنم میں دفن کی جائے گی تمہارے وطن نہیں بھجوائی جاسکتی۔ مجھے اُس کی باتوں سے یقین ہوگیا تھا کہ مجھے قتل کردیا جائے گا چنانچہ میں والدہ صاحبہ کو اپنا وصیت نامہ لکھ کردے گیا۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ جولائی 2012ء میں مکرم حبیب الرحمن ساحر صاحب کا خوبصورت کلام شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

کر حقیروں پہ نظر ، ایک نظر! ایک نظر!
ہم فقیروں پہ نظر ، ایک نظر! ایک نظر!

وَالضُّحٰى جن سے ہیں وَالَّيْلِ کی ساحر آنکھیں
جو بصارت کو بصیرت میں بدل دیتی ہیں
سائباں بن کے رہیں ہم پہ وہ طاہر آنکھیں
بے بصیروں پہ نظر ، ایک نظر! ایک نظر!

فرشِ راہ دیدہ وراں کب سے ہیں بادیدوسلام
اے جہانگیر و جہانبان و جہاندار ، زَہے!
ہم کہ ہیں تیرے غلاموں کے غلام
کر حقیروں پہ نظر ، ایک نظر! ایک نظر!

ایک مُدّت سے ہیں جو رہینِ شبِ ہجرِ دراز
اِک زمانے سے ہیں جو واقفِ تسبیحِ فراق
اُن کی اُمیدِ رہائی کو بھی ہو اذنِ جواز
اُن اسیروں پہ نظر، ایک نظر! ایک نظر!

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

January 18, 2019 – January 24, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday January 18, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel: Lesson no. 4.
01:30 Jalsa Salana UK Address
02:30 In His Own Words
03:05 Jalsa Salana Speeches
03:35 A Historical Journey
04:00 Friday Sermon: Recorded on December 21, 2018.
05:10 Sach Tau Ye Hai
05:35 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 69.
07:00 Beacon Of Truth: Rec. December 25, 2016.
08:00 Food For Thought
08:35 MTA Travel: Programme no. 2.
09:05 Humanity First Conference 2015
10:05 In His Own Words: Programme no. 4.
10:35 History Of Khilafat
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail
11:45 Noor-e-Mustafwi: Programme no. 51.
12:00 Tilawat
12:30 Live From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane
15:35 Signs Of The Latter Days: Programme no. 9.
16:30 Friday Sermon [R]
17:40 Noor-e-Mustafwi: Programme no. 51.
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Yoonus, verses 45-76.
18:30 Beacon Of Truth
19:30 Humanity First Conference 2015
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:05 In His Own Words
21:35 Friday Sermon [R]
22:45 MTA Travel
23:25 Food For Thought

Saturday January 19, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat & Noor-e-Mustafwi
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Humanity First Conference 2015
02:25 In His Own Words
03:00 Beacon Of Truth
03:45 Dars-e-Hadith
04:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
05:15 Khalifatul-Masih I
05:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat: Surah An-Naba'.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:05 Seerat-un-Nabi
07:35 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
10:10 In His Own Words
10:45 Masjid Mubarak Qadian
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
15:45 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Seerat-un-Nabi
19:15 Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 4.
20:00 Jalsa Salana UK Address: Rec. July 30, 2010.
21:00 International Jama'at News
21:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
22:15 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Masjid Mubarak Qadian

Sunday January 20, 2019

00:00 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana UK Address
02:30 In His Own Words
03:05 Seerat-un-Nabi
03:40 Masjid Mubarak Qadian
04:00 Friday Sermon
05:10 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
05:50 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 69.
07:00 Rah-e-Huda
08:35 The Review Of Religions: Programme no. 7.
09:05 Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. January 22, 2017.
10:05 In His Own Words
10:35 Importance Of Khilafat
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:05 Shotter Shondhane
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:20 Importance Of Khilafat
16:45 Freedom Of Speech
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Hood, verses 7-41.
18:30 Story Time: Programme no. 55.
19:00 Face 2 Face: Recorded on November 18, 2018.
20:05 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:10 In His Own Words
21:40 Importance Of Khilafat
22:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 The Review Of Religions [R]

Monday January 21, 2019

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqfe Nau
02:35 In His Own Words
03:05 Importance Of Khilafat
03:30 Freedom Of Speech
04:10 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
05:30 The Review Of Religions
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
06:55 Rencontre Avec Les Francophones: Session no. 17. Recorded on December 29, 1997.
08:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:20 Hinduism: Programme no. 1.
08:50 Peace Symposium 2015: Rec. March 14, 2015.
09:35 In His Own Words
10:10 Hazrat Khalifatul-Masih V
10:20 Swahili Service
10:55 Friday Sermon: Recorded on July 27, 2018.
11:50 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:20 Al-Tarteel
12:50 Friday Sermon: Recorded on January 25, 2013.
13:50 Bangla Shomprochar
14:55 Peace Symposium 2015
15:40 In His Own Words:
16:30 International Jama'at News
17:20 Al-Tarteel
17:45 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Hood, verses 42-84.
18:30 Somali Service: Programme no. 10.
19:05 Hinduism
19:35 The Review Of Religions: Programme no. 7.
20:05 Peace Symposium 2015
20:50 In His Own Words
21:25 Signs Of The Latter Days: Programme no. 10.
22:25 Rencontre Avec Les Francophones
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
23:50 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai

Tuesday January 22, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Peace Symposium 2015
02:20 In His Own Words
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
04:55 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:30 Hinduism
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 70.
06:45 Liqa Maal Arab: Session no. 159.
07:45 Story Time: Programme no. 51.
08:15 Attractions Of Australia
08:45 Gulshan-e-Waqfe Nau: Rec. January 22, 2017.
09:50 In His Own Words
10:20 Life Of Promised Messiah
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:10 In His Own Words
16:45 Face 2 Face: Recorded on December 9, 2018.
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat
18:35 Rah-e-Huda
20:05 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:10 In His Own Words
21:45 Kasre Saleeb: Programme no. 10.
22:15 Liqa Maal Arab
23:15 Life Of Promised Messiah

Wednesday January 23, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau
02:20 In His Own Words
03:00 Face 2 Face
04:05 Liqa Maal Arab
05:05 Masjid Mubarak Rabwah
05:25 Chali Hai Rasm
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:05 Question And Answer Session
07:40 MTA Travel
08:00 Quran Quiz
08:30 Roshan Hui Baat
09:00 Jalsa Salana Bangladesh Address
09:50 In His Own Words
10:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Jalsa Salana Bangladesh Address
16:00 In His Own Words
16:30 Mosha'airah
17:15 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Yoosuf verses 8-53.
18:40 French Service
19:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
20:00 Jalsa Salana Bangladesh Address
20:45 In His Own Words
21:15 Mosha'airah
22:00 Roshan Hui Baat
22:30 Question And Answer Session [R]
23:10 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
23:40 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai

Thursday January 24, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana Bangladesh Address
02:30 In His Own Words
03:00 Quran Quiz
03:30 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
04:00 Question And Answer Session
04:35 Mosha'airah
05:20 Quran Quiz
05:55 Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 70.
06:40 Quran Class: Class no. 165, recorded on December 9, 1996.
07:50 Islamic Jurisprudence
08:35 MTA International Conference 2015
09:30 In His Own Words
10:00 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
10:30 Japanese Service: Episode no. 15.
11:15 Pushto Muzakarah: Programme no. 8.
12:00 Tilawat: Surah Al-Burooj and Surah Al-Taariq.
12:15 Dars-e-Malfoozat
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 11, 2019.
14:05 Islamic Jurisprudence
14:40 In His Own Words
15:30 Persian Service: Programme no. 96.
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Al-Maa'idah
17:25 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 54-101.
18:35 Khilafat-e-Haqqa Islamiya
19:05 Open Forum
19:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
20:00 Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
21:05 In His Own Words
21:35 Al-Maa'idah
21:55 Masjid-e-Aqsa Rabwah
22:20 Quran Class [R]
23:30 The Review Of Religions

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 18 January 2019 | Issue No. 03

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا میں اپنی خوبصورت تعلیم کے ساتھ پھیلنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو انسانی کوششیں بجھا نہیں سکتیں۔

لاکھوں لوگ ہر سال ان تمام مخالفتوں کے باوجود اور علماء کے مکروں اور حیلوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور ان کی شمولیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کے ایسے ایسے واقعات ہیں کہ ہر سننے والے کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔

☆...ہم تو انتظار کر رہے تھے کہ احمدیوں کا کوئی نمائندہ ہمارے گاؤں میں آئے اور ہمارے بچوں کو اسلام اور دینی تعلیم سے آگاہ کرے۔

☆...میں نے مسلسل کئی جمعے احمدیہ مسجد میں ادا کئے اور قریب سے جماعت کو دیکھتا رہا۔ مجھے کوئی چیز ایسی نظر نہ آئی جس سے میں جماعت احمدیہ کو کافر کہہ سکتا۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید، نومبائعین کی رہنمائی اور ثبات قدم کے متعدّد ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب فرمودہ 09 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی (حصہ دوم)

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(گزشتہ سے پیوستہ) صرف افریقہ کے رہنے والوں کی رہنمائی ہی نہیں ہو رہی بلکہ یورپ میں رہنے والوں کی بھی خدا تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ چنانچہ بوسنیا کے مبلغ ایک دوست الویدن صاحب کی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ الویدن صاحب جماعت کے ساتھ رابطہ سے قبل مغربی طرز پر آزادانہ زندگی گزار رہے تھے لیکن انہیں بعض خوابوں کی بنا پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے اشارے ملے کہ انہوں نے آہستہ آہستہ ان بدیوں سے خود کو دور رکھنے کے لئے کوشش شروع کر دی۔ اس عرصہ میں یہ بعض خطرناک جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے اور حلقہ احباب میں تمسخر کا شکار بن گئے۔ غرضیکہ ان پر ایسا وقت بھی آیا کہ قریب تھا کہ ذہنی مریض بن جاتے۔ بہرحال انہوں نے پابندی کے ساتھ نماز کی ادائیگی شروع کر دی۔ پہلے سے ہی مسلمان تھے اور دعاؤں میں لگ گئے۔ ایک روز سجدے کے دوران انہیں یہ آواز سنائی دی جیسے کوئی فرشتہ شیطان سے کہہ رہا ہے کہ بس کر اب اسے چھوڑ دے۔ اس پر شیطان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ابھی ایک اَور آزمائش باقی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس قسم کا روحانی تجربہ ان کے لئے بہت حیرت کا باعث ہوا۔ اس کے بعد ان پر ایک آزمائش آئی لیکن ساتھ ہی انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے گا کیونکہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک آزمائش ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ بس یہ آخری آزمائش ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ہی انہیں جماعت کے بارے میں پیغام ملا۔ انہیں اپنا روحانی تجربہ یاد آ گیا اور چند تبلیغی نشستوں کے بعد موصوف نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

پھر اردن کے ایک عرب دوست احمد صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ دینی مسائل کے بارے میں جاننے کی کوشش کے دوران ایک روز میں نے دجال کے بارے میں انٹرنیٹ پر ایک آرٹیکل پڑھا جو کسی احمدی نے لکھا تھا۔ یہ مضمون میرے دل کو لگا اور میں نے احمدیت کے بارے میں تحقیق شروع کر دی۔ جب جماعتی علوم اور کتب کا مطالعہ کیا تو میرے دل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے نقوش ابھرنے لگے لیکن میرے سامنے ایک بڑا سوال یہ تھا کہ ان عقائد اور مفاہیم کا کیا جائے جو آباؤ اجداد اور معاشرے کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں، رائج الوقت ہیں۔ مولوی یہ کہتے ہیں بڑوں سے ہم نے یہی سنا ہے کہ امام مہدی کے متعلق مختلف قسم کی کہانیاں ہیں تو کیا میں اس امام کی بیعت کر لوں جس کی صداقت میرے لئے روشن ہو چکی ہے اور جس کی بیعت کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں کو وصیت فرمائی ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث 4084)۔ یا پھر دوسری بات وہی ہے کہ آنکھیں بند کر کے مولویوں کے پیچھے چلتا رہوں اور اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے عقائد کو ہی منافقانہ طور پر درست تسلیم کرتا رہوں۔ کہتے ہیں کہ اس سوال کے جواب میں میرے سامنے سوائے اس کے اَور کوئی راستہ نہ تھا کہ عالم الغیب خدا کی طرف رجوع کرتا۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک غیر معمولی رؤیا سے نوازا۔ میں نے خواب میں سورۃ نساء کی اس آیت کو جلی حروف میں دیکھا کہ وَقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۔ (النساء:158) کہتے ہیں خواب میں مجھے اس آیت کا آخری حصہ یعنی وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا بہت زیادہ روشن اور موٹا اور واضح نظر آ رہا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ گو میں ایم ٹی اے سے وفات مسیح کا مسئلہ تو سمجھ چکا تھا لیکن اس آیت کی مکمل تفسیر کبھی نہیں سنی تھی۔ ابھی میں اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک روز ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو اسی آیت کی مفصّل تفسیر کرتے ہوئے سنا تو میں حیران تھا کہ یہ اتفاق کیسے ہو سکتا ہے کہ وہی آیت جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا اور جس کی تفسیر جاننے کی خواہش میرے دل میں پیدا ہوئی اسی آیت کی تفسیر انہی ایام میں مجھے ایم ٹی اے پر مل گئی یقیناً یہ کوئی اتفاق نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میری ہدایت کا سامان تھا۔ بہرحال اس نشان کو دیکھ کر میں نے کہا کہ ابھی شاید مجھے مزید واضح نشان کی ضرورت ہے۔ اس دوران میں نے سوچا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر استخارہ بھی کر کے دیکھ لوں۔ چنانچہ مَیں نے آپ کی کتاب اتمام الحجۃ میں بیان ہونے والے طریق کے مطابق استخارہ کیا تو خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر فجر کی اذان دے رہا ہے۔ اس نے اذان مکمل کرنے کے بعد کچھ اس طرح کہا حَیَّ عَلَی الۡاَحۡمَدِیَّہ حَیَّ عَلَی الۡاَحۡمَدِیَّہ۔ یعنی احمدیت کی طرف آؤ۔ احمدیت کی طرف آؤ۔ مؤذن نے رؤیا میں اور بھی جملے کہے لیکن مجھے صرف یہی یاد رہے۔ کہتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جب میں جاگا تو محلے کی مسجد میں مؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا اور اس واضح رؤیا کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ غیر احمدی علماء کی طرف سے احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹانے کی کوشش کتنی ہوتی ہے اور اس کے بعد کس طرح وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ بینن کا ایک گاؤں اگیلو ہے۔ وہاں کے ایک احمدی ہیں لادیلے حسن صاحب۔ کہتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کے پچیس افراد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوا۔ احمدی ہونے کے بعد غیر احمدی مولویوں کا ایک وفد جو کہ سعودی عرب سے تعلیم حاصل کر کے آئے تھے ہمارے پاس آیا اور کہا کہ احمدی کافر ہیں اور وہ آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم اصل اسلام سعودی عرب سے سیکھ کر آئے ہیں اس لئے آپ احمدیوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ چنانچہ کہتے ہیں میں نے ان سے اصل اسلام کے بارے میں چند سوالات کئے کہ ایک مسلمان کس طرح نماز پڑھتا ہے اور احمدیوں اور غیر احمدیوں کے قرآن میں کیا فرق ہے وغیرہ۔ اس پر میں نے مولویوں سے کہا کہ احمدیت کا اسلام بھی یہی ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ جب احمدیوں نے تبلیغ کی تھی تو کسی فرقے یا مذہب کو برا نہیں کہا تھا مگر آپ لوگوں کا انداز ہی بتا رہا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں اس لئے آپ یہاں سے چلے جائیں۔

اب بعض لوگ یہ بھی احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ جی آپ بھی تو ہمارے مولویوں کو برا کہتے ہیں اس لئے ہم کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ کبھی ہم نے اس طرح نہیں کہا۔ ہاں جو لوگ گالیاں دیتے ہیں ان کو یہی کہا جاتا ہے کہ اگر تم ہمیں کافر کہتے ہو تو یہی کفر تمہارے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے مطابق لَوٹ کر پڑتا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر حدیث 216)

اس کے بعد کہتے ہیں تقریباً تین سال تک مولوی وفود کی صورت میں آ کر ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ایمانوں کو ضائع نہیں کیا اور ہم نے اپنے گھر کے ایک چھوٹے کمرے کو نماز اور جمعہ کے لئے مخصوص کر لیا۔ اس کے بعد مزید لوگوں کو بھی احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد

...باقی صفحہ 16 پر...